ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت
ملتان

۴
ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ — اپریل ۲۰۰۹ء

خطرے میں اِسلام نہیں

خطرہ ہے زرداروں کو
گرتی ہوئی دیواروں کو
صدیوں کے بیماروں کو
خطرے میں اِسلام نہیں
ساری زمیں کو گھیرے ہوئے ہیں آخر چند گھرانے کیوں
نام نبیؐ* کا لینے والے الفت سے بیگانے کیوں
خطرہ ہے خوں خواروں کو
رنگ برنگی کاروں کو
امریکہ کے پیاروں کو
خطرے میں اِسلام نہیں
آج ہمارے نعروں سے لرزہ ہے بپا ایوانوں میں
بِک نہ سکیں گے حسرت وارماں اونچی سجی دکانوں میں
خطرہ ہے بٹ ماروں کو
مغرب کے بازاروں کو
چوروں کو مکّاروں کو
خطرے میں اِسلام نہیں
امن کا پرچم لے کر اٹھو ہر انساں سے پیار کرو
اپنا تو منشور ہے جالبؔ سارے جہاں سے پیار کرو
خطرہ ہے درباروں کو
شاہوں کو غمخواروں کو
نوابوں کو غداروں کو
خطرے میں اِسلام نہیں

حبیب جالب

*صلی اللہ علیہ وسلم

● اوباما اور زرداری کے خطبات
● ایسے بھی ہوتے ہیں خوش نصیب
● ختم نبوت کے محاذ پر بیداری کے آثار
● آزاد کشمیر کا تاریخی دن۔ یومِ ختم نبوت
● حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ

Martyrs of Spring, the March 6, 1953

نورِ ہدایت

القرآن

’’(مسلمانو!) یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کروتو انصاف کے ساتھ کرو۔ یقین جانو اللہ تم کو جس بات کی نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہوتی ہے۔ بے شک اللہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو۔ تم میں سے جو لوگ صاحبِ اختیار ہوں، ان کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر تم واقعی اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کے حوالہ کردو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔‘‘

(النساء: ۵۸، ۵۹)

الحدیث

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کی ہیں، جن میں سے ہمیں کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے بہت سی دعائیں فرمائی ہیں۔ ہم نے ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں رکھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دعا نہ بتلادوں جو اُن سب کو جامع ہو۔ تم یہ کہا کرو:

’’اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تجھ سے تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور اس شر سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ جس سے تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ طلب کی۔ تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد طلب کی جائے اور تو ہی وہ پہنچنے والا ہے۔ گناہ سے بچنا اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔‘‘ (ترمذی شریف)

الآثار

درسِ عبرت

’’حق کی بات کہنے سے کبھی گریز نہ کرو خواہ تمہارے سر پر تلوار ہی کیوں نہ لٹک رہی ہو۔ کیا تم موت سے ڈرتے ہو۔ حالانکہ ربِ کائنات نے موت کا ایک دن اور ایک وقت مقرر کردیا ہے۔ پھر موت سے ڈر کر سچی بات کہنے میں ہچکچاہٹ اختیار کرنا، انتہائی بزدلی ہے اور ایمان کی کمزوری ہے۔ کمزور اور بزدل قوم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ زمین کی پیٹھ کا بوجھ بن کر زندہ رہے۔ کمزور اور ضعیف ایمان ایسا گھن ہے جو اندر ہی اندر قوم کو کھا جاتا ہے۔ مشکلات کے راستے سے ڈر کر اللہ کے راستے سے فرار اختیار کرنا بغاوت ہے اور باغی کی سزا تم جانتے ہی ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا حشر بھی وہی ہو جو تم سے پہلی قوموں کا ہوا ہے۔ کیا کھنڈروں میں ڈھلی ہوئی بستیاں جو قہر خداوندی کا نشانہ بنیں اور صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹ گئیں، تمہاری عبرت کے لیے کم ہیں؟ جہاد ایمان کی روح ہے اور مجاہد دین کا ستون، جہاد سے انکار کفر ہے اور کفر ظلمتِ قلب۔ دل سیاہ ہو تو انسان انسانیت کے دائرے سے نکل جاتا ہے۔ دل کی بستی تاریک ہو تو انسان خدا کو بھول کر عیش و عشرت میں کھو جاتا ہے۔ دل ہی ظلمت نگر ہو تو تیغ وسناں جو انسان کے زیور ہیں، ان کی جگہ طاؤس ورباب لے لیتے ہیں۔ جب قومیں طاؤس ورباب کی رسیا ہو جاتی ہیں تو مٹ جاتی ہیں اور ان کی تباہی دوسروں کے لیے عبرت کا درس بن جاتی ہے۔‘‘

(امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ)

ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

بیاد: سید الاحرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد 20 شمارہ 5 جمادی الاولیٰ 1430ھ / مئی 2009ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

تشکیل

دل کی بات:	سوات میں نظامِ عدل کا نفاذ (توقعات، صورتحال اور خدشات)	مدیر	2
دین و دانش:	درسِ حدیث	مولانا عبد اللطیف مدنی	4
//	عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ.....	محمد ابوبکر صدیق	6
شاعری:	سرنگوں اسمِ محمد پہ قلم ہوتا ہے	عابد صدیق	9
//	مجددِ اعظمؒ	سید ابوذر بخاریؒ	10
//	معلوم، نامعلوم	ذوالکفل بخاری	15
//	ملتان پوچھتا ہے	ساغر صدیقی	16
//	غزل	پروفیسر خالد شبیر احمد	17
افکار:	ملک و ملت کی سلامتی کے لیے طریقِ عمل	پروفیسر محمد حمزہ نعیم	18
//	"لوٹاں، سودی، جھلار چٹ اے"	عبد الستار معاویہ	20
//	ماں	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	23
ردِّ قادیانیت:	مرزا صاحب کی گل افشانیاں	شیخ راحیل احمد	24
//	قادیانی مذہب میں خدا کا تصور	علامہ طالوتؒ	38
//	تحفظ ختمِ نبوت کا محاذ	سید میر رمیز احمد	41
شخصیت:	حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوریؒ	پروفیسر خالد شبیر احمد	43
طنز و مزاح:	حرف و حکایت	عنقا	50
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں	ادارہ	53
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	63

www.mahrar.com
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

تحریک تحفظِ ختمِ نبوت شعبۂ مجلس احرار اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim. Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

زیرِ سرپرستی

مولانا حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری

مدیر مسؤل

سید محمد کفیل بخاری

رفقائے فکر

پروفیسر خالد شبیر احمد

عبد اللطیف خالد چیمہ، سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر

محمد الیاس میراں پوری

ilyas_miranpuri@yahoo.com
ilyasmiranpuri@gmail.com

سرکولیشن منیجر

محمد یوسف شاد

زرِ تعاون سالانہ

اندرون ملک ——— -/200 روپے
بیرون ملک ——— -/1500 روپے
فی شمارہ ——— -/20 روپے

ترسیلِ زر بنام: ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت

یو بی ایل اکاؤنٹ نمبر: 100-5278-1
برانچ کوڈ 0278 یو بی ایل چوک مہربان ملتان

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

☎ 061-4511951

دل کی بات		مدیر

اوباما اور زرداری کے خطبات

لانگ مارچ اپنے منطقی انجام کو پہنچا اور معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری بحال ہوگئے۔ قرائن وشواہد اور تجزیوں سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ عوام کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر عدلیہ کی بحالی کا فیصلہ امریکہ کے حکم پر ہوا۔ ورنہ صدر زرداری اور اُن کے شریکِ اقتدار مولانا فضل الرحمٰن اور اسفند یار ولی تو عدلیہ کی بحالی کا باب بند کر چکے تھے اور آخری لمحات میں دونوں رہنماؤں کے نواز شریف سے مذاکرات بھی ناکام ہو چکے تھے۔ انہی لمحات میں آرمی چیف جنرل کیانی نے بگڑتی ہوئی صورت حال کو سنبھالا دیا لیکن پاکستان میں متعین امریکی سفیر نے اس سارے کھیل میں جس مستعدی سے مرکزی کردار ادا کیا وہ اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ تاہم اس ڈراپ سین سے ملک کسی بڑے نقصان سے بچ گیا۔

۲۸ / مارچ کو صدر زرداری نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے اپنے خطاب میں گورنر راج کے خاتمے اور پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی بحالی کی طرف مثبت اشارے دیے ہیں۔ سترہویں ترمیم کے خاتمے، صدارتی اختیارات میں کمی، خصوصاً ۵۸، ٹو۔ بی کے خاتمے کے لیے پھر ایک کمیٹی بنانے کی تجویز دی ہے۔ معلوم نہیں یہ کمیٹی کیا گل کھلائے گی اور کیا رنگ دکھلائے گی کیونکہ چھے ماہ پہلے بھی اسی طرح کی ایک کمیٹی بنی تھی جو غفرلہٗ ہوگئی۔ مستقبل میں مرکز اور پنجاب کشمکش کی صورت حال عملی اقدامات سے ہی واضح ہوگی۔ ابھی تک جانبین کا باہمی اعتماد بحال نہیں ہوا اور فریقین پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہے ہیں۔ چودھری برادران کی ق لیگ تو ویسے ہی عنقا ہوگئی اور چودھری شجاعت اپنے اراکینِ اسمبلی کی واپسی کی دہائی دے رہے ہیں۔ عدلیہ کی بحالی، گورنر راج کے خاتمے اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی بحالی کی پالیسی سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں امریکہ کی نظرِ التفات پھر نواز شریف پر ہے۔ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نام نہاد جنگ میں زرداری، گیلانی اور نواز شریف کا مؤقف معمولی کمی بیشی کے ساتھ تقریباً ایک ہی ہے۔ دونوں جماعتیں امریکہ کو مثبت کردار ادا کرنے کی یقین دہانیاں کرا رہی ہیں۔ صدر زرداری نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ نے ہمیں ایک ڈالر بھی نہیں دیا۔

اُدھر امریکی صدر اوباما نے نئی افغان پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے پاکستان کے لیے ڈیڑھ ارب ڈالر سالانہ امداد کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ امداد پانچ سال تک جاری رہے گی لیکن صدر اوباما نے اسے ''ڈومور'' کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ پاکستان کو بلینک چیک نہیں دیں گے۔ پاکستان قبائلی علاقوں میں دہشت گردی کے اڈے ختم کرے ورنہ

ہم خود کریں گے۔ انھوں نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ اُسامہ اور الظواہری قبائلی علاقوں میں ہیں اور امریکہ پر نئے حملے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ امریکہ کی نئی افغان پالیسی کو صدر زرداری، وزیراعظم گیلانی اور افغان صدر کرزئی تینوں نے خوش آئند قرار دیا ہے۔ نئی پالیسی کیا ہے؟ وہی جو پہلے تھی، سو اب بھی ہے۔ صرف رُخ بدلا ہے۔ پہلے امریکی مفادات کی جنگ افغانستان میں لڑی گئی اور اب پاکستان میں لڑی جائے گی۔ اسامہ اور القاعدہ کے اڈوں کے خاتمے کا بہانہ بنا کر پاکستان پر مکمل امریکی تسلط اور قبضے کے منصوبے پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ پہلے صرف صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے کیے جا رہے تھے اب بلوچستان کو بھی ہدف بنانے کی باتیں کی جا رہی ہیں۔

۲۷ / مارچ کو خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں بھگاڑی چیک پوسٹ سے متصل مسجد میں نمازِ جمعہ کے موقع پر دھماکہ سے ۷۷ نمازی شہید اور ۷۷ ازخمی ہوئے۔ بہ ظاہر اس حادثہ کو خودکش حملہ قرار دیا جا رہا ہے لیکن ایک زخمی نے بتایا کہ دھماکے سے ذرا پہلے ایک جنگی جہاز نے بھی یہاں پرواز کی۔ یہ کس کا جہاز تھا؟ کہیں یہ بھی ڈرون حملہ تو نہیں؟ محبِّ وطن حلقوں کے اس سوال کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ وطن عزیز کو امریکی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے اور اس جکڑ بندی میں اضافہ روزافزوں ہے۔ مسٹر پرویز مشرف نے پاکستان کو امریکی غلامی کے جس گڑھے میں پھینکا، موجودہ حکمران اس گڑھے کو کھود کر مزید گہرا کر رہے ہیں۔ امریکہ کی نئی افغان پالیسی قبائلیوں کے ہی نہیں پاکستان کے خلاف بھی اعلانِ جنگ ہے۔ امریکہ، دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ ہار رہا ہے۔ عراق میں ذلت آمیز ناکامی کے بعد اُسے افغانستان میں بھی سخت مزاحمت کا سامنا ہے اور ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ امریکہ نے اپنی خفت مٹانے کے لیے مزید ۱۷ ہزار امریکی فوج افغانستان میں بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ اُدھر طالبان نے بھی اس کے استقبال کا اعلان کیا ہے۔

ان حالات میں سیاست دانوں اور محبِّ وطن عوام کی ذمہ داری اور بڑھ گئی ہے۔ خصوصاً دینی حلقوں کو پہلے سے کہیں زیادہ بیداری، ہوشیاری اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ نواز شریف اور اُن کے حلیفوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ امریکہ کسی کا دوست نہیں۔ اگر آج اُن سے محبت کا اظہار کر رہا ہے تو کل اُن سے وہی سلوک کرے گا جو پہلوں سے کیا تھا۔ اس لیے:

ہشیار یار جانی ، یہ دشت ہے ٹھگوں کا
یاں ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستوں کا

☆☆☆

ہاں قدم بڑھائے جا!

عبداللطیف خالد چیمہ

توحید وختم نبوت اور اُسوۂ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی روشنی میں امت کے اجماعی عقائد کے تحفظ کی علم بردار جماعت مجلس احرار اسلام بہت سے نشیب وفراز سے گزرنے کے بعد الحمدللہ، ثم الحمدللہ! اپنی منزل کی طرف قدم بڑھا رہی ہے اور مشکلات کے کئی دریا عبور کرنے کے بعد ہم چند قدم بڑھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

مارچ کا مہینہ ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے ہمارے لیے بے حد اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور گزشتہ کئی سالوں سے مارچ، اپریل میں ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کا دائرہ تیزی کے ساتھ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ گزشتہ مہینوں میں قادیانی ریشہ دوانیوں کے حوالے سے دینی حلقوں میں بیداری بڑھی ہے اور ختم نبوت کے تحفظ کا محاذ آہستہ آہستہ سرگرم ہوتا نظر آ رہا ہے ہمارے لیے بہت خوش آئند ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے اکابر بھی اس محاذ کو مزید گرم کرنے کے لیے سرگرم ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں تحفظ ختم نبوت کانفرنسوں کا تسلسل جاری ہے۔ ۱۱، ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۹، ۱۰ مارچ کو چناب نگر کی کانفرنس الحمدللہ پہلے سے کہیں بڑھ کر کامیاب ہوئی ہے۔ مختلف جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں، علماء کرام اور مشائخ عظام کی شرکت نے کانفرنس کی رونق کو جس محبت سے دوبالا کیا۔ ہم بلا استثناء سب کے شکر گزار اور دعا گو ہیں۔ احرار کارکنوں اور مجاہدین ختم نبوت کے قافلوں کی شرکت اور جلوس کا منظر قابل دید تھا۔ مختلف مقامات سے دینی کارکنوں اور عام شہریوں کی بھرپور شرکت سے ہمیں بے حد حوصلہ ملا ہے۔ لاہور، سرگودھا، چنیوٹ، فیصل آباد، جھنگ، اوکاڑہ اور مضافات کے دینی مدارس کے علماء کرام اساتذہ اور طلباء نے جس والہانہ انداز میں شرکت کی ہم سب کے بے حد ممنون ہیں، تاہم انتظامات میں رہ جانے والی کوتاہیوں کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے اور آئندہ سال کے لیے منصوبہ بندی شروع کر دی گئی ہے۔ سب قارئین سے درخواست ہے کہ ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں اور خصوصاً یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ چناب نگر کے مرکز سے متصل یا قریب مزید کھلی جگہ کے لیے اپنی مدد اور اسباب کے راستے کھول دیں کہ یہ سب کچھ محض اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت ورحمت میں ہی ہے۔ احرار ساتھیوں سے درخواست ہے کہ وہ اکابر احرار وختم نبوت کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حوصلے اور تدبر کا مظاہرہ کریں نامساعد حالات میں کام کی خود راہ نکالیں، اپنے کام کو گروہی سیاست کی ہرگز نذر نہ ہونے دیں اور اصل دشمنوں کی چالوں کو سمجھ کر اپنا لائحہ عمل مرتب کریں۔ اس وقت ایوانِ صدر، گورنر ہاؤس پنجاب اور گورنر ہاؤس سندھ خصوصاً قادیانی سازشوں کے مراکز بنے ہوئے ہیں۔

قانون تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قانون تحفظ ختم نبوت کے خلاف قادیانی لابی اور شہداء لال مسجد کے قاتل خصوصاً پرویز مشرف نئی سازشوں کے جال بُن رہے ہیں ایسے میں ہمیں پھر اپنے سابقہ کردار کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مل جل کر شہداء ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق سے نوازیں، آمین، یارب العالمین!

درسِ حدیث

علم دین کو دنیا سمیٹنے کا ذریعہ بنانا

باب ما جاء فی من یطلب بعلمه الدنیا

مولانا عبداللطیف مدنی (استاذ الحدیث جامعہ عربیہ چنیوٹ)

حدیث:

حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ اس کے ذریعے علماء پر فخر کرے، بے وقوفوں سے جھگڑے، لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں داخل کرے گا۔

تشریح:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی علم دین محض اس لیے حاصل کرے کہ اس کے ذریعے ذاتی وجاہت وعزت اور دنیا کی دولت سمیٹے اور اسے حصولِ دنیا کا وسیلہ بنائے، اس کا مقصد یہ ہو کہ علم حاصل کرنے کے بعد لوگ میری طرف متوجہ ہوں۔ عوام پر اپنے علم کا سکہ جما کر ان سے مال ودولت حاصل کرے اور دنیا کے کاروبار اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے اسے آلۂ کار بنانے اور حصولِ علم کے بعد وہ علماء حق کے ساتھ غرور اور تکبر کا معاملہ کرے، جاہلوں سے بلاوجہ الجھتا رہے۔ لوگوں کے سامنے جا کر بے جا فخر ومباہات کا مظاہرہ کرے تو ایسے عالم کے لیے یہ وعید ہے کہ اس کو اس عدم اخلاص کی سزا سے دوچار ہونا ہوگا اور وہ جہنم کے حوالے کر دیا جائے گا۔

علم کا تقاضا تو یہ ہے کہ ایک انسان تعلیم وترقی کی بلند چوٹیوں پر پہنچنے کے باوجود خودنمائی اور خودستائی سے علیحدہ رہے اور سراپا تواضع وانکسار بنا رہے۔

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

فائدہ:

ایسا شخص جس کے ارادے میں پہلے کوئی کھوٹ نہیں تھی۔ وہ اپنی نیت میں نہایت مخلص تھا، اس کا مقصد صرف اعلائے کلمۃ اللہ اور اللہ سبحانہ کی رضا اور خوشنودی تھی مگر بعد میں بتقاضائے فطرتِ انسانی اس کی نیت میں خلل آ گیا اور اس میں نمود ونمائش اور ریا کاری کا اثر پیدا ہو گیا تو وہ اس حکم میں داخل نہیں ہوگا بلکہ وہ اس معاملے میں بہرحال معذور ہے۔

حدیث:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غیر اللہ کے لیے علم سکھایا' یا اس سے اللہ کے علاوہ کسی اور کا ارادہ کیا تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

تشریح:

علم اللہ رب العزت کا نور ہے۔ وہ اپنی نورانیت کے سبب نمود ونمائش اور غرور وتکبر کی غلاظتوں کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس لیے اگر علم سے مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کچھ اور اس کے پیش نظر ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے کیونکہ ایسا شخص مقرب اور نیک بندوں کے ساتھ بغیر عذاب کے جنت میں نہیں جاسکے گا بلکہ اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ (آمین)

احادیث بیان کرنے کی ترغیب وفضلیت

حدیث:

حضرت ابان ابن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ دوپہر کے وقت مروان کے پاس سے نکلے۔ ہم نے سوچا کہ یقیناً انھیں مروان نے کچھ پوچھنے کے لیے بلایا ہوگا۔ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہاں اس نے (مروان نے) ہم سے چند ایسی باتیں پوچھیں جو ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے کہ جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچادیا۔ اس لیے کہ بہت فقیہہ اسے اپنے سے زیادہ فقیہہ کے پاس لے جاتے ہیں۔ بہت حاملین فقہ خود فقیہہ نہیں ہوتے۔

تشریح:

یہاں (حدیث میں) فقیہہ سے مراد احادیث کو یاد کرنے والا اور اس کا صحیح مفہوم سمجھنے والا ہے اور مطلب یہ ہے کہ حدیث کو محفوظ اور یاد رکھنے والے دو قسم پر ہیں۔ بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو خود زیادہ سمجھدار نہیں ہوتے اور بعض سمجھ رکھتے ہیں لیکن ایسا بھی ممکن ہے کہ جس کے سامنے حدیث بیان کی جائے وہ ان سے زیادہ سمجھ رکھتا ہو۔ لہٰذا حدیث جس طرح سنی جائے، اسی طرح دوسروں تک اسے پہچانا چاہیے تاکہ جس کو حدیث پہنچائی جارہی ہے اور جس کے سامنے بیان کی جارہی ہے، وہ حدیث کا مطلب بخوبی سمجھ لے اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ راویانِ حدیث کو چاہیے کہ وہ حدیث کو جن لفظوں میں سنیں بعینہٖ انھیں لفظوں میں بیان کریں۔

حدیث:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے (یعنی اُسے خوش رکھے) جس نے ہم سے کوئی چیز (بات) سنی اور پھر بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچا دی جس طرح سنی تھی۔ اس لیے کہ بہت سے ایسے لوگ جنھیں حدیث پہنچے گی وہ سننے والے سے زیادہ علم اور سمجھ رکھتے ہوں گے۔

تشریح:

(مبلَّغ) لام کی زبر کے ساتھ یعنی مبلَّغ الیہ۔ مطلب ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو میرا کلام پہنچایا جائے وہ اس سے زیادہ فہیم اور حدیث کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوتا ہے جس نے مجھ سے سنا۔ بلاشبہ احادیث مقدسہ کو سننا، ان کے احکام پر عمل کرنا اور ان احادیث کو دوسروں تک پہنچانا انتہائی سعادت و برکت اور دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اس پر پوری امت کا ایمان ہے۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تعلم دونوں جہاں کی کامیابی اور رضائے الٰہی کا سبب ہے لیکن اس کے باوجود علماء نے لکھا ہے کہ اگر حدیث یاد رکھنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے میں بفرضِ محال کوئی فائدہ نہ ہوتو احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت کی وجہ سے دونوں جہاں میں حصولِ برکت اور رحمت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مقدس دعا ہی کافی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے قیامت میں ان کے چہروں کو جو تازگی ملے گی وہ قابلِ رشک ہوگی۔

☆☆☆

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

30 اپریل 2009ء
جمعرات بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

عابد صدیق

مرا یہ اعزاز کم نہیں ہے
کہ میرے ہاتھوں میں وہ قلم ہے جو وقفِ وصفِ صنم نہیں ہے
رہینِ رودادِ غم نہیں ہے
نہ زلف و عارض کے رات دن ہیں نہ مسکراہٹ کی بجلیاں ہیں
نہ تیغِ ابرو، نہ خارِ مژگاں، نہ تیر نظروں کے بے اماں ہیں
نہ استعاروں کے چیستاں ہیں
میں سوچتا ہوں
میں سوچتا ہوں مرے خدا کا یہ مجھ پہ تھوڑا کرم نہیں ہے
کہ ذکر شعلہ رُخاں سے روشن مری زبان قلم نہیں ہے
مرا یہ اعزاز کم نہیں ہے
سعادت مدحتِ پیمبر
بجز مقدر
سوائے احسان و رحمتِ حق، نصیب کس کا، کسے میسر
یہ محض اُس کے کرم سے ممکن ہے جو ہے ربّ بزرگ و برتر
وگرنہ ہم کیا
بساطِ الفاظ کیا، قلم کیا
عبارت آرائی و بیاں کیا، ہماری تحریر کیا، زباں کیا،
فضیلتِ نطق دے کے ہم کو لیا ہمارا ابھی امتحاں کیا
کریں ہم اُس کی ثناء رقم کیا
بساطِ الفاظ کیا، قلم کیا
میں ڈر رہا ہوں
ثنائے آقائے دو جہاں کی اگر چہ کوشش بھی کر رہا ہوں
میں اس تصور سے کانپتا ہوں، اگر یہ سوچوں کہ مر رہا ہوں
میں اُن کو پہچان بھی سکوں گا؟
سوال مجھ سے اگر یہ ہوگا کہ کون ہیں یہ۔ تو کیا کہوں گا
مرے خدا...... اُف میں کیا کروں گا
مری دعا ہے
سراپا رحمت نبی اُمّی کا واسطہ ہے
مری زباں کو جو ذکرِ آقا سے اے خدا تو نے تر کیا ہے
تُو اس قدر لطف اور فرما
مجھے وہ توفیق دے عمل کی کہ اُن کے رستے پہ یوں چلوں میں
کہ اس سے پہلے کہ کچھ کہوں میں
حضور فرمائیں
''اس کو چھوڑو...... یہ شخص تو میرا اُمتی ہے۔''

(۱۹۷۷ء)

سرِنوشت

ذوالکفل بخاری

دیارِحرماں میں پلنے والی
عجب طرح کی اُداس نسلو
بلاحساب وکتاب نسلو
میں جانتا ہوں
تمہاری قسمت میں جو لکھا ہے میں جانتا ہوں
کہ جو بھی لکھا ہے، میں نے لکھا ہے، ہم نے لکھا ہے
ہم...... کہ میرے تمام ہمدم...... بزرگ وبرتر، حقیر و کمتر!
ہمیں بھی سب کچھ یونہی ملا تھا
ہماری قسمت میں آرزوؤں کے چاند کو جو گہن لگا تھا
تو اس میں اپنا قصور کیا تھا
نہ ہم نے جانا، یہ ہم نے جانا
کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی قسمت ہمیشہ یونہی لکھی گئی ہے
مگر یہ کیسے؟ یہ کیسا سچ ہے؟ میں جانتا ہوں!
میں جانتا ہوں
کبھی تمہارے جو آبگینوں کو ٹھیس پہنچے
کبھی جو اُن سے بھی ٹیس اٹھے
تمہارے اندر کے شیش محلوں میں آئینوں کی شکستگی کے
ہزار محشر کبھی بپا ہوں
تو اس سمے میں ہم ایک ہوں گے
میں اس سمے سے ہی کانپتا ہوں یہ جانتا ہوں
کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی قسمت ہمیشہ یونہی لکھی گئی ہے
دیارحرماں میں پلنے والی اُداس نسلو، میں جانتا ہوں
تمہاری آنکھوں میں خواب ٹھہرے ہوئے ہیں زندانیوں کی صورت
کہ جن پہ تعبیر کا دریچہ
نہ کھل رہا ہے، نہ کھل سکے گا
تمہاری قسمت میں رت جگے ہیں ہماری قسمت میں خوابِ غفلت......
تمام غفلت شعار نسلوں کو ہو سکے تو معاف کردو
ہمیں بھی ورنہ یہ رت جگوں کے عذاب دے دو
بلاحساب وکتاب دے دو
عجب طرح کی اُداس نسلو! میں جانتا ہوں
دیارحرماں میں پلنے والی
تمام نسلوں کی سرگزشتوں کے
سارے عنوان ایک سے ہیں

☆☆☆

شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء

آزاد شیرازیؒ

سن ترپین کے آغاز کی بات ہے　　　　دولتانے کے انداز کی بات ہے
ناظم الدین کے اعزاز کی بات ہے　　　　ہاں شہیدانِ اعجاز کی بات ہے
قادیانی خرافات بڑھتی گئی　　　　میرزائی روایات بڑھتی گئی
اہل ربوہ کی ہر بات بڑھتی گئی　　　　ہاں اُسی دور کے راز کی بات ہے

اہلِ ایماں میں احساس پیدا ہوا
حق کا سیلاب باطل سے ٹکرا گیا

گرم میدانِ کرب و بلا ہو گیا　　　　حشر لاہور میں اک بپا ہو گیا
خوں شہیدوں کا معجز نما ہو گیا　　　　حق سے باطل الگ اور جدا ہو گیا
اپنے سینوں پہ کھا کھا کے سب گولیاں　　　　رحمت ِ حق سے بھرتے گئے جھولیاں
تہمتیں، افتراء ، گالیاں ، بولیاں　　　　وار باطل کا ہر ناروا ہو گیا

سولیوں پر مجاہد بلائے گئے
عاشقانِ وفا آزمائے گئے

تم نے ملت کو بخشی نئی زندگی　　　　تم نے تاریکیوں میں اُجالا کیا
خون دے دے کے سینچا ہے باغِ نبیؐ　　　　بول حق کا زمانے میں بالا کیا
ہاں! شہیدانِ ختم نبوت ہو تم　　　　جاں نثارانِ شانِ رسالت ہو تم
اُس کے حق میں بھی پیغام ِ رحمت ہو تم　　　　جو سروں کو تمہارے اچھالا گیا

اسم احمدؐ فضاؤں میں چمکا گئے
پرچم حق زمانے میں لہرا گئے

وہ جو غدارِ ختم نبوت بھی ہیں — منکرانِ جنابِ رسالت بھی ہیں
ننگِ انسانیت ، ننگِ ملت بھی ہیں — وہ یقیناً سزاوارِ لعنت بھی ہیں
وہ جو پہنچتے تھے ناظم کی سرکار میں — جو گئے تھے حکومت کے دربار میں
اور رسوا ہوئے شہر و بازار میں — شامل حاضرینِ عدالت بھی ہیں

ایک دن شیطنت کی سزا پائیں گے
اپنی غداریوں پر بھی پچھتائیں گے

ناظم الدین گئے ، دولتانے گئے — قادیانی ظفر کے گھرانے گئے
وہ وزارت کے اگلے زمانے گئے — بلبلیں اُڑ گئیں ، آشیانے گئے
کفر فانی ہے دجال کو ہے فنا — حق تو یہ ہے کہ حق کو ہے حاصلِ بقا
ہے ہلاکو کی تربت کا کوئی پتا؟ — قتل وغارت گری کے فسانے گئے

نام لیکن شہیدوں کے مشہور ہیں
ہمتیں غازیوں کی بدستور ہیں

سن ترپن کے آغاز کی بات کر — ہاں شہیدانِ اعجاز کی بات کر
سوز کی بات کہہ ساز کی بات کر — عشقِ احمدؐ کے اعزاز کے بات کر

جامِ ختم نبوت پلا ساقیا!
آتشِ عشقِ احمدؐ جلا ساقیا

(۲۸ فروری ۱۹۵۷ء)

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
5 اپریل 2009ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکر و اصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

ختم نبوت کے محاذ پر بیداری کے آثار

مولانا زاہدالراشدی

مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال نے قادیانیت کو یہودیت کا چربہ قرار دیا تھا اور ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان میں وہی مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں، جو امریکا میں یہودیوں کو حاصل ہے کہ ملک کی کوئی پالیسی ان کی مرضی کے بغیر طے نہ ہو۔ اسی طرح اقبال نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا اور پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا کام اللہ تعالیٰ نے بھٹو مرحوم سے لیا، مگر آج ذولفقار علی بھٹو مرحوم کی پیپلز پارٹی کے دور اقتدار میں قادیانی گروہ اپنی سابقہ پوزیشن کی بحالی کے لیے از سر نو منصوبہ بندی کر رہا ہے اور اس کے عالمی سر پرست یہ سمجھ رہے ہیں کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں دوبارہ داخل کرنے کے لیے شاید یہی وقت زیادہ موزوں ہے۔ اس کیلئے اندرون خانہ لابنگ ہو رہی ہے، میڈیا کے ذریعہ عوامی ذہن پر اثر انداز ہونے کے راستے نکالے جا رہے ہیں اور تعلیمی میدان میں بھی نئی نسل کو اس کیلئے تیار کرنے یا کم از کم لاتعلق ہو جانے پر آمادہ کرنے کے امکانات تلاش کیے جا رہے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کے ایک شعوری کارکن کے طور پر اس صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے گزشتہ کئی برسوں سے دینی حلقوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اس سلسلے میں بروقت بیدار ہونے اور عوام کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں ۱۹۸۴ء کے بعد عوامی سطح پر کوئی ایسی اجتماعی مہم نہیں چلی، جس سے اس دوران شعور کی عمر تک پہنچنے والی نسل کو قادیانیت کے مکروفریب اور اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اس کی فتنہ سامانیوں سے آگاہ کیا جا سکے، جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ عوام بلکہ علماء کرام اور دینی کارکنوں کی ایک بڑی اکثریت بھی قادیانیوں کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جانتی کہ ایک صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا جس پر کچھ لوگ ایمان لے آئے اور علماء کرام نے انہیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دے رکھا ہے، حالانکہ قادیانیت کے بارے میں فتنہ خیزیوں اور حشر سامانیوں کا ایک پورا جہان آباد ہے اور اس سے پوری طرح واقفیت کے بغیر اسلامی جمہوریہ پاکستان اور اس کے عوام کو اس ''دام ہم رنگ زمین'' کا شکار ہونے سے بچانا ممکن نہیں ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ گزشتہ چند ماہ سے اس محاذ پر بیداری اور تحریک کے آثار دکھائی دے رہے ہیں اور مختلف مکاتب فکر اور دینی جماعتوں کی کانفرنسوں اور سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اس محاذ کے تین اصل مورچوں میں بھی ہلچل نظر آنے لگی ہے،

جو میرے جیسے حساس کارکنوں کے لیے یقیناً خوشی اور اطمینان کا باعث ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جد وجہد کا سب سے بڑا مورچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور سب سے قدیمی مورچہ مجلس احرارِ اسلام ہے، جبکہ انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کی تاریخ مختصر ہونے کے باوجود اس سلسلے میں جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ میری تینوں سے نیازمندی ہے اور ان سب کا مشترکہ رضا کار ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے کسی بھی مکتب فکر کی طرف سے اس مقصد کے لیے کی جانے والی جد وجہد کا خادم ہوں اور اسے اپنے لیے باعث سعادت اور باعث نجات تصور کرتا ہوں، اسی پس منظر میں اس محاذ پر سامنے آنے والی سرگرمیوں کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۱/اپریل کو بادشاہی مسجد میں ملک گیر سطح پر ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا ہے اور ملک بھر میں اس سلسلے میں کام کا آغاز ہو گیا ہے۔ مولانا اللہ وسایا ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہے ہیں اور علماء اور عوام کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے اس ملک گیر اور تاریخی اجتماع کی کامیابی کے لیے علماء کو متحرک ہونے کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ لاہور کے سرکردہ علماء کرام مولانا میاں عبدالرحمٰن، مولانا عبدالروٴف فاروقی، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور دیگر علماء کرام پر مشتمل رابطہ کمیٹی کئی شہروں کا دورہ کر چکی ہے اور علماء کرام اور دینی کارکنوں کو اس سلسلے میں متحرک اور فعال کرنے کے لیے مصروف عمل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا ارادہ یہ ہے کہ جس طرح ۱۹۷۴ء میں بادشاہی مسجد لاہور میں ملک گیر تاریخی اجتماع منعقد کر کے قادیانیت کے بارے میں ملک کی رائے عامہ کے عمومی رجحان اور فیصلے کا اظہار کیا گیا تھا، اسی طرح کا عوامی اجتماع منعقد کر کے قادیانیوں اور ان کے ملکی اور بین الاقوامی سرپرستوں پر واضح کر دیا جائے کہ عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے بارے میں پاکستان کے عوام کے جذبات اب بھی اسی سطح پر ہیں جیسے ۱۹۷۴ء میں تھے۔

مولانا اللہ وسایا گزشتہ جمعہ کو گوجرانوالہ تشریف لائے اور کنگنی والا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ہیڈ کوارٹر میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمانے کے علاوہ الشریعہ اکادمی میں بھی علماء کرام اور دینی کارکنوں کی ایک بھرپور نشست سے تفصیلی خطاب کیا۔ اس موقع پر انھوں نے ”احتساب قادیانیت“ کے نام سے پچیس جلدوں پر مشتمل ایک ضخیم کتاب بھی الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کی لائبریری کے لیے ہدیہ کی۔ یہ ضخیم کتاب بلاشبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا اللہ وسایا کا بہت بڑا کارنامہ ہے، جس میں قادیانیت کے آغاز سے لے کر اب تک اس کے خلاف علمی اور دینی حوالے سے لکھی جانے والی اکثر تحریروں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ، حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سمیت مختلف مکاتب فکر کے ۲۵ سے زائد اکابر علماء کرام کی تحریریں شامل ہیں اور یہ ایک بیش بہا علمی ذخیرہ ہے، جسے ہر دینی مدرسہ کی لائبریری اور ہر باذوق عالم دین کے ذاتی کتب خانہ کی زینت ہونا چاہیے۔

۲۶ فروری کو اسلام آباد کی جامع مسجد سلمان فارسی میں مختلف دینی جماعتوں اور مکاتب فکر کے راہنماؤں پر مشتمل

''متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' کا اجلاس ہوا، جس میں رابطہ عوام مہم کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا اور طے پایا کہ راولپنڈی اور اسلام آباد کی سطح پر کل جماعتی ختم نبوت سیمینار ۲۹ / مارچ اتوار کو راولپنڈی پریس کلب میں منعقد ہوگا، جس سے مختلف دینی جماعتوں کے راہنما اور قائدین خطاب کریں گے، جبکہ ۲۳ / مارچ کو گوجرانوالہ ڈویژن کے علماء کرام اور دینی کارکنوں کا ''کل جماعتی تحفظ ختم نبوت سیمینار'' جامعہ اسلامیہ کامونکی میں ہوگا۔ جامعہ اسلامیہ میں قائم مطالعۂ مذاہب کا مرکز ہر تین ماہ کے بعد کسی مذہب کے بارے میں ایک تربیتی سیمینار کا انعقاد کرتا ہے، جس میں علماء کرام اور طلبہ مسلسل تین دن تک شریک رہتے ہیں اور ماہر اساتذہ انہیں اس مذہب کے بارے میں بریفنگ دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں ۲۱، ۲۲، ۲۳ / مارچ کو منعقد ہونے والے سہ روزہ سیمینار کا آخری دن یعنی ۲۳ / مارچ قادیانیت کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہے، جس میں صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک بریفنگ نشست ہوگی، جبکہ ظہر تا عصر ''کل جماعتی تحفظ ختم نبوت سیمینار'' ہوگا۔ گوجرانوالہ ڈویژن کے علماء کرام اور دینی کارکنوں کو اس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی اور ''متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' کے راہنما اس سے خطاب کریں گے۔

۲۶ / فروری کو ہی بعد نماز عشاء ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ میں سینتالیسویں سالانہ فتح مباہلہ کانفرنس تھی، جس میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے امیر مولانا عبدالحفیظ مکی اور دیگر زعماء نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی نے اب سے نصف صدی قبل اس وقت کے قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود کو مباہلہ کی دعوت دی اور اعلان کے مطابق چناب کے دو پلوں کے درمیان مقررہ جگہ پر پہنچ کر قادیانی سربراہ کا انتظار کرتے رہے، مگر قادیانی سربراہ یا ان کا کوئی نمایندہ وہاں نہ آیا۔ اس کے بعد ہر سال مولانا چنیوٹی پہلے سے اعلان کر کے ہر سال اس تاریخ کو وہاں جاتے رہے، مگر کسی قادیانی سربراہ کو مباہلہ کے لیے آج تک سامنے آنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اس کی یاد میں ہر سال ۲۶ / فروری کو ''فتح مباہلہ کانفرنس'' منعقد کی جاتی ہے۔ اب حضرت چنیوٹی کے جانشین مولانا محمد الیاس چنیوٹی اس کانفرنس میں موجودہ قادیانی سربراہ کے لیے مباہلہ کی اس دعوت کا اعادہ کرتے ہیں اور راقم الحروف کو بھی اس میں حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

یکم مارچ کو مجلس احرار اسلام نے اپنے مرکزی دفتر لاہور میں ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے شہداء کی یاد میں ''شہدائے ختم نبوت کانفرنس'' کا اہتمام کیا، جو ہر سال منعقد ہوتی ہے اور علماء کرام، طلبہ اور دینی کارکنوں کی ایک بڑی تعداد اس میں شریک ہو کر شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے مشن کو زندہ رکھنے کے عزم کا اعادہ کرتی ہے۔ مجلس احرار اسلام کے امیر پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری کے زیر صدارت منعقد ہونے والی اس کانفرنس میں متعدد احرار راہ نماؤں کے علاوہ جماعت اسلامی کے راہ نما جناب ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، خاکسار راہ نما جناب حمید الدین المشرقی، مولانا پیر سیف اللہ خالد اور راقم الحروف نے بھی خطاب کیا۔

مجھے یقین ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں دلچسپی رکھنے والے ہر مسلمان کے لیے یہ سرگرمیاں اطمینان اور حوصلہ کا باعث ہوں گی اور تمام مسلمان اس جدوجہد کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار سنجیدگی کے ساتھ ادا کریں گے، ان شاء اللہ

(بہ شکریہ: روزنامہ ''اسلام'' ملتان، ۱۴ / مارچ ۲۰۰۹ء)

بخاری کا کارواں

عبدالقدوس محمدی

دریائے چناب کے کنارے آباد چناب نگر کسی دور میں ایشیا کے اسرائیل کے طور پر پنپ رہا تھا۔ دجل و تلبیس سے کام لے کر اس شہر کا نام ''ربوہ'' رکھ دیا گیا تھا اور اسے ایک ایسی ریاست در ریاست کی حیثیت دے دی گئی تھی، جہاں قادیانی گرو کا سکہ چلا کرتا تھا۔ جہاں عالمی استعماری قوتوں کے لیے جاسوسی کے مراکز قائم تھے۔ مغربی آقاؤں کی امداد سے عالیشان عمارتیں بنائی جارہی تھیں، روپے پیسے کی ریل پیل تھی۔ کسی مسلمان کو اس شہر میں داخل ہونے کی اجازت تک نہ تھی اور مسلمان تو کجا آج تک کسی قادیانی کو بھی اس شہر میں مالکانہ حقوق حاصل نہیں ہو پائے۔

اس ''عجمی'' اسرائیل کے خطرے کو ہمارے اکابر بروقت بھانپ گئے تھے، اللہ اِن پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، ورنہ آج غزہ کے ستم رسیدہ مسلمانوں کی طرح آہ و بکا اور گریہ وماتم اہل پاکستان کا بھی مقدر ہوتا اور امریکہ کو پاکستان میں اڈے حاصل کرنے کے لیے اتنا تردد نہ کرنا پڑتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا تاج محمود جن کی بصیرت نے ۱۹۷۴ء کی فیصلہ کن تحریک ختم نبوت کی چنگاری سلگائی اور چناب نگر کے غنڈوں کے عزائم خاک میں ملا دیے۔ سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی، جو عمر بھر دریائے چناب کے اس پار ڈیرے ڈالے قادیانیوں کے حواس پر سوار رہے۔ محسن احرار سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو آزمائش کے دور میں گدھا گاڑیوں پر سفر کر کے اس شہرِ بے مہر میں آتے رہے۔ ان اکابر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حضرت مولانا اللہ وسایا اور حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مجلس احرار اسلام کی طرف سے مولانا محمد مغیرہ اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے قاری شبیر احمد عثمانی وہ چند قابل ذکر نام ہیں، جو گزشتہ چار دہائیوں سے دشمنانِ رسول کے اس شہر میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے پھریرے لہرا رہے ہیں۔

مجھے دسیوں دفعہ اس شہر میں جانے کا اتفاق ہوا اور ہر سفر میں عجیب وغریب احساسات لیے واپس لوٹا ہوں، مگر اب کی بار مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ ''ختم نبوت کانفرنس'' کے ایمان افروز اور روح پرور مناظر نے دل باغ باغ کر دیا۔ دل و دماغ پر ایک عجیب سی سرشاری کی کیفیت طاری رہی، جو مدتوں برقرار رہے گی۔ حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمٰن کی قیادت میں ہمارا مختصر سا قافلہ چناب نگر کے لیے روانہ ہوا۔ برادرم مفتی عمر فاروق کشمیری اور مولانا عبدالرؤف محمدی رفقاء سفر تھے۔

سالانہ دوروزہ ختم نبوت کانفرنس اپنی نوعیت کی ایک منفرد کانفرنس تھی۔ قادیانیوں کے گڑھ میں اس کانفرنس کا انعقاد بجائے خود ایک انفرادیت ہے، لیکن کانفرنس کے شرکاء کی تعداد، ان کے ولولہ انگیز جذبات اور بالخصوص مختلف مکاتبِ فکراور سیاسی و مذہبی جماعتوں کی نمائندہ شخصیات کی شرکت اور خطبات نے اس کانفرنس کو چار چاند لگادیے۔ کانفرنس کے اختتام پر ۱۲ربیع الاوّل کونمازِ ظہر کے بعد سرخ پوشانِ احرار کا جلوس جامع مسجد احرار سے اندرونِ شہر کی طرف روانہ ہوا۔ جانشین امیر شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری اور سیماب صفت مجاہد ختم نبوت جناب عبداللطیف خالد چیمہ جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام کی قیادت میں جس مثالی نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس جلوس نے اپنا سفر طے کیا۔ اس نے جذبات واحساسات میں ایک طلاطم برپا کردیا۔ بچپن میں ایک رجز یہ ترانہ سنا تھا، جس کا آخری شعر تھا:

اپنی منزل کی دھن میں رہے کارواں
بخاری کا یہ کارواں دوستو!

''کاروانِ بخاری'' کی ترکیب اس لاشعوری دور میں تو صحیح طرح سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن آج اس کاروانِ ختم نبوت کو دیکھ کر یاد آیا کہ واقعی بخاری کا کارواں آج تک رواں دواں ہے۔ اس دن چناب نگر میں ہر طرف پرچم نبوی اور سرخ لہو کے استعارے والے احراری پرچموں کی ایک بہار تھی۔ سرسبز وشاداب کھیتوں، سرسوں کے پھولوں کے بیچوں بیچ گزرنے والے راستوں پر مجاہدین ختم نبوت کا یہ قافلہ، پھڑ پھڑاتے ہوئے پرچم، عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے ولولہ انگیز نعروں نے ایسا سماں باندھا کہ تاریخ کی کتب میں پڑھے ہوئے بہت سے مناظر آنکھوں کے سامنے آگئے۔ میں دیر تک سوچتا رہا کہ نصف صدی سے زائد عرصہ بیت جانے کے باوجود بھی اگر بخاری کے کارواں کی یہ آب وتاب ہے تو جس دور میں یہ کارواں اپنے جوبن پر تھا اس وقت کا کیا عالم ہوگا؟

''بخاری کا کارواں'' چناب نگر کے گلی کوچوں سے گزرتا رہا اور میں سوچتا رہا کہ مشرکین مکہ کے شہر میں فرزندانِ توحید کو ''رمَل'' کا حکم کیوں دیا گیا تھا؟ ۱۲ربیع الاوّل کو جلوس تو ملک بھر میں نکالے گئے اور ہر جلوس کی بنیاد عشق رسالت کا دعویٰ اور محبتِ نبوی کا نعرہ تھا، لیکن جیسا انوکھا جلوس دشمنانِ رسالت کے شہر میں نکلا اور محبتِ نبوی کے جو مناظر اس جلوس میں دیکھنے کو ملے، ایسے نظارے خال خال ہی نظر آتے ہیں۔

''بخاری کے کارواں'' کا پہلا پڑاؤ اقصیٰ چوک میں تھا۔ یہ چوک چناب نگر کا دل کہلاتا ہے۔ اسی چوک میں مرزائیوں کا ارتدادی مرکز ہے، جسے مسجد اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ آئینِ پاکستان کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلامی اصطلاحات کا استعمال اور اپنے ارتدادی مراکز کو مساجد کے طرز پر تعمیر کرکے یہ بازیگر سادہ لوح مسلمانوں کو کھلا دھوکہ دیتے ہیں۔ اس چوک میں سید محمد کفیل بخاری اور مولانا محمد مغیرہ نے انتہائی ہمدردی، خیر خواہی کے ساتھ پرسوز انداز میں

قادیانیوں کودعوتِ اسلام دی اور مرزائیت کے تپتے ہوئے صحرا کی بجائے آقا مدنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت کی پناہ میں آجانے کی اپیل کی، پھر جلوس وہاں سے آگے چلا، اگلا پڑاؤ ''ایوانِ محمود'' کے سامنے تھا۔ یہاں مجلس احرار کے جنرل سیکرٹری عبداللطیف خالد چیمہ کا خطاب ہوا۔ جہدِ مسلسل اور سعی پیہم کا پیکر مجسم یہ شخص اِن دنوں کاروانِ بخاری کا روحِ رواں ہے۔ یہ متحرک اور ملنسار شخص بلاشبہ حضرت شاہ جی کی کرامت ہے۔ چیمہ صاحب نے اس موقع پر قرار دادیں اور اس اجتماع کا اعلامیہ پیش کیا اور اس کے بعد حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا کلیدی خطاب ہوا۔ وہ خطاب نہیں تھا بلکہ صحیح معنوں میں ''شیر کی للکار'' تھی۔ ''للکار ہے، للکار ہے، شیر کی للکار ہے'' کے نعرے تو بارہا سنے تھے لیکن ''ایوانِ محمود'' کے سامنے امیر شریعت کے بیٹے کی تلاوتِ قرآن اور ان کا ولولہ انگیز خطاب براہِ راست سن کر ہی اس نعرے کی حقیقت سمجھ میں آسکتی ہے۔ اس کے بعد یہ جلوس چناب نگر اڈے تک گیا جہاں دعا اور اس پیغام کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا کہ بارہ ربیع الاوّل کا دن صرف مٹانے کے لیے نہیں ہوتا، بلکہ یہ دن محبتِ نبوی کے عہد کی تجدید اور دشمنانِ رسول کے تعاقب کے عزم مصمم کا دن ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو کاروانِ بخاری کا دامے، درمے، سخنے، قدمے تعاون کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (بہ شکریہ: روزنامہ ''اسلام'' ملتان، ۱۴ر مارچ ۲۰۰۹ء)

☆☆☆

متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی ساہیوال ڈویژن کے زیر اہتمام

کل جماعتی ختم نبوت کنونشن

7 مئی 2009ء جمعرات، بعد نماز ظہر تا عصر/ مرکزی جامع مسجد عیدگاہ، ساہیوال

زیر نگرانی: جناب عبداللطیف خالد چیمہ (کنوینر متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی، پاکستان)

تمام مکاتب فکر کے سرکردہ رہنما اور دینی وسیاسی جماعتوں کے نمائندہ حضرات اور علماء کرام شرکت وخطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

الداعیان: (مولانا) عبدالستار خطیب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ، ساہیوال 040-4460074

(قاری) منظور احمد طاہر، امیر انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ ساہیوال 0300-6903789

رابطہ: دفتر احرار، جامع مسجد، بلاک نمبر 12، چیچہ وطنی 040-5482253

اُمیدیں اچھی ہوتی ہیں

عبدالمنان معاویہ

وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری سمیت دوسرے ججز کو بھی بحال کردیا جو کہ ایک مدبرانہ فیصلہ تھا۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری بھی محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب کی طرح ایک عوامی ہیرو بن چکے ہیں اور یہ سب نفرت مشرف کا کرشمہ ہے۔ جنرل پرویز مشرف نے چیف جسٹس افتخار محمد چودھری صاحب کو جبراً قاضی القضاۃ کی مسند سے گھر کی چار دیواری میں محصور کر کے رکھ دیا۔ حالانکہ افتخار محمد چودھری صاحب نے بھی جنرل مشرف کی فوجی حکومت کو قانونی تحفظ دیا اور پھر اس ڈکٹیر کو آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار دیا۔ لیکن چوہدری صاحب کی ذات پر ''کر بھلا ہو برا'' والی مثل صادق آتی ہے۔ ایسے گہرے مراسم ایسی شدید دشمنی میں کیونکر تبدیل ہوئے۔ اس کی وجہ افتخار محمد چودھری کا سٹیل ملز آف پاکستان (جو کہ را خرید چکی تھی) کا از خود نوٹس ہے جس پر انہیں دیگر مراعات کا لالچ بھی دیا گیا لیکن وہ اپنے اس مؤقف اور فیصلہ پر ڈٹے رہے۔ حقیقت میں اُن کا یہ جرأت مندانہ قدم پورے ملک کے عوام پر احسان ہے۔ جس پر ملک پاکستان کے عوام انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور کر چکے ہیں کہ اُن کیلئے لاکھوں افراد قربانی کا بکرا بننے کے لیے تیار ہوئے۔

صدر محترم آصف علی زرداری صاحب جن کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ اُن میں سابقہ آمر کی روح آ گئی ہے جو قرین قیاس بات لگتی ہے۔ جن کی اہلیہ نے چیف جسٹس کے گھر کے آگے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ ہے میرا چیف جسٹس، میں خود اس کے گھر پر پاکستان کا جھنڈا لہراؤں گی۔ لیکن اجل نے انہیں مہلت نہ دی۔ اس کے باوجود بھی ان کے شوہر نامدار نجانے کیوں چیف جسٹس کو بحال کرنے سے کترا رہے تھے؟

امریکہ بزدل کی طرف سے سگنل نہیں مل رہے تھے؟ یا اپنی ذات بے صفات کیلئے ڈرے ہوئے تھے؟ یا کوئی اور وجہ تھی! بہر حال جو بھی وجہ تراشی جائے آصف علی زرداری صاحب چیف جسٹس کو بحال نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔ مجبوراً انہیں یہ قدم اُٹھانا پڑا، ہمارے خیال ناقص میں چیف جسٹس کی بحالی کا سہرا چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق کیانی کے سر جاتا ہے۔ جنہوں نے آصف علی زرداری صاحب کو ڈرایا، دھمکایا، قائل کیا یا پھر اُمید کی کرن دکھائی۔ جو بھی ہوا چیف آف آرمی

سٹاف کی وجہ سے ہوا۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے ۲۱/مارچ کو دوبارہ اپنا عہدہ سنبھالا تو' عوامی حلقوں میں خوشی کے ساتھ ساتھ اُمیدوں کے سیلاب اُمڈ آئے۔ کہ اب چارسُو عدل ہوگا اور جج بغیر سیاسی دباؤ کے صحیح فیصلہ کیا کریں گے۔ مظلوم، غریب عوام کو انصاف دستیاب ہوگا اور جس ملک کی عدلیہ آزاد ہو وہ ملک جلد ترقی کرتا ہے معاشی اعتبار سے، اقتصادیات میں بہتری آتی ہے۔ ظلم مٹ جاتا ہے جتنے منہ اتنی باتیں لیکن کیا واقعی چیف جسٹس افتخار چودھری کے بحال ہونے سے ایسا ہوگا؟ تو نجانے کیوں راقم کے خیال میں ہرگز نہیں؟

غریب آدمی سپریم کورٹ کے دروازہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ وکلاء کی بھاری فیسیں اُس کے پاس نہیں ہوتی، اور جس قانون میں چور، ڈاکو، زانی، قاتل کو جھوٹے دلائل سے بچالیا جاتا ہے اور بے گناہوں کو ان جھوٹے کیسز میں پھنسوادیا جاتا۔ ایسی حالت میں انصاف کی اُمید بے جا ہے؟

انصاف ملے گا لیکن اسلام کے نظامِ عدل میں، انصاف ملتا ہے خلافت راشدہ کے نظام میں، جہاں خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰؓ بھی قاضی کی عدالت کے کٹہرے میں ملزم کی حیثیت میں کھڑے اپنی صفائی دیتے نظر آتے ہیں۔ جہاں سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عمرو بن العاصؓ کے بیٹے کے منہ پر عام شخص کو بدلہ میں طمانچہ مارنے کا حکم دیتے ہیں۔

لیکن آج چیف جسٹس کے ساتھ وہی لوگ سرفہرست نظر آتے ہیں جنہوں نے اپنے دورِ حکومت میں عدلیہ پر شب خون مارا تھا۔ انہیں آج عدلیہ کی آزادی کیوں اچھی لگی؟ غالباً اپنی سیاست کو چمکانے اور نا اہلی سے بچنے کی خاطر ایک اچھا موقعہ نہیں گنوایا۔ خدا کرے کہ عوام کی اُمیدوں پر پانی نہ پھرے اور اُمیدیں بَر آئیں لیکن لگتا نہیں کیوں کہ:

اُمیدیں اچھی ہوتی ہیں
مگر یہ کچی ہوتی ہیں

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

ایسے بھی ہوتے ہیں خوش نصیب!

قادیانی مذہب سے تائب ہونے والے 22 سالہ نومسلم نوجوان جناب مصطفیٰ احمد صدیقی کے قبول اسلام اور اس کے عظیم الشان جنازہ کی سوز وگداز میں ڈوبی ہوئی ایمان افروز رُوداد

محمد متین خالد

انٹرنیٹ کی حیرت انگیز ایجاد نے دنیا کو گاؤں بنا دیا ہے۔ آپ کسی بھی موضوع سے متعلق اپنے گھر بیٹھے دنیا بھر کی معلومات پلک جھپکتے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہاں مختلف مذاہب عالم کے لوگ اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ وتشہیر بھی کرتے ہیں۔ ان میں قادیانی سب سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ وہ اپنے مذہب کو اسلام اور خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس طرح وہ حق کے متلاشی غیر مسلموں کو اور بعض اوقات مسلمانوں کو شکوک وشبہات اور باطل تاویلات کے ذریعے گمراہ کر کے پھانس لیتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے محاذ پر قدرت حق بعض افراد کا انتخاب خود کرتی ہے۔ ایسے ہی خوش نصیبوں میں جناب پروفیسر سمیر ملک صاحب ہیں جو اپنی مخلص ٹیم کے ساتھ انٹرنیٹ پر قادیانیوں سے مناظرے کرتے ہیں۔ اس ٹیم میں جناب عامر خورشید صاحب، جناب عبداللہ صاحب، جناب عمر شاہ صاحب اور جناب سید محمد اسامہ گیلانی صاحب نمایاں طور پر پیش پیش ہیں۔ ردقادیانیت کے ماہر یہ نوجوان حضرات نہ صرف قادیانیوں کے پھیلائے ہوئے زہریلے اور باطل شکوک وشبہات کا مکمل دلائل کے ساتھ جواب دیتے ہیں بلکہ برجستہ متنازعہ قادیانی عبارات پیش کر کے انھیں میدان چھوڑنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اس ٹیم کے ایک دبلے پتلے لیکن ایمانی طور پر نہایت مضبوط اور متحرک نوجوان جناب سیّد محمد اسامہ گیلانی کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ خوبیوں اور صلاحیتوں سے نواز رکھا ہے۔ وہ تحریک ختم نبوت کے نامور اور بے باک مجاہد بزرگ جناب سیّد محمد امین گیلانیؒ کے پوتے اور منفرد طرز کے معروف شاعر اسلام جناب سید سلمان گیلانی کے صاحبزادے ہیں۔ اسامہ گیلانی دن بھر اپنے دفتر میں کام کرتے اور رات کو پوری مستعدی اور تندہی کے ساتھ انٹرنیٹ پر تحفظ ختم نبوت کے محاذ کو سنبھالتے ہیں۔ ایک رات وہ قادیانیوں کے شکوک وشبہات کا جواب دے رہے تھے کہ اچانک ایک قادیانی نوجوان نے اسامہ گیلانی کو سوال کیا ''آپ کہتے ہیں کہ قادیانی جماعت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اللہ تعالیٰ کے گستاخ تھے۔ یہ بات آپ کے مولویوں کا پروپیگنڈا ہے۔ حضرت مسیح موعود مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کیا آپ اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہیں؟'' یاد رہے کہ جب اس قادیانی نوجوان نے

جناب اسامہ کو یہ سوال کیا تو اس وقت انٹرنیٹ پر 100 سے زیادہ قادیانی اس بحث کو براہ راست ملاحظہ کر رہے تھے۔ بہرحال اسامہ گیلانی نے بڑی توجہ سے اس سوال کو پڑھا اور اس قادیانی نوجوان سے کہا کہ میں آپ کے سامنے مرزا صاحب کی کتاب کشتی نوح کا صفحہ نمبر 47 (مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 50) کا عکس پیش کرتا ہوں۔ آپ اور باقی قادیانی حضرات سے میری گزارش ہے کہ اسے بغیر تعصب کے غیر جانبدار ہو کر غور سے پڑھیں اور دیکھیں مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی شان میں کس قدر بھیانک گستاخی کا ارتکاب کیا۔ یہ اقتباس مندرجہ ذیل تھا۔

''اُس (اللہ تعالیٰ) نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں، میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو ونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''
(کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

پھر اسی سے متعلقہ مرزا قادیانی کے ایک مرید کی کتاب سے دوسرا حوالہ پیش کیا:

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا، سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔'' (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی)

اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر اس سے بڑھ کر کمینہ حملہ اور اوباشانہ بہتان اور کیا ہوسکتا ہے۔ نعوذ باللہ، خدا تعالیٰ کی ذات اقدس بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں سے نہ بچ سکی۔ ایسا فاسد خیال اور لغو عقیدہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی بھی گستاخ، منہ پھٹ اور زبان دراز سے نہیں سنا گیا۔ جب سے یہ دنیا قائم ہوئی ہے، آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بے ہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ یہ ذلت و رسوائی صرف مرزا قادیانی کو ہی نصیب ہوئی، جس کا نقد انعام اسے دنیا میں لیٹرین میں عبرتناک موت کی صورت میں ملا۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار.**

قادیانی نوجوان نے مرزا قادیانی کی کتاب سے پیش کردہ عکس دیکھا، پڑھا تو وہ حیرت اور پریشانی کے سمندر میں ڈوب گیا۔ اس نے نہایت پریشانی اور منت سماجت کے لہجہ میں اسامہ سے کہا: بھائی! خدارا اپنا فون نمبر دے دو۔ میں اس حوالہ کی تحقیق کے بعد آپ سے رابطہ کروں گا۔ اسامہ نے اسے اپنا موبائل نمبر دے دیا۔ تیر ٹھیک نشانے پر لگ چکا تھا۔ رات کے 2 بج رہے تھے، قادیانی نوجوان سونے کے لیے اپنے کمرے میں آ گیا مگر نیند کوسوں دور تھی۔ پریشانی کے عالم میں تمام رات بستر پر کروٹیں لیتا رہا۔ صبح ہوئی تو اس نے اپنے جاننے والے قریبی قادیانی مبلغین سے فون پر رابطہ کیا اور کہا

کہ ''مجھے اپنے مذہب پر شک ہے۔ میرے کچھ سوالات ہیں، مجھے ان کا جواب چاہیے۔ میں اپنی آخرت برباد نہیں کرسکتا''۔ قادیانی مبلغین فوری طور پر اُس کے گھر پہنچے اور کہا: بتاؤ تمھارا کون سا سوال ہے؟ اس پر قادیانی نوجوان نے مرزا قادیانی کی کتاب کشتی نوح کا مذکورہ حوالہ پیش کیا اور کہا، کیا کوئی صحیح العقل آدمی ایسی باتیں کرسکتا ہے؟ قادیانی مبلغین نے حوالہ دیکھا تو سکتے میں آ گئے اور اس کی مختلف تاویلات کرنا شروع کر دیں۔ نوجوان نے کہا کہ وہ کوئی تاویل سننے کے لیے تیار نہیں ہے بلکہ اب وہ اپنے مذہب کا غیر جانبدار ہو کر مزید مطالعہ کرے گا۔ اس پر قادیانی مبلغین بڑبڑاتے ہوئے غصے کے عالم میں چلے گئے۔ چند دنوں بعد نوجوان نے اسامہ گیلانی کو فون کر کے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ اسامہ نے بخوشی اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ اس کی خوب آؤ بھگت کی، اس کے سوالات کے جواب دیے، شبہات دور کیے اور چند کتابیں ثبوت حاضر ہیں، احمدی دوستو! تمھیں اسلام بلاتا ہے، چھوٹا منہ بڑی بات، ردقادیانیت کے زریں اصول اور قادیانی شبہات کے جوابات وغیرہ پیش کیں اور درخواست کہ وہ ان کتابوں کا بغور مطالعہ کرے۔ نوجوان نے وعدہ کرتے ہوئے اجازت چاہی۔ چنانچہ اُس نے مذکورہ کتابوں کا مطالعہ شروع کیا اور جہاں شک ہوا، وہاں متنازعہ حوالہ جات کا مکمل سیاق وسباق کے ساتھ اصل قادیانی کتب سے موازنہ کیا۔ ساتھ ساتھ انٹرنیٹ پر سمیر ملک اور اُسامہ گیلانی کے قادیانیوں سے مناظروں کو بھی بغور ملاحظہ کرتا رہا اور یہاں سے اہم حوالہ جات نوٹ کرتا رہا۔ تقریباً ایک ہفتہ بعد اس کا فون آ گیا۔ اس نے بھرائی ہوئی رقّت آمیز آواز میں کہا: ہیلو، اسامہ! مبارک ہو! میں نے حق کو پا لیا۔ میں قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اسامہ نے نہایت خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا: 'مرحبا مرحبا، مصطفیٰ احمد صدیقی! مرحبا، اب تم میرے بھائی ہو۔ میں تمھیں لینے کے لیے خود تمھارے گھر آ رہا ہوں۔ اسامہ بجلی کی تیزی سے مصطفیٰ احمد صدیقی کے گھر پہنچا۔ اسے گلے لگایا، ہاتھ چومے اور مجاہدین ختم نبوت کی ایک ٹیم کے ساتھ اسے حضرت نفیس شاہ الحسینیؒ کے ہاں لے گیا۔ جہاں حضرت کو تمام داستان سنائی۔ علالت کے باوجود حضرت نے نہایت خندہ پیشانی سے کھڑے ہو کر اس نوجوان کو گلے لگایا۔ اسے اسلام قبول کروایا اور ایمان کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں تفصیلاً بتایا۔ اس موقع پر حضرت نے مصطفیٰ احمد صدیقی کے اعزاز میں ایک پُرتکلف چائے کا اہتمام کیا اور آخر میں ڈھیر ساری دعاؤں کے ساتھ اسے اپنی خانقاہ سے رخصت کیا۔

ایک دفعہ مصطفیٰ احمد صدیقی نے اپنے قریبی دوستوں کی محفل میں اپنا ایک ایمان افروز خواب بیان کرتے ہوئے کہا ''میرے والد محترم رفیق احمد صدیقی قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر چکے تھے۔ پھر تھوڑے ہی عرصہ بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔ ایک رات وہ میرے خواب میں تشریف لائے۔ نہایت سفید رنگ کا بہترین کرتا شلوار پہنے، ہاتھ میں تسبیح لیے، درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد کی طرف جاتے ہوئے مجھے گلے لگایا اور آسمان سے آتی ہوئی نور بھری روشنی کی طرف اشارہ کر کے مجھے اُسے حاصل کرنے کی تلقین کی۔ گویا میرے والد محترم مجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دے رہے تھے''۔

اسلام قبول کرنے کے بعد مصطفٰی احمد صدیقی کی کایا پلٹ چکی تھی۔ پہلے وہ قادیانیت کا دفاع کرتا تھا، اب وہ قادیانیت کی سرکوبی کے سلسلہ میں رات بھر انٹرنیٹ پر بیٹھا رہتا اور قادیانیوں کو مناظرے اور مباحثے کی دعوت دیتا۔ انہیں قادیانی کتب سے متنازعہ عبارات پڑھنے کی ترغیب دیتا، آنجہانی مرزا قادیانی کے غلیظ کردار اور اس کے جھوٹے ہونے پر انھیں نا قابل تردید حوالے اور شواہد پیش کرتا، اس حوالے سے انہیں چیلنج کرتا اور پھر انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا۔ اس پر قادیانی اپنے جھوٹے نبی کی عادت پر عمل کرتے ہوئے اسے گندی گالیاں دیتے، نقلی مسلمان کہہ کر اس کا تمسخر اڑاتے اور اسے عبرتناک انجام کی دھمکیاں دیتے۔ لیکن وہ یہ سب کچھ بڑے تحمل اور صبر سے سنتا اور انھیں کہتا خدا کی قسم! میں تمہارا سچے دل سے خیر خواہ ہوں۔ میں تمھیں جہنم کی آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروانا چاہتا ہوں۔ مصطفٰی احمد صدیقی مسلسل 2 سال تک انٹرنیٹ پر یہ جانگسل فرائض سرانجام دیتا رہا۔ اس دوران وہ اکثر قادیانیوں سے پوچھتا کہ تمہاری محفلوں میں ہر وقت مرزا قادیانی کا ذکر ہوتا ہے، لیکن حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک نہیں ہوتا، آخر کیوں؟ قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوتا اور وہ خاموش ہو جاتے۔ مصطفٰی احمد صدیقی اپنے گھر والوں کو دعوت اسلام دیتا مگر گھر والے اس سے انتہائی متعصبانہ اور سوتیلے پن کا برتاؤ کرتے، اُسے اسلام چھوڑنے پر مجبور کرتے لیکن وہ پہاڑ ایسی استقامت لیے مضبوطی سے اس پر قائم رہا۔ قادیانی مبلغین نے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر اس نے ہمیشہ انہیں شکست فاش دی۔ وہ اکیلا اُن سے مناظرے کرتا اور انہیں لاجواب کر دیتا۔ ایک دفعہ اُس کے ماموں طاہر، کزن نعمان (انتہائی متعصب اور جنونی قادیانی) اور مبلغین نے مصطفٰی احمد صدیقی سے کہا کہ بتاؤ تمھیں قادیانی مذہب کی کس چیز پر اعتراض ہے؟ اس پر مصطفٰی احمد صدیقی نے اُنہیں کہا کہ مرزا قادیانی جسے آپ نبی، رسول، مسیح موعود اور مہدی وغیرہ کہتے ہیں، اس کا کردار اس قابل نہیں کہ اُسے ایک شریف انسان بھی کہا جا سکے۔ اُس کی تمام پیش گوئیاں جھوٹ ثابت ہوئیں۔ پھر اس نے مرزا قادیانی کی وحیوں پر مشتمل کتاب ''تذکرہ'' سے ایک نشان زدہ صفحہ نکال کر دکھانے کی کوشش کی تو اُس کے کزن نعمان نے اُس سے زبردستی کتاب چھین لی اور اُسے برا بھلا کہتے ہوئے کہا کہ بعض نبیوں کی پیش گوئیاں بھی پوری نہیں ہوئی تھیں (نعوذ باللہ) اس پر مصطفٰی احمد صدیقی نے اُنہیں چیلنج کیا کہ اگر آپ قرآن و سنت سے اس کی کوئی ایک بھی مثال پیش کر دیں تو میں آپ کو منہ مانگا انعام دوں گا۔ اس پر سب کو سانپ سونگھ گیا اور وہ غصے کے عالم میں واپس چلے گئے۔

علامہ اقبال ٹاؤن میں قادیانی مبلغین کے ساتھ ایک اور مناظرے کے دوران جب مصطفٰی احمد صدیقی نے مرزا قادیانی کے کردار پر بحث کرتے ہوئے انہیں لاجواب کیا تو اس کے کزن نعمان نے بے اختیار اسے گندی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اس کے ماموں طاہر نے کہا کہ تم مرتد ہو گئے ہو، قادیانی مبلغین نے کہا کہ مولویوں نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔ نوجوان نے یہ سب کچھ بڑے تحمل سے سنا، برداشت کیا اور پھر اعتماد سے کہا آپ مجھے مطمئن کرنے آئے ہیں یا ذلیل۔ کیا یہی خوش اخلاقی ہے جس کا آپ ہر وقت پوری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ آپ کا تو نعرہ ہے "Love for

"all hatred for none" یعنی ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں''۔ لیکن آپ سب کچھ اس کے برعکس کر رہے ہیں۔ بہر حال آپ مجھے اس سے بھی زیادہ طعن وتشنیع کر لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ میرے عقیدے کا معاملہ ہے۔ آپ مجھے مطمئن کریں اور میرے سوالات کا جواب دیں۔ لیکن وہ سب نفرت وحقارت کا اظہار کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔

کچھ عرصہ پہلے مصطفیٰ احمد صدیقی نے اُسامہ گیلانی کو فون پر بتایا کہ میرے ماموں طاہر نے مستقل طور پر ایک خطرناک قادیانی مربی میرے پیچھے لگا دیا ہے۔ وہ اکثر مجھے قادیانی عبادت گاہ میں بلاتا ہے لیکن میں اکیلے نہیں جانا چاہتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ اُسامہ گیلانی نے جناب سمیر ملک سے رابطہ کیا تو وہ اپنی فیملی کے ساتھ کسی قریبی عزیز کی شادی کے سلسلہ میں شہر سے باہر جا رہے تھے، لیکن انھوں نے گاڑی واپس اپنے گھر کی طرف موڑ لی اور تھوڑی دیر کے بعد مناظرے کے لیے بتائے ہوئے ایڈریس پر قادیانی عبادت گاہ واقع گلشن راوی پہنچ گئے۔ جناب سمیر ملک نے قادیانی مبلغ کو مناظرے کے میدان میں چاروں شانے چت کر دیا۔ مربی نے فوراً مصطفیٰ احمد صدیقی کے ماموں طاہر احمد کو فون کیا اور کہا کہ یہ لڑکا ہمارے ہاتھ سے مکمل طور پر نکل چکا ہے اور جماعت کے لیے بہت خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ اس کے بعد اُسے باقاعدہ دھمکیاں ملنی شروع ہوگئیں۔

13 فروری 2009ء کی شام مصطفیٰ احمد صدیقی اپنے دفتر سے گھر جا رہا تھا کہ سڑک پر بارش کی پھسلن سے اس کا موٹر سائیکل ایک ریہڑے سے ٹکرایا اور وہ شدید زخمی ہو گیا۔ اسے فوراً جناح ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وہ اپنے خاندان میں واحد مسلمان اور اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کا والد کئی سال بیشتر فوت ہو چکا تھا۔ گھر میں کوئی مرد نہ ہونے کی وجہ سے ماں اپنے بیٹے کی میت اپنے بھائی (مصطفیٰ صدیقی کا ماموں طیب قادیانی) کے گھر مرغزار کالونی لے آئی۔ جہاں تمام قادیانی رشتہ دار اکٹھے ہو گئے۔ مصطفیٰ احمد صدیقی کی بڑی ہمشیرہ کینیڈا رہتی ہیں۔ اس نے درخواست کی کہ وہ اپنے بھائی کا آخری دیدار کرنا چاہتی ہے۔ لہٰذا اس کی تدفین ایک دن کے لیے ملتوی کر دی جائے۔ چنانچہ مصطفیٰ احمد صدیقی کی میت عادل ہسپتال مین بلیوارڈ ڈیفنس کے سرد خانے میں رکھ دی گئی۔ ہفتہ کی رات کارکنانِ ختم نبوت کو اس حادثہ فاجعہ کا علم ہوا تو جناب عامر خورشید صاحب نے فوراً دوستوں کی ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی جس میں ختم نبوت لائیرز فورم کے عہدیداروں کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی۔ اجلاس میں سب سے پہلے اس بات پر غور وخوض کیا گیا کہ کہیں یہ قتل کی واردات تو نہیں؟ اس کی فوری تفتیش کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ ٹیم نے جائے وقوعہ سے ٹھوس شہادتیں حاصل کرنے کے بعد ریسکیو 1122 سے رابطہ کیا جن کے پاس مصطفیٰ احمد صدیقی صاحب کو جناح ہسپتال لے جانے کا ریکارڈ تھا۔ پھر جناح ہسپتال کی ایمرجنسی سے بھی رابطہ کیا گیا تو انھوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ مصطفیٰ احمد صدیقی کے سینے اور چہرے پر زخموں کے نشان تھے اور ابتدائی میڈیکل رپورٹ کے مطابق یہ حادثہ تھا۔

اس کے بعد قادیانیوں سے مسلمان میت کے حصول کا معاملہ پیش آیا۔ چنانچہ بزرگوں سے مشورہ کرنے کے بعد کارکنان ختم نبوت کی ایک ٹیم اہل محلّہ کے ساتھ قادیانیوں کے گھر گئی اور انھیں بتایا کہ چونکہ مصطفیٰ احمد صدیقی قادیانی مذہب سے تائب ہوکر مسلمان ہو چکا تھا۔ اس لیے اس کی تجہیز و تکفین کی تمام تر ذمہ داری مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ اس کی میت ہمارے حوالہ کر دیں، ہم اسے اسلامی طریقہ سے سپرد خاک کرنا چاہتے ہیں۔ قادیانیوں نے شروع میں کچھ لیت و لعل سے کام لیا مگر بعد میں کارکنان ختم نبوت کے جذبے اور تیور دیکھ کر میت برادر گرامی جناب عامر خورشید صاحب کے حوالہ کر دی۔ کارکنان ختم نبوت فرط جذبات سے میت سے لپٹ گئے اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ کوئی مصطفیٰ احمد صدیقی کی پیشانی چوم رہا تھا اور کوئی اس کے پاؤں کو بوسہ دے رہا تھا۔ قادیانی یہ منظر دیکھ کر حیران ہو رہے تھے...... انھیں واقعی حیران ہونا چاہیے تھا۔ میت کو مسنون طریقے سے غسل دے کر نہایت سفید اور اجلا کفن پہنایا گیا۔ میت کے ارد گرد گلاب کے ہزاروں پھول مصطفیٰ احمد صدیقی کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔ کوئی یقین نہیں کر رہا تھا کہ میت پر 40 گھنٹے گزر چکے ہیں۔ کیونکہ اس کے جسم سے معطر اور بھینی بھینی خوشبو آ رہی تھی۔ مصطفیٰ احمد صدیقی کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح نہایت خوبصورت اور تر و تازہ تھا۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری تھی۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں اور اچانک بیدار ہوکر ابھی سب کو حیران کر دیں گے۔ جنازہ اٹھانے سے پہلے مصطفیٰ احمد صدیقی صاحب کی والدہ اور بہنوں نے چہرہ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ بزرگوں سے مشورہ کے بعد اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ انھیں بھی ہدایت نصیب فرما دے، اجازت دے دی گئی۔ ان کے ساتھ اور بھی رشتہ دار خواتین تھیں۔ وہ دیر تک مصطفیٰ احمد صدیقی کے چہرے کا آخری دیدار کرتی رہیں۔ مصطفیٰ احمد صدیقی کی والدہ نے جانے سے پہلے وہاں پر موجود کارکنان ختم نبوت کو مخاطب کرتے ہوئے بلند آواز سے کہا: ''آفرین ہے آپ پر، آپ لوگوں نے میرے بیٹے کو دولہا بنا دیا ہے۔'' اس پر ایک کارکن نے جواباً کہا: ''اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنے بیٹے کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

ٹھیک دو بجے جب مصطفیٰ احمد صدیقی کا جنازہ تدفین کے لیے اٹھایا گیا تو فضا کلمہ طیبہ کے ورد سے گونج اٹھی۔ لوگ پرجوش جذبات میں نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، تاجدار ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ ہر آنکھ اشک بار تھی۔ سینکڑوں روتی ہوئی آوازوں کا ایک تسلسل تھا جو تھمنے کا نام نہ لیتا تھا۔ یہ ایک ایسا ایمان افروز منظر تھا جسے کبھی نہ بھلایا جا سکے گا۔ قادیانیوں کا خیال تھا کہ اس نوجوان کے جنازہ میں محض گنتی کے چند لوگ شریک ہوں گے۔ ایسے موقع پر حضرت امام احمد بن حنبلؒ یاد آتے ہیں جنھوں اپنے ایک مخالف کے جواب میں فرمایا تھا: ''حق و باطل کے درمیان ہمارے مقام کا تعین خود ہمارا جنازہ کرے گا'' مصطفیٰ احمد صدیقی کے جنازے نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ حق پر ہے اور اس کے مخالفین باطل۔ مجاہد ختم نبوت کی میت کو کندھا دینے کے لیے ہر شخص اپنے لیے باعث سعادت سمجھتا تھا۔ کئی عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کی چارپائی کو ہاتھ لگا کر اپنے جسم پر پھیرتے اور اس کو اپنے لیے باعث برکت کہتے۔ نمازِ جنازہ مجاہد ختم

نبوت ممتاز عالم دین، حضرت مولانا عبدالرحمٰن مدظلہٗ نے پڑھائی۔ مرکز سراجیہ کے مہتمم جناب صاحبزادہ رشید احمد مدظلہٗ اور مولانا محبّ النبی سمیت علماء کرام کی بڑی تعداد نے جنازہ میں شرکت فرمائی۔ مصطفیٰ احمد صدیقی کے قریبی دوستوں جناب میاں آصف جاوید صاحب اور جناب وقارالحسن صاحب کے علاوہ دنیا ٹی وی چینل کے درجنوں کارکنوں نے بھی خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر احقر نے شرکاء جنازہ سے خطاب کرتے ہوئے انھیں جناب مصطفیٰ احمد صدیقی کے قبول اسلام کی پوری روداد سنائی اور تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر اس کی گرانقدر خدمات بیان کیں۔ احقر نے عرض کیا کہ عموماً جنازے میت کی مغفرت کے لیے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ جنازہ خود شرکاء کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ یہ رتبہ بلند ملا، جس کو مل گیا۔ میں نے عرض کیا کہ اس نوجوان کی عمر صرف 2 سال تھی کیونکہ اس نے 20 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا اور 22 سال کی عمر میں اپنے رب کے حضور پہنچ گیا۔ وہ ایک ناگہانی حادثے کا شکار ہوا اور اس لحاظ سے اسے شہادت کا مرتبہ بھی حاصل ہے۔ مصطفیٰ احمد صدیقی کے جسد خاکی کو جب لحد میں اتارا گیا تو فضا ایک بار پھر ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس موقع پر نہایت جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے۔ کارکنان ختم نبوت دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور الوداع الوداع مصطفیٰ احمد صدیقی الوداع کے نعرے لگا رہے تھے۔ اس وقت مجھے محترم نعیم صدیقی کی یہ نظم (ایک دو لفظوں کی تبدیلی کے ساتھ) فضا میں تلاطم برپا کرتی محسوس ہو رہی تھی۔

ادب سے اس نعش کو اتارو!
رسن کا حلقہ ادب سے کھولو!
دبے دبے پاؤں، ہولے ہولے، سبک سبک طرز سے چلو یاں!
ادب سے لو سانس دھیما دھیما، بلند آواز میں نہ بولو!
تمام دیوار و در سجاؤ، تمام ماحول کو سنوارو!
درود پڑھ کر، سلام کہہ کر، یہاں پہ نذرِ وفا گزارو!
ادب سے اس نعش کو اتارو!
یہ نعش مصطفیٰ احمد صدیقی کی ہے!
مصطفیٰ احمد صدیقی! جس نے اذیتوں سے مئے تمنا کشید کی ہے!
مصطفیٰ احمد صدیقی! جس نے بدن کے بدلے حیاتِ دائم خرید کی ہے!
یہ پاک میت ہے ایک سورج! ضیاء یہ صبحِ امید کی ہے!
مصطفیٰ کی نعش کے ادب میں!
تمام تاریخ رک گئی ہے!

زماں کی گردش ٹھہر گئی ہے!

ہیں علم و فن دست بستہ حاضر

مصطفیٰ کی نعش کے ادب میں تمام تہذیب جھک گئی ہے

وہ روحِ سقراط آرہی ہے جلو میں شاگرد اپنے لے کر ادھر یہ دیکھو حسینؓ بسمل!!!

یہ ابن حنبل، امام مالک، ادھر جناب ابوحنیفہ!

کسی کے ہاتھوں میں تیغ براں، کوئی لیے خامہ وصحیفہ!

سدا بہار اپنے زخم لے کر، پرو کے زخموں کے ہار لائے!

مری نگاہیں یہ دیکھتی ہیں!

فلک سے قدسی اتر رہے ہیں!

پرے وہ باندھے ہوئے مسلسل

صلیب گہ سے گزر رہے ہیں

وہ حوریں آئیں اٹھائے پرچم

نئے مجاہد کا خیر مقدم

حکایتِ جہد آدمی کا یہ نعش عنوان بن گئی ہے

یہ جانِ ایمان بن گئی ہے! یہ حشرت سامان بن گئی ہے!

ادب سے اس نعش کو اتارو!

الوداع! مصطفیٰ احمد صدیقی، الوداع!!!

قارئین کرام! رات آدھی سے زیادہ ڈھل چکی ہے۔ میں اپنی لائبریری میں بیٹھا اکیلا رنج والم کے عالم میں یہ سطور سپردِ قلم کر رہا ہوں۔ تصور میں اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ جناب مصطفی احمد صدیقی میرے سامنے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ انکل متین! آپ کا اور آپ کے تمام ساتھیوں کا بہت بہت شکریہ۔ میں نے کہا: کس بات کا؟ کہنے لگے: آپ لوگوں نے مجھے جہنم سے نکالا اور میری تجہیز و تکفین بڑے شایانِ شان طریقے سے کی۔ میں نے عرض کیا: یہ تو ہمارا فرض تھا۔ پھر نجانے کیوں میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا۔ اس پر مصطفی احمد نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگے انکل۔ کیا آپ اللہ کی رضا پر خوش نہیں؟ میں نے عرض کیا: یار صدیقی! میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہزار بار خوش ہوں۔ تم ایسا آفتاب ہو جس کی روشنی سے بے شمار تاریک دل منور ہوئے، تم ملت اسلامیہ کے ماتھے کا جھومر ہو، تم لاکھوں میں ایک ہو، تم نے عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کر کے ہمارے جذبوں کو از سرِ نو زندہ کیا ہے۔ اس لیے ایک کمزور انسان ہونے کے ناتے تمہاری جدائی برداشت نہیں ہو

رہی۔ میں روتے ہوئے اسے کہتا ہوں، صدیقی! تمھیں معلوم ہے کہ تمھارے دوست کس قدر غم سے نڈھال ہیں، وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہے ہیں، تمہاری جدائی میں وہ مسلسل آنسو بہا رہے ہیں، تمھارے بغیر انٹرنیٹ پر بیٹھنے پر آمادہ نہیں ہو رہے اور ہاں! تمہارا جگری دوست اسامہ، ابھی تک تمہاری موت کا یقین کرنے کو تیار نہیں۔ اس پر مصطفیٰ صدیقی مجھے کہتے ہیں: ”انکل! آپ کو معلوم نہیں کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کی کس قدر بارش ہو رہی ہے۔ فرشتے میری قسمت پر رشک کر رہے ہیں۔ یہ محض تحفظ ختم نبوت کے کام کی برکت کا نتیجہ ہے۔ آپ سب دوستوں کو میرا پیغام دے دیں کہ آخرت میں کامیابی کا سب سے آسان راستہ صرف تحفظ ختم نبوت کا کام ہے۔ بے شمار قادیانیوں کو نہیں معلوم کہ وہ کس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں؟ ان بھولے بھٹکے قادیانیوں کو دعوت اسلام دینا ہمارا اوّلین فریضہ ہے، اس سے ذرا سی بھی روگردانی یا کوتاہی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ناراض ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اس محاذ پر پہلے سے زیادہ محنت اور مستعدی سے کام کریں۔ آپ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پائیں گے۔“ میں سسکیوں اور ہچکیوں میں مصطفیٰ صدیقی سے دست بستہ عرض کرتا ہوں! یار مصطفیٰ! روزِ قیامت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری مغفرت کے لیے بھی درخواست کر دینا۔ اس پر مصطفیٰ کہنے لگا: انکل! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ سب دوستوں کی مغفرت و بخشش کی ضرور درخواست کروں گا۔ پھر وہ قریب آ کر میرے کان میں سرگوشی کے انداز میں مسکرا کر کہتا ہے: میں آپ دوستوں کے بغیر جنت میں نہیں جاؤں گا۔ پھر وہ سلام کہہ کر نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اسی اثناء میں قریبی مسجد سے تہجد کی اذان بلند ہوتی ہے۔ میں اسے قبولیت کی گھڑی تصور کرتا ہوں۔ **اللھم صلی علیٰ محمد خاتم النبیین و خاتم المرسلین.**

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر　　خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر
مثل ایوانِ سحر مرقد فروزاں ہو ترا　　نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو ترا
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے　　سبزۂ نورُستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

علماءِ حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762

آزاد کشمیر کا تاریخی دن...... یوم ختم نبوت

حافظ محمد مقصود کشمیری*

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور اساسی عقائد میں سے ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل ہے۔ خیر القرون صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں ملت اسلامیہ کا سب سے پہلا اجماع منکرین ختم نبوت کے کفر وارتداد کے مسئلے پر ہی ہوا خود صادق الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں تیس بڑے دجال کذاب پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی دعوی کرے گا کہ وہ نبی ہے لیکن میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اس پیشین گوئی کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی متعدد لوگوں نے دعوی نبوت کر دیا کچھ توبہ تائب ہو گئے اور کچھ مرتد شرعی سزا پا گئے۔ انہی میں ایک مسیلمہ کذاب بھی تھا جس نے آدھے عرب پر اپنی نبوت کا اعلان کیا جس پر سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس کے مقابلے میں لشکر جرار بھیجا اور یمامہ کے مقام پر زبردست لڑائی ہوئی جس میں مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے بائیس ہزار پیروکار قتل ہوئے جب کہ اس موقع پر ۱۲۰۰ جاں نثاران مصطفی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ختم نبوت کی حفاظت کی جن میں سات سو کے قریب حفاظ کرام تھے۔ یہ اسلامی جنگوں میں سب سے بڑا معرکہ ہے جس میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ کرام شہید ہوئے۔ انہی جھوٹے مدعیان نبوت میں ایک کذاب مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے جسے انگریزی سامراج نے اپنے ایجنٹ کے طور پر پیدا کیا۔ اس بدبخت نے بھی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پہلے مجددیت پھر نبوت کا دعوی کیا۔ اس وقت سے ہی تمام مکاتب فکر کے اکابر علمائے کرام نے اس فتنے کا تعاقب شروع کیا۔ اس انگریز کے ایجنٹ اور مرتد شخص کو مسلمانوں سے علیحدہ کرنے کی تحریک شروع ہوگئی۔ اس وقت بھی ختم نبوت کی حفاظت کے لیے ہزاروں خوش قسمت عاشقان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے گولیوں سے چھلنی کرائے اور نعرہ مستانہ ختم نبوت زندہ باد لگاتے گئے، ساتھ ہی جام شہادت نوش کرتے ہوئے اپنی جوانیاں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی حرمت پر نثار کر کے ہمیشہ کے لیے حیات جاودانی پا گئے۔ سینکڑوں علمائے کرام نے اپنی زندگیاں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے جیل کی سلاخوں میں گزار دیں۔ ہزراوں خوش نصیبوں نے تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں...... انہی میں سے

* سیکرٹری جنرل تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر

ایک میجر محمد ایوب مرحوم تھے جن کا تعلق آزاد کشمیر کے ضلع باغ سے تھا جنہوں نے ملت اسلامیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے آزاد کشمیر اسمبلی میں ایک ممبر کی حیثیت سے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف ایک قرارداد پیش کی تاکہ سرکاری طور پر انھیں غیر مسلم اقلیت اوران کے لیے حدود وقیود مقرر کیے جائیں۔ چنانچہ ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کی خوش نصیب لمحات کا وہ مرحلہ بھی آ گیا جب آزاد کشمیر کی تاریخ ساز اسمبلی نے مسلم کانفرنس کے دور حکومت میں میجر محمد ایوب مرحوم کی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی جس کے بعد قومی اسمبلی نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر حدود کو قیود مقرر کردی اور آزاد جموں وکشمیر عبوری آئین ایکٹ ۱۹۷۴ء کی رُو اور آئینی مقاصد کے عملی نفاذ کے سلسلہ میں اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ریٹائرڈ میجر سرادر عبدالرحمٰن صدر آزاد کشمیر نے ایک ایکٹ کے ذریعے آزاد پینل کوڈ ۱۸۶۰ میں پاکستان کے نافذ العمل قانونی دفعات کے مماثل ایک نئی دفعہ ۲۹۸سی کا اضافہ عمل میں لایا جس کے تحت کوئی قادیانی /احمدی/لاہوری گروپ جوکہ بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے آپ کو مسلمان تصور کرتے ہوں یا اپنے عقیدے اور نظریات کی ترویج میں مصروف ہوں جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ مذکورہ دفعات کی رو سے قادیانیوں کے لیے تین سال قید اور جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی۔ آزد کشمیر میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے لیے حدود وقیود مقرر کی گئیں۔ ان کے لیے تبلیغی کفریہ سرگرمیوں، شعائر اسلام کے استعمال، مرتد خانوں کے نام اور تعمیر مساجد کی طرز پر نہیں کرسکتے ہیں۔ خلاف ورزی کی صورت میں ۲۹۸ اے پی سی دفعات کے تحت جرمانہ اور قید کی سزا مقرر ہے۔

۲۸/فروری ۲۰۰۹ء مظفر آباد میں تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے وفد کی علمائے کرام سے اس مسئلے پر ملاقات کے بعد مہتمم جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ چھتر مولانا قاضی محمود الحسن اشرف کی تحریک اور سیکرٹری قانون کو لکھے گئے خط کے جواب میں حکومت آزاد کشمیر کے سیکرٹری نے جملہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اور جملہ سپرنٹنڈنٹ صاحبان کو امتناع قادیانیت ایکٹ ۱۹۸۵ء کی نقل ہمراہ ارسال کرتے ہوئے آزاد کشمیر میں رائج العمل قانون کو اصل روح کے مطابق نفاذ کو یقینی بنانے کا حکم نامہ جاری کیا۔

آزاد کشمیر اسمبلی کا یہ عظیم کارنامہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے ایک اعزاز ہے اور تاریخ میں سنہری حروف کی شکل میں ایک یادگار کے طور پر آج بھی محفوظ ہے لیکن بدقسمتی اور افسوس کے ساتھ ہم یہ تحریر کرتے ہیں کہ جس خطہ میں سب سے پہلے منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفر پر اجماع ہوا تھا۔ اسی خطے میں آج قادیانی شعائر اسلام کا استعمال، مساجد کی طرز پر عبادت گاہوں کی تعمیر اور آزادانہ طور پر کفریہ سرگرمیاں جاری رکھ کر، سرعام قانون اور آئین کا مذاق اڑاتے پھر رہے ہیں جب کہ قانون خاموش اور قانون کے محافظ تماشائی کا کردار ادا کررہے ہیں۔ کیوں ؟

ان حالات میں ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ ارتدادی فتنے کا سدباب صرف سنت صدیقیؓ سے ہی ممکن ہے

اگر حکومت خطہ کشمیر میں گستاخان رسول کو پابند نہیں کرتی تو لازمی بات ہے کہ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر جان دینے کو عین ایمان سمجھتا ہے جب کہ گستاخ رسول کی جان لینے کو اس سے بھی زیادہ افضل سمجھا جاتا ہے۔ تاکہ اسے دنیا میں بھی عبرت کا نشان بنایا جائے۔ یہ کوئی سیاسی جماعت یا پارٹی کا معاملہ نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا مسئلہ ہے جس کا تحفظ مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ ایک ادنیٰ سا مسلمان جس نے اپنی ساری زندگی گناہوں میں گزاری ہو اس کے اندر بھی ایمان کی چنگاری موجود ہوتی ہے جو کسی بھی وقت شعلہ بن کر آتش فشاں بن سکتی ہے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور حرمت پر اٹھنے والی آنکھ اور زبان برداشت نہیں کر سکتا۔ بقول امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ''ختم نبوت کی حفاظت میرا جز وایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں! چوری کرنے کا حوصلہ بھی کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑا دوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائے گا۔ میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا نہیں۔ جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا میں ان پر نہ مر مٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور ان پر بھی جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقان ختم نبوت کا تماشہ دیکھتے ہیں۔

ان چند حروف کے بعد ہم ملتمس ہیں آزاد کشمیر کے وزیراعظم، صدر اور ممبران اسمبلی سے کہ ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف متفقہ طور پر پاس ہونے والی قرارداد کی مناسبت سے آزاد کشمیر میں ہر سال ۲۹/اپریل کو عام سرکاری تعطیل کا اعلان کیا جائے اور اس دن یوم ختم نبوت منایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کو فوری طور پر نافذ العمل بنا کر تحریک آزادی کے بیس کیمپ میں قادیانیوں کے کفریہ مراکز جو حقیقت میں ''را'' اور ''موساد'' کے مراکز ہیں انہیں فی الفور بند کیا جائے۔ اس سے قبل کہ تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحریک شروع ہو۔

اس موقع پر ہم تمام مسلمانوں سے بھی اپیل کرتے ہیں وہ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے عشق و محبت اور وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اردگرد نظر رکھیں جہاں کوئی منکر ختم نبوت قادیانی / احمدی / مرزائی جھوٹے مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں نظر آئے تو فوراً متعلقہ تھانے میں رپورٹ درج کرائیں یا مقامی سطح پر علمائے کرام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران کو آگاہ کریں۔ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس موجود ہے لیکن ہماری بے حسی اور خاموشی کی وجہ سے اس کا نفاذ نہیں اگر آج ہی خطہ کشمیر کے عوام تحفظ ختم نبوت کے لیے بیدار ہو جائے تو گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم قادیانیوں / مرزائیوں کو ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ہمت نہیں ہوگی۔

پہلی قسط

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ

پروفیسر خالد شبیر احمد

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ جن کا مجلس احرار اسلام کے ساتھ تعلق خاطر مثالی نوعیت کا رہا جن کی دلی دعاؤں اور خصوصی توجہ سے مجلس احرار اسلام کے رضا کاروں اور اکابر میں ایک ایسا جذبہ ایمانی پیدا ہوا جس کے سامنے قادیانیت کے مکروہ اور گمراہ کن عزائم خس وخاشاک کی مانند بہتے نظر آتے ہیں۔

مجلس احرار اسلام نے جس پامردی کے ساتھ قادیانیت کا راستہ روکا اور قادیانیت کو ہر محاذ پر شکستِ فاش سے ہمکنار کیا۔ اس میں جہاں اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم شامل حال تھا۔ وہاں دور حاضر کے اس ولی اللہ کی دعاؤں کا بھی اثر تھا۔ وہ احرار کی اس تحریک کو بنظر استحسان ہی نہیں دیکھتے تھے بلکہ اس کی رہنمائی فرماتے اور اس میں گہری دلچسپی بھی لیتے۔ وہ ہمیشہ احرار کارکنوں اور احرار رہنماؤں کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے، ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ان کے ساتھ محبت اور شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جماعتِ احرار کا ہر فرد انہیں پیر ومرشد اور پیشوا تسلیم کرتا تھا۔ انھوں نے ہمیشہ اپنی سیاسی بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے رہنمایانِ احرار کو اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ چنانچہ احرار اسلام کی اسلام دشمن تحریکوں کے خلاف تمام تر جولانیاں آپ ہی کی نگاہِ کرم کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ مجلس احرار اسلام کی تمام تر کارروائیاں جو محض دین کی سربلندی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تھیں، ایسی بزرگ ہستی کی دعاؤں کا صلہ ہیں۔

ابتدائی حالات:

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خاندان کا تعلق تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمبل پور کے قصبہ ''تھوہا محرم خان'' سے ہے۔ یہ قصبہ آپ کے اسلاف کا مسکن تھا۔ آپ نسلاً راجپوت (جاٹ) ہیں۔ ''جیپ'' آپ کی گوت ہے۔ آپ کے خاندان میں مقتدر اور معروف شخصیت مولوی عبدالرحیم کی ہے جن کے تین فرزند تھے (۱) مولوی محمد اکرم (۲) مولانا محمد حسن (۳) مولانا محمد محسن رحمہم اللہ۔ مولانا محمد اکرم کے چار صاحبزادے تھے۔ مولوی محمد احسنؒ، مولانا کلیم اللہؒ، مولانا محمد یٰسینؒ اور سب سے چھوٹے حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کے والدِ بزرگوار حافظ احمدؒ۔ حافظ احمد صاحبؒ کی خالہ ''ڈھڈیاں'' (ضلع سرگودھا) بیاہی ہوئی تھیں جن کی فرمائش پر حافظ احمد صاحبؒ تھوہا محرم خان سے ڈھڈیاں'' منتقل ہوئے اور اس طرح موضع ڈھڈیاں کو ہی حضرت مولانا عبدالقادر کا مولد اور وطن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

حافظ احمد صاحب کی پہلی شادی ڈھکوال میں ہوئی جو ڈھڈیاں سے ۴میل کے فاصلے پر ضلع سرگودھا میں ہے۔ اس سے حافظ احمد صاحب کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہ ہوئی۔ ساٹھ برس کی عمر میں آپ کی ملاقات ایک بزرگ مجذوب سے ہوئی۔ جس نے آپ سے دوسری شادی کے لیے کہا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ''میں تمہاری پشت سے ایک ایسا نور دیکھتا ہوں جس سے ایک عالم منور ہوگا (حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری۔ ابوالحسن ندوی، لاہور ص ۳۷) چنانچہ اس فرمائش کے تحت حافظ احمد نے موضع للیانی ضلع سرگودھا کے ایک معزز خاندان میں شادی کی ۔ اس شادی سے (۱) مولانا عبدالقادر (۲) حافظ عبدالعزیز (۳) حافظ محمد خلیل (۴) ایک بیٹی پیدا ہوئی۔

پیدائش اور ابتدائی تعلیم:

آپ کا سنِ پیدائش صحیح طور پر کسی کو یاد نہیں۔ مولانا سید ابوالحسن ندویؒ نے اپنی کتاب ''حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری'' میں آپ کا سنِ پیدائش اندازاً ۱۲۹۰ھ بمطابق ۱۸۷۳ء تحریر کیا ہے۔ والد ماجد نے آپ کا اسم گرامی غلام جیلانی رکھا، بعد میں آپ کے مرشد حضرت مولانا عبدالرحیم رائے پوریؒ نے تبدیل کر کے عبدالقادر رکھ دیا۔ آپ اسی نام سے پورے حلقۂ ارادت میں جانے جاتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے چچا حافظ محمد یٰسین اور مولانا کلیم اللہ سے حاصل کی۔ مولانا کلیم اللہ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اس زمانے میں موضع ڈھڈیاں کے قریب ''بھرت شریف'' اور ''جھاوریاں'' دو تعلیمی مرکز تھے آپ نے دونوں مراکز سے کسبِ فیض کیا۔

ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے سہارن پور تشریف لے گئے جہاں مولانا ثابت علی سے شرح جامی پڑھنے کا قصد تھا۔ سہارن پور میں مولانا حبیب الرحمٰن سہارن پوریؒ سے بھی تعلیم حاصل کی اور یہیں پر ایک مسجد میں امامت کے فرائض بھی سرانجام دیئے اسی جگہ آپ کی حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ سے پہلی ملاقات ہوئی۔ لیکن اس وقت کسی کو اس بات کا خیال بھی نہ تھا کہ انہی سے آپ کا رشتۂ تصوف استوار ہوگا اور آپ ان کے جانشین کی حیثیت میں پورے ہندوستان کے مسلمانوں کی دل کی دھڑکن بن جائیں گے۔

کچھ عرصہ بعد پانی پت میں مولانا محمد یحییٰ صاحبؒ سے بھی شرح جامی پڑھی، آپ کے علاوہ مولانا راغب اللہ، مولانا لقاء اللہ، مولانا لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے بھی آپ نے تعلیم حاصل کی۔ پھر رام پور تشریف لے گئے۔ رام پور، معقولات و منطق کی تعلیم کے لیے ہندوستان بھر میں مشہور تھا۔ جہاں مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی پورے ہندوستان کے دینی طالب علموں کے لیے باعثِ کشش بن چکا تھا۔ یہیں پر مولانا محمد طیبؒ بھی تھے جو عرب تھے۔ ان دونوں حضرات سے آپ نے تعلیم حاصل کی۔ رام پور میں آپ کا قیام خاصا تکلیف دہ رہا۔ آپ خود فرماتے کہ میرا یہاں جی نہیں لگا شہر کی سڑکوں پر غریب ہندو کہار جو اُپلے بیچنے آتے، لوگ انہیں طرح طرح سے تنگ کرتے اور بعض اوقات ان کے اُپلے بھی چھین لیتے۔ میں اکثر اوقات سوچتا کہ ان زیادتیوں کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں کیا ہوگا؟ فرماتے کہ مجھے محلّہ

سے روٹیاں اور ایک پیسہ روز ملتا تھا اس ایک پیسے سے چنے لے کر آتا انہیں ابال کر کھالیتا۔

حضرت رائے پوری فرماتے کہ رام پور سے کسی دوست نے خط لکھ دیا کہ غلام جیلانی کا انتقال ہوگیا ہے۔ مجھے علم ہوا تو میں نے خط لکھ دیا کہ میں زندہ ہوں۔ والدہ صاحبہ نے والد صاحب سے اصرار کیا کہ اس کو لے آؤ۔ والد صاحب رام پور تشریف لائے۔ انھوں نے آکر استاد سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ سبق کے لیے کہیں گیا ہے، لیکن وہ میری تلاش میں مدرسے سے نکل کر راستے میں مجھے ملے تو واپسی کا کہا۔ لیکن میں نے انکار کیا کہ حصول علم کے بعد ہی گھر جاؤں گا۔ آپ میرا جواب سن کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میری بھی یہی خواہش ہے کہ تم علم حاصل کرو اور علم حاصل کرنے کے بعد ہی گھر آؤ۔

دہلی میں:

رام پور سے آپ نے مزید تعلیم کے لیے دہلی کا رخ کیا۔ دہلی کا یہ سفر غالباً ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۲ء کے درمیان پیش آیا۔ دہلی میں اس وقت شیخ الکل میاں جی حضرت سید نذیر حسینؒ کا درس علم حدیث کے طالب علموں کے لیے مرکز بنا ہوا تھا آپ اس میں بھی شریک ہوئے، پھر مسجد سنہری کا قصد کیا جہاں مدرسہ امینیہ میں حدیث کے اسباق ہوتے تھے۔ وہاں حضرت مولانا انور شاہ کاشمیریؒ درس دیا کرتے تھے۔ ان کے درس سن کر طمانیت ہوئی۔ دہلی اس وقت فقہی مسائل وعقائد کا اختلافی میدان بنا ہوا تھا۔ مناظرین اور واعظین ایک دوسرے کے خلاف صف آرا تھے۔ آپ سب کی سنتے اور سوچتے رہتے۔ فرماتے کہ ایک فرقے کی بات سن کر معلوم ہوتا باقی تمام فرقوں والے مشرک ہیں۔ کفر کے تیر کثرت سے چلتے، دل کو گرچہ تکلیف ہوتی، تاہم متضاد باتیں سن کر طبیعت میں جامعیت اور اعتدال کی کیفیت محسوس ہونے لگتی اور احساس ہونے لگا کہ سبھی فرقے والے مبالغے اور تشدد سے کام لیتے ہیں جو درست نہیں۔

پانی پت، سہارن پور، رام پور اور دہلی کے علاوہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر اور بانس بریلی میں بھی آپ نے تعلیم حاصل کی۔ بریلی میں آپ نے مدرسہ مصباح التہذیب میں تعلیم حاصل کی جہاں ان دنوں پنجاب کے مولوی محمد دین مرحوم پڑھایا کرتے تھے۔ مولوی خدا یار مرحوم سے فلسفہ کی کتابیں پڑھیں۔

ملازمت:

بریلی ہی میں آپ کے تحصیل علم کا مرحلہ اختتام پذیر ہوا۔ یہیں آپ نے کچھ عرصے کے لیے مولوی خدا یار مرحوم کے ہاں ان کے بیٹے مقتدا یار خان کو پڑھانے پر ملازمت اختیار کرلی۔ بریلی میں ہی آپ نے حکیم مختار احمد خان سے طب کی کتابیں شرح اسباب تک پڑھیں۔ آپ کی نیت یہ تھی کہ معاش کے لیے کوئی سلسلہ اختیار کرلیا جائے۔ چنانچہ آپ نے کسی دوست کے ذریعے افضل گڑھ ضلع بجنور کا بھی سفر کیا جہاں پر تقریباً چھ ماہ تک مطب میں مشغلہ رہا۔ بریلی کی ملازمت کے دوران ہی والد صاحب کے انتقال کی خبر ملی جس کے بعد آپ نے بریلی کی ملازمت کو ترک کردیا۔

اضطراب و بے چینی، مرشد کی تلاش:

بریلی کے قیام کے دوران بے چینی اور اضطراب کی کیفیت میں مبتلا رہے، جو حصولِ یقین کامل اور روحانی ترقی کا ایک ابتدائی مرحلہ سمجھا جاتا ہے۔ صوفیاء کی سوانح سے یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ روحانی ترقی سے پہلے اکثر و بیشتر اس بے چینی اور اضطراب کی کیفیت کو محسوس کیا گیا۔ حضرت رائے پوریؒ فرماتے جب بھی مجھ پر شکوک کا حملہ ہوتا صحابہ کرام کے حالات پڑھ کر بڑا اطمینان ہوتا۔ یہ یقین پختہ ہوتا کہ یہ جماعت حق پر تھی اور دین اسلام سچا اور مقبول دین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت رائے پوری کی زندگی میں صحابہ کرام کے حالات کا اثر بڑی شدت کے ساتھ آخری دم تک رہا۔ صحابہ کرام کو اپنا مرشد اور ان کتابوں کو اپنا محسن مانتے تھے جن کے ذریعے آپ پر صحابہ کی عظمت اور دین اسلام کی حقانیت یقین کامل تک پہنچی۔

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ابتدائی دور تھا اور پنجاب کے اندر اس کی دعوت اور دعویٰ کا چرچا ہر خاص و عام کی زبان پر تھا۔ مرزا غلام احمد کی کتابیں اور رسائل عموماً پڑھے جاتے تھے اور اس پر بحث و تمحیص اہل علم حضرات کا مشغلہ بن چکا تھا۔ ویسے بھی حکیم نور دین آپ کے وطن کے نزدیک بھیرہ ہی کا باسی تھا۔ حضرت کے خاندان کے بزرگوں کے ایک شاگرد حکیم نور دین کے خاص معاونین میں سے تھے جو مستقل طور پر قادیان میں قیام پذیر تھے۔ ان تمام حوالوں اور رابطوں کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی کے مستجاب الدعا ہونے کا چرچا آپ تک بھی پہنچا تو آپ نے بھی ایک خط کے ذریعے دعا کے لیے تحریر کیا۔ جواب میں مولوی عبدالکریم کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط موصول ہوا کہ تمہارا خط ملا۔ دعا کے لیے حضرت (مرزا غلام احمد) کو کہہ دیا ہے انھوں نے تمہارے لیے خوب دعا کی ہے۔ کبھی کبھی خط لکھ کر یاد دہانی کرادیا کرو۔ حضرت رائے پوری خود فرماتے تھے کہ اس زمانے میں ایک پیسے کا کارڈ آتا تھا میں ہر چند دنوں کے بعد ایک کارڈ لکھ دیتا تھا۔ اسی دوران مرزا غلام احمد قادیانی کی چند کتابیں دیکھنے کا موقع مل گیا۔ میرے دل میں ان کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ قادیانیت کی جانب میرا میلان ہوگیا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ جیسے یہ سچے ہوں۔ پھر خود ہی فرمایا کہ جب بھی مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوتی دو رکعات نماز نفل پڑھ کر عاجزی کے ساتھ دعا کرتا تو طبیعت ان کی جانب سے متنفر ہوجاتی اور ایک سکون سا محسوس کرنے لگتا۔ فرماتے میرے مالک کا مجھ پر کتنا کرم ہے کہ بغیر دلیل کے مجھ پر حق واضح ہوتا چلا گیا۔

بریلی میں قیام کے دوران طبیعت کی بے چینی اور بے اطمینانی جب زیادہ بڑھ گئی تو امام غزالی کی کتاب ''المنقذ من الضلال'' کا اردو ترجمہ کہیں سے میسر آیا، جسے پڑھا۔ اس کتاب میں امام غزالی نے اپنی کیفیات کی کہانی تحریر کی ہے کہ کس طرح علم و فضل کے باوجود ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم جو کچھ پڑھ پڑھا رہے ہیں سب بیکار اور فضول ہے ہم جسے دینی مشغلہ کہتے ہیں وہ محض دنیا داری اور دنیا طلبی ہے یہ سب کچھ دلی سکون و اطمینان کی طرف نہیں لے جا رہا بلکہ حقیقی معرفت کی دولت سے رفتہ رفتہ مجھے محروم کر رہا ہے۔ اسی سوچ میں امام غزالی کی زبان بند ہوگئی، اشتہا بالکل

مفقود اور صحت جواب دے گئی۔ درس وتدریس کا سلسلہ محض خود فریبی ہونے لگا اور طبیعت بالکل اچاٹ ہوگئی۔ اس کیفیت میں اس قدر اضافہ ہوا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بغداد سے پیدل چل کھڑے ہوئے۔ برسوں تک صحرانوردی اور مجاہدہ کے بعد یقین کی دولت نصیب ہوئی۔ انہیں یقین ہوگیا کہ صوفیاء کا راستہ ہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر انسان سیرت واخلاق کے حوالے سے نبوت کی تقلید کاملہ اور توجہ علی اللہ کی نعمت سے فیض یاب ہوسکتا ہے۔

حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ امام غزالی کی اس کتاب نے میرے دل میں ایسا انقلاب برپا کردیا جس نے بڑی شدت سے مجھے مرشد کی تلاش کے لیے مجبور کردیا۔ میں نے بھی امام غزالی کی طرح سفر اختیار کرنے کی ٹھان لی۔ اس دوران حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''تحفۃ العشاق'' کہیں سے مل گئی۔ اسے پڑھنے کے بعد بے چینی اور عشق کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ مہینوں تک یہ معمول رہا کسی قبرستان میں چلا جاتا اور روتا رہتا۔

یہی وہ زمانہ تھا کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (مولانا رشید احمد گنگوہی) کا آفتاب رشد وہدایت پورے عروج پر تھا۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی کتابوں کے مطالعے نے اسی سلسلے کی جانب رجوع کرنے پر آمادہ کیا۔ حضرت کے خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اکثر اوقات پنجاب میں تشریف لاتے تھے اور آپ کے چند مریدین سے بھی ملاقات رہتی تھی۔ چنانچہ آپ کی ہی خدمت میں ایک خط تحریر کیا۔ جس میں بیعت کے لیے عرض کیا۔ خط کا جواب ملا۔ ''حدیث میں آتا ہے ''المستشار موتمن'' میں آپ کو لکھتا ہوں کہ میں کوئی چیز نہیں ہوں آپ میں طلب ہے مجھ میں یہ بھی نہیں آپ حضرت گنگوہیؒ کی طرف رجوع کریں''۔ اس جواب نے مجھے اور زیادہ متاثر کیا کہ اخلاص اور بے نفسی اس کو کہتے ہیں۔ حضرت ایک مرتبہ مولانا رشید احمد گنگوہی کی زیارت کرچکے تھے۔ اس لیے آپ کی شان اور مرتبے سے ناواقف نہیں تھے لیکن آپ نے یہ محسوس کیا کہ ایسے مرجع خلائق اور شہرۂ آفاق شیخ سے جو اپنی عمر کے آخری حصے میں ہیں مجھ ایسا کم مایہ اور نووارد طالب کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور کس طرح اپنی اصلاح باطن کے لیے شیخ کی خصوصی توجہ اپنی جانب مبذول کراسکتا ہے۔ آپ نے فیصلہ کیا کہ مجھے حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کا ہی دامن پکڑنا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ رائے پور حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے فرمایا جلدی کیا ہے۔ استخارہ کرلو آپ نے گھر جانا ہے گھر سے ہوآؤ پھر بیعت کرلینا۔

قادیان میں:

حضرت واپس گھر آگئے اور چند روز تک ڈھڈیاں میں قیام کیا۔ اس دوران حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کی ہدایت کے مطابق بڑی یکسوئی کے ساتھ ذکر وفکر کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ان دنوں کے بارے میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو مزہ ان دنوں میں آیا۔ پھر نہیں آیا۔ کہا کرتے کہ جو بات ان دنوں میں میسر آئی پھر کبھی نہ آئی۔ عموماً کہا کرتے ''دیکھا جو کچھ دیکھا، پایا جو کچھ پایا'' انہی دنوں میں آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ چند دن

ڈھڈیاں میں قیام کے بعد رائے پور واپس جانے کا قصد کیا تو کسی قریبی رشتہ دار کی فرمائش پر قادیان میں حکیم نور دین سے ملاقات ہوئی۔ جس کا ذکر مولانا ابوالحسن علی ندوی اپنی کتاب ''سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری'' کے صفحہ ۶۰ پر اس طرح کرتے ہیں۔

''ڈھڈیاں سے واپس رائے پور کا عزم کیا تو واپسی کے لیے کرایہ نہیں تھا اور گھر میں بھی نہیں تھا۔ آپ کے بھائی عبدالعزیز کے پاس ایک بکری تھی اس کو بیچ کر روپے حضرت کو دیئے۔ فرمایا ہم نے تو نیت کر لی تھی کہ پیدل ہی رائے پور جائیں گے مگر بھائی نے احسان کیا اور ہم جلد ہی رام پور پہنچ گئے۔

رائے پور کا قصد فرمایا تو چچا زاد بھائی مولوی سعداللہ کے بیٹے مولوی امام دین نے جو بیمار تھے فرمائش کی کہ راستے میں حکیم نور دین کو دکھاتے چلو، والد صاحب کے شاگرد حافظ روشن دین ساتھ تھے آپ کے ایک ساتھی مولوی صدیق جو اہل حدیث تھے وہ آپ کے ساتھ دہلی میں اکٹھے رہے تھے۔ حکیم صاحب سے آپ کا ذکر کیا تھا اور تعارف کرایا تھا کہ آپ کے استادوں کے خاندانوں میں سے ہیں۔ حکیم نور دین نے لکھا بھی کہ تم ایک مرتبہ مرزا کے پاس آ جاؤ۔ غرض آپ قادیان گئے اور سات آٹھ روز تک حکیم صاحب کے ہی مہمان رہے۔ ایک مرتبہ راقم السطور کے اس سوال پر کہ حکیم صاحب مخلص تھے؟ آپ نے قادیان کے سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے تفصیل سے اس کا قصہ سنایا، ارشاد فرمایا:

''مولوی عبدالرحمٰن کے والد امام الدین جب بیمار ہوئے تو مجھ سے کہا کہ مجھے حکیم نور دین کے پاس لے چلو، میں لے گیا، عصر کے بعد ان کی عام مجلس ہوا کرتی تھی قسم قسم کے لوگ آتے، پوچھتے پاچھتے رہتے۔ جب تنہائی ہوئی تو میں نے پوچھا کہ آپ جو کہتے ہیں کہ حق صرف ہمارے ہی پاس ہے اور باقی سب باطل ہیں اور قرآن ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے تو اس کی کیا دلیل ہے کہ آپ ہی حق پر ہیں؟ اور دوسرے باطل پر۔ انہوں نے کہا کہ مجھے تو مرزا نے کہا تھا کہ آریوں اور عیسائیوں کے رَد میں کتاب لکھو میں نے لکھی۔ میرا سلوک تو اسی طرح سے طے ہو گیا تو میں نے کہا کہ انوار تو دوسروں کو بھی نظر آتے ہیں حتیٰ کہ ہندوؤں کو بھی' وہ خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کہا ہم سے مکالمۂ باری ہوتا ہے اس پر میں خاموش ہو گیا' کیونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ دوسروں کو مکالمۂ باری ہوتا ہے یا نہیں۔ میں چونکہ رائے پور سے ہو کر آیا تھا میں نے اتنا کہا کہ تم حق پر ہو یا نہ ہو بہرحال جس شخص کو میں نے دیکھا وہ ضرور باطل پر نہیں ہے۔ یقیناً حق پر ہے۔ میں نے حضرت (شاہ عبدالرحیم قدس سرہ) کو قرآن مجید پڑھتے بھی دیکھا تھا۔ تہجد میں طویل تلاوت فرماتے تھے۔ کبھی رو رہے ہیں۔ جب عذاب کا ذکر آتا تو رو رو کر استغفار پڑھتے ہاتھ جوڑ رہے ہیں اور سکوت ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے کہ دوسروں کے دل میں قرآن ہی نہیں اُترا۔ اگر میں نے حضرت کو نہ دیکھا ہوتا تو قادیانی بن گیا ہوتا''۔ حکیم نورالدین کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کچھ کچھ وقفے کے بعد بڑے درد سے **لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین** اس طرح پڑھتے کہ دل کھنچتا تھا۔ مجھے خیال ہوتا کہ ان کو ایسی رقت اور انابت ہوتی ہے یہ کیسے ضلالت پر ہو سکتے ہیں؟ مگر اس

کے ساتھ دل میں آتا کہ میں اللہ کے جس بندے کو دیکھ کر آیا ہوں ۔ اگر اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے اور یقیناً ہے تو اس کو ضلالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اس سفر میں مرزا سے ملاقات ہوئی۔ فرماتے تھے کہ میں ان کے امام کے پیچھے بھی نماز پڑھتا تھا اور اپنی الگ بھی پڑھتا تھا۔

قادیان میں چند روز قیام کے بعد آپ کے ساتھی واپس چلے گئے اور آپ سہارن پور کے لیے روانہ ہوئے ۔ رخت سفر اس قدر مختصر تھا کہ ٹکٹ کے علاوہ پاس کچھ نہیں تھا۔ لیکن راستے میں کھانا کھانے کی نوبت ہی نہ آئی ۔ جب سہارن پور پہنچے تو کھانا کھایا ۔ دو چار وقت گزر چکے تھے سہارن پور میں کسی سے ملاقات کئے بغیر آپ پیدل ہی رائے پور روانہ ہو گئے منہ کا مزہ انتہائی تلخ ہو چکا تھا۔ راستے میں آپ کہتے ہیں کہ ایک مسجد میں ذرا رکے اور وہاں پر آرام کیا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا یہاں سے کہاں جاؤ گے؟ جواب میں آپ نے کہا کہ مسافر ہیں اِدھر سے آئے اُدھر کو چلے جائیں گے۔ آپ سے کیا؟ آخر حضرت کی خدمت میں بخیریت پہنچ گیا۔

حضرت نے مجھ سے ذکر کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا حضرت میں تو غبی ہوں ۔ میرے اندر کچھ نہیں ہے ۔ پھر جو کیفیت پائی عرض کی ۔ فرمایا الحمدللہ۔ اسی کیفیت میں بیعت سے مشرف ہوئے اور قیام کا ارادہ فرمالیا۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کے پیچھے کتنے لوگ ہیں جواب میں حضرت عبدالقادر رائے پوری نے فرمایا والدہ ہیں، بیوی، دو بھائی اور دو بہنیں ۔ فرمایا یہ تو بڑا کنبہ ہے ۔ ہمارا تو جی چاہا تھا کہ ہم اکٹھے رہتے ۔ عرض کیا کہ سب کے ہوتے ہوئے بھی میرا کوئی نہیں ہے ۔ میں تو یہ نیت کر کے آیا ہوں کہ ساتھ ہی رہوں گا۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ مناسب موقع دیکھ کر میں نے اپنے حضرت قدس سرہٗ سے عرض کیا کہ قادیانی انوار کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ ان کو نماز وغیرہ میں بہت حالات و کیفیات پیش آتے رہتے ہیں اور گریہ وخشیت کا غلبہ ہوتا ہے اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت سنبھل کر بیٹھ گئے اور جوش سے فرمایا مولوی صاحب سنو

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی

حضرت اس کی تشریح فرمانا چاہتے تھے ۔ حضرت بس میں سمجھ گیا۔ اس کے بعد اس مسئلہ میں کبھی کوئی کھٹک نہیں ہوئی ۔

ضلالت کی صورت میں بھی جو لوگ مجاہدے اور محنت میں لگے رہتے ہیں ۔ ان کیلئے بھی ایسی صورتیں اور آثار ظاہر ہوتے ہیں جن سے ان کو اپنے مسلک کی تائید اور اس پر اطمینان حاصل ہوتا ہے اور اس میں اور زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں ۔ اسی کا نام قرآن مجید کی اصطلاح میں استدراج بھی ہے ۔ اس لیے محض کشوف و انوار اور کیفیات و آثار حقانیت کا معیار نہیں ۔ اصل معیار کتاب و سنت اور مسلکِ سلف سے مطابقت ہے ۔

جاری ہے

زبان میری ہے بات اُن کی

ساغر اقبالی

- ریٹائرڈ فوجی افسر چلے ہوئے کارتوس ہیں۔ (پرویز مشرف)

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

- پنجاب میں گورنر راج ختم اور مسلم لیگ ن سے تعاون کا اعلان۔ (صدر زرداری کا پارلیمنٹ میں خطاب)

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

- صدر پاکستان کو تنقید کا نشانہ بنانا جمہوریت کے لیے ٹھیک نہیں۔ (وزیر اطلاعات)

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ!

- افتخار چودھری کے علاوہ تمام مطالبات ماننے کو تیار ہوں۔ (زرداری)

میں تو چیف جسٹس ڈوگر کی ریٹائرمنٹ کا انتظار کر رہا تھا۔ (زرداری)

- زرداری نے اپنے اقدامات کی وجہ سے پیپلز پارٹی کو غیر مقبول کر دیا۔ (صنم بھٹو)

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

- ملتان: جلال باقری قبرستان میں دوبارہ تجاوزات قائم۔ (ایک خبر)

مُردوں کی ہڈیوں پر کوٹھیاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔

- چیف جسٹس موجود ہیں کسی اور کی بحالی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (مشیر داخلہ رحمٰن ملک)

اور پھر تلوار ٹوٹ گئی!

- عدلیہ کی بحالی کے بعد سلمان تاثیر اور رحمٰن ملک نے چپ سادھ لی۔ (ایک خبر)

یاں لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں اک خامشی بس ترے جواب میں

- اوباما کی طرف سے دنیا کو امن کا پیغام۔ (ایک خبر)

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ　　دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

- راؤ قمر سلیمان نے پاک فضائیہ کی کمانڈ سنبھال لی۔ (ایک خبر)

صحرا است کہ دریا است، تہ بال و پر ما است

ادارہ

اخبار الاحرار

متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی کا اجلاس، اسلام آباد:

اسلام آباد (۲۶ر فروری) متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان نے تحفظ ختم نبوت کے لیے رائے عامہ کو منظّم اور قادیانی سازشوں کے تعاقب کے لیے رابطہ عوام مہم کو تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ'' متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں کیا گیا جو مولانا زاہد الراشدی اور ڈاکٹر فرید احمد پراچہ کی زیر صدارت جامع مسجد سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) آئی ٹن ٹو اسلام آباد میں منعقد ہوا اور اس میں عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا عبدالرؤف فاروقی، قاری عبدالوحید قاسمی، مولانا مفتی مجیب الرحمٰن، مولانا شمس الرحمٰن معاویہ، سید عتیق الرحمٰن شاہ کاشمیری، قاری محمد رفیق وجھوی، میاں محمد اویس، حافظ سجاد قمر، سید محمد بلال، سیف اللہ خالد، محمد اسحٰق، مولانا عبدالخالق، قاری محمد ادریس، مولانا شاکر محمود، عبدالرزاق حیدری، مولانا محمد مقصود کشمیری، عبدالواحد سجاد، محمد ریاض احمد، تنویر عالم فاروقی، عطاء محمد، میاں محمود الحسن معاویہ، قاری محمد یونس صدیقی، قاری ولی محمد، قاضی سردار علی اعوان، محمد عبداللہ، ابوطلحہ غلام مصطفیٰ عابد اور دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں لاہور چیچہ وطنی، فیصل آباد اور الہ آباد سمیت ملک کے مختلف حصوں میں توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پے در پے دلخراش واقعات کی پرزور مذمت کی گئی اور قانون کی عمل داری نہ ہونے پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ان واقعات کے پس منظر میں قادیانی اور لادین دشمن لابیاں سرگرمِ عمل ہیں جبکہ حکومتی حلقے دین دشمن اور قادیانی جیسی لابیوں کی پشت پناہی کررہے ہیں۔ پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حدود آرڈیننس کو بھی پرویز مشرف کے دور میں تبدیل کیا گیا اور سید مشاہد حسین نے عالمی اداروں کو یقین دلایا تھا کہ انتخابات کے بعد قانون توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ بھی ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نئی سیاسی افراتفری کی فضا میں پہلے سے زیادہ تعداد میں ارکان اسمبلی کو خریدا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے قوانین کو سبوتاژ کرنے کے لیے مقتدر حلقے اور عالمی ادارے مشترکہ سازشیں کررہے ہیں۔ ان سازشوں کے سد باب کے لیے تمام دینی حلقوں کو مشترکہ جدوجہد کو منظّم کرنا چاہیے۔ جماعتِ اسلامی پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ فوج سمیت کئی ادارے قادیانی سازشوں کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ عدلیہ میں ہونے والے فیصلے سیاسی بنیادوں پر ہو رہے ہیں۔ اس نئی سیاسی افراتفری سے بھی قادیانی فائدہ اٹھانے کی ضرور کوشش کریں گے۔ انھوں نے کہا کہ جماعتِ اسلامی متحدہ تحریکِ ختم نبوت کی جدوجہد کی مکمل تائید وحمایت جاری رکھے گی۔ مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ تحریکِ ختم نبوت کے تاریخی عمل اور تسلسل کو جاری رکھنے کے لیے متحدہ تحریکِ ختم نبوت کا پلیٹ فارم تمام مکاتبِ فکر کی نمائندگی کر رہا ہے، اسلام

اور وطنِ عزیز کے خلاف بڑھتی ہوئی قادیانی ریشہ دوانیوں کے تعاقب کے لیے ہر سطح پر بیداری پیدا کی جائے۔ انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کے رابطہ سیکرٹری قاری محمد رفیق وجھوی نے کہا کہ نئی نسل کو عقیدۂ ختم نبوت سے روشناس کرانے کے لیے تربیتی ورکشاپس کی ضرورت ہے۔ راولپنڈی، اسلام آباد اور آزاد کشمیر کے علماء کرام نے کہا کہ فتنہ ارتدادِ مرزائیہ کے سد باب کے لیے ہم اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے ۱۱/اپریل کو بادشاہی مسجد لاہور میں ''کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کے اعلان کا خیر مقدم کیا گیا اور اس کانفرنس کو بھرپور طور پر کامیاب بنانے کے لیے تمام حلقوں سے پُر زور اپیل کی گئی۔ اجلاس میں مولانا مفتی مجیب الرحمٰن (راولپنڈی) کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو راولپنڈی میں ''کل جماعتی ختم نبوت کنونشن'' کے جملہ انتظامات کرے گی۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ رابطہ کمیٹی سیاسی زعماء اور مقتدر حلقوں کو قادیانی سازشوں سے باخبر کرنے کا اہتمام کرے گی۔ اعلان کیا گیا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہفتوں میں گوجرانوالہ اور راولپنڈی، اسلام آباد میں ''کل جماعتی ختم نبوت کنونشنز'' منعقد کیے جائیں گے جبکہ طے پایا کہ ۷/مئی کو ساہیوال میں کنونشن کا انعقاد ہوگا۔

''ختم نبوت ریفریشر کورس'' لاہور

لاہور (۲۸/فروری) مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ربانی والٹن لاہور کینٹ میں ایک روزہ ''ختم نبوت ریفریشر کورس'' کے مقررین نے کہا کہ ختم نبوت اور قادیانیوں کے حوالے سے بنائے گئے قوانین کو بعض نادیدہ قوتیں ختم کرانے کے لیے درپردہ خطرناک سازشیں کر رہی ہیں اور جو کھیل کھیلا جا رہا ہے وہ ملکی سلامتی و وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے مترادف ہے۔ مذہبی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ غیر مسلموں کو دعوت دینے کے اسلوب میں مثبت تبدیلی پیدا کریں اور قادیانیوں کی اسلام و وطن دشمن سرگرمیوں کو مانیٹر کرنے کا اہتمام کریں۔

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی جماعت یہود و نصاریٰ کی پشت پناہی کے باوجود اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں کا حصہ نہیں بنا سکی، انھوں نے کہا کہ قادیانیوں کو اپنے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کا ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ جائزہ لے کر حقیقت کی طرف آنا چاہیے۔ انھوں نے دینی حلقوں پر زور دیا کہ وہ اپنے دعوتی اسلوب کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک اسوہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ شہداء ختم نبوت کے مقدس خون کے صدقے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اعلیٰ عدالتوں نے قادیانیوں کے خلاف فیصلے صادر کیے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی اپنی آئینی حیثیت تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور ۱۹۷۴ء کے پارلیمنٹ کے فیصلے اور ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ قادیانیوں کی سرگرمیاں دہشت گردی کا موجب ہیں، پاکستان کے ایٹمی راز قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے امریکہ کو فراہم کیے۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے کہا تھا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے''۔ جمعیت علماء اسلام

پنجاب (س) کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدے کا تحفظ پوری امت پر فرض ہے۔ قادیانی فتنہ ارتدادی سرگرمیوں کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اس صورتحال میں تمام دینی قوتوں کو اتحاد و ہم آہنگی کے ذریعے قادیانی فتنے کا تدارک کرنا چاہیے۔ جامع مسجد احرار چناب نگر کے خطیب مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ قادیانی دجل و فریب کے ذریعے امت کے چودہ سو سالہ اجماعی عقیدے کے خلاف بغاوت پیدا کر رہے ہیں۔ لوگوں کو قادیانی دھوکے سے بچانا ہماری ذمہ داری ہے۔ جامع مسجد ڈیفنس لاہور کے خطیب مولانا سرفراز احمد اعوان نے کہا کہ دنیا کے تمام مسلمانوں کے نزدیک قادیانیت اسلام سے خارج ہے اور پارلیمنٹ اور عدالتی فیصلوں کے علاوہ کئی ممالک قادیانیوں پر پابندی عائد کر چکے ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی نشریات قاری محمد یوسف احرار نے کہا کہ اسلام اور قادیانیت دو متضاد چیزیں ہیں، نئی نسل کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و حقیقت سے روشناس کرانے کے لیے تربیتی و تعلیمی سیمینار کی ضرورت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔

☆☆☆

راولپنڈی (۲ر مارچ) عبداللطیف خالد چیمہ ۲ر مارچ کو راولپنڈی پہنچے اور سپریم کورٹ میں ساہیوال کے مشہور مقدمہ (جس میں قادیانیوں نے قاری بشیر احمد حبیب اور اظہر رفیق کو شہید کر دیا تھا) کے سلسلہ میں پیش ہوئے۔ علاوہ ازیں انھوں نے مولانا مفتی مجیب الرحمٰن، جناب سیف اللہ خالد اور مفتی عمر فاروق سے راولپنڈی و اسلام آباد کے مجوزہ ''کل جماعتی ختم نبوت کنونشن'' کے سلسلہ میں مشاورت کی۔

☆☆☆

سیالکوٹ (۲ر مارچ) جامع مسجد سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ' نیکو پورہ سیالکوٹ میں بعد نمازِ عشاء سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس حافظ عبدالصبور کی میزبانی میں منعقد ہوئی۔ جس میں قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری اور عبداللطیف خالد چیمہ کے علاوہ دیگر حضرات نے خطاب کیا۔ مقامی احرار کارکن محمد اشرف اور امجد حسین نے احرار رہنماؤں کے دورے کے کامیاب بنانے کے لیے بھرپور تعاون کیا۔ گوجرانوالہ سے قاری محمد سلیم نے سیالکوٹ پہنچ کر پروگرام کو خصوصی وقت دیا۔ ۳ر مارچ کو حضرت شاہ جی اور عبداللطیف خالد چیمہ نے ساتھیوں کے ہمراہ سالار عبدالعزیز مرحوم اور خالد عبدالعزیز مرحوم کے گھر تشریف لے گئے۔ بعد ازاں ممتاز محقق و مصنف جناب حکیم محمود احمد ظفر کے ہاں بھی تشریف لے گئے۔ اس اثناء میں عبداللطیف خالد چیمہ نے تحریکِ ختم نبوت کے مشہور رہنما جناب پروفیسر شجاعت علی مجاہد سے ملاقات کی اور سیالکوٹ اور گرد و نواح میں قادیانی سرگرمیوں کے سدباب کے لیے ضروری مشورے کیے۔ اسی دن دوپہر کے وقت قائدین احرار اگوکی میں قاری مسعود احمد سعادت کی خصوصی دعوت پر مدرسہ تبلیغ القرآن تشریف لے گئے، جہاں دینی و سیاسی کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے ملاقات کی اور موجودہ صورتحال کے حوالے سے تبادلۂ خیال ہوا۔ بعد ازاں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ (مکہ مکرمہ) کے مرکزی رہنما مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ کے برادرِ خورد کی دعوت پر ان

کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت پیرجی مدظلہ چناب نگر روانہ ہوگئے جبکہ عبداللطیف خالد چیمہ نے گوجرانوالہ میں حافظ محمد آصف سلیم کے ہمراہ محترم عثمان عمر ہاشمی سے ملاقات کی۔

☆☆☆

لاہور (۲؍مارچ) انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ پاکستان کے امیر اور رکن پنجاب اسمبلی مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دے کر وزیر اعلیٰ پنجاب نے چنیوٹ کے عوام کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے۔ اس سے علاقے کی تعمیر و ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی اور تحریک ختم نبوت کے کام کو مزید منظم کرنے کے مزید مواقع میسر آئیں گے۔ وہ دفتر مرکزیہ مجلس احرار اسلام نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں اپنے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ سے خطاب کر رہے تھے۔ اجلاس میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، میاں محمد اویس، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، چودھری محمد اکرام، ملک محمد یوسف، یاسر عبدالقیوم، جمعیت علماء اسلام پنجاب (س) کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی، اہلسنت والجماعت پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا شمس الحق معاویہ، ورلڈ پاسبان ختم نبوت کے سربراہ علامہ محمد ممتاز اعوان سمیت متعدد شخصیات نے شرکت کی۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے عشائیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں اسمبلی کے اندر اور اسمبلی سے باہر تحریک ختم نبوت کی جدوجہد جاری رکھوں گا اور قادیانی ریشہ دوانیوں کے حوالے سے آواز بلند کرتا رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ارتداد کا راستہ روکنے کے لیے مجلس احرار اسلام بھرپور کردار ادا کر رہی ہے اور تمام مکاتب فکر پر مشتمل تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی نے جس جدوجہد کا آغاز کیا ہے، وہ بہت خوش آئند ہے۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ ملکی بحران اور گھمبیر صورتحال کے پیچھے قادیانی سازشیں کام کر رہی ہیں۔ اس سے ملکی سلامتی کے حوالے سے خطرات بڑھ رہے ہیں۔

''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' لاہور:

لاہور (۲؍مارچ) مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام شہداء ختم نبوت کی یاد میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملکی استحکام اور سلامتی کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں، ملک کے موجودہ سیاسی بحران میں بھی قادیانی ہاتھ کارفرما ہیں۔ حکمران' امریکی احکام کی تعمیل میں کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو مسلط کر رہے ہیں۔ آئین کی پاسداری، آزاد عدلیہ کی بحالی اور انصاف کی فراہمی حکومت کا بنیادی فریضہ ہے۔ جب تک ملک میں قانون کی حکمرانی نہیں ہوتی امن قائم نہیں ہوگا۔

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ شریعت کا نفاذ صرف سوات کے عوام کا مطالبہ نہیں، پاکستان کے تمام عوام کا مطالبہ ہے۔ قادیانی پاکستان میں محض اپنی سیاسی بالادستی کے خواہشمند ہیں۔ وہ امریکی و برطانوی آقاؤں کے اشاروں پر چل کر پاکستان کی نظریاتی بنیادیں مسمار کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں ہمارا نقطۂ نظر وہی ہے جو علامہ اقبال اور ذوالفقار علی بھٹو کا تھا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت قادیانیت نوازی بند کرے۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ استعماری قوتیں آئین میں قادیانیوں کی طے شدہ حیثیت ختم کرانا چاہتی ہیں۔حکمران' امریکی آقاؤں کے اشارے پر قادیانیوں کو سپانسر کررہے ہیں ملک بچانا ہے تو حکمران' قادیانیوں کو نکیل ڈالیں، ہم قادیانیوں کو اپنی اقلیتی حیثیت سے تجاوز نہیں کرنے دیں گے۔اراکین مجلس احرار اسلام ملک بھر میں ختم نبوت کانفرنسز منعقد کر کے عوام کو قادیانی سازشوں سے آگاہ کریں گے۔

جماعتِ اسلامی پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر فرید پراچہ نے کہا کہ قادیانی' پاکستان کی سلامتی اور دفاع کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں، وہ خاکم بدہن پاکستان کو مٹانے کی سازشیں کررہے ہیں۔حکمران لوٹی ہوئی دولت بچانے اور شخصی اقتدار کے کھیل میں مصروف ہیں۔موجودہ بحران ختم نہ ہوا تو ملک کو ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔جماعت اسلامی تحریک ختم نبوت میں مجلس احرار کے شانہ بشانہ جدوجہد کرے گی۔تحریکِ انصاف کے مرکزی نائب صدر اعجاز احمد چودھری نے کہا کہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد اور امت کی وحدت کی ضمانت ہے۔تحریکِ انصاف' ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہر قربانی دے گی۔خاکسار تحریک کے قائد حمیدالدین المشرقی نے کہا کہ حکمران ملک کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اور قادیانی گروہ ان کے سائے میں پل رہا ہے۔پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہمارا آئینی اور دینی حق ہے ہم اس سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گے۔مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے میاں محمد نعمان نے کہا کہ مسلم لیگ' تحریک ختم نبوت میں دینی جماعتوں کے ساتھ ہے۔کانفرنس سے سید محمد کفیل بخاری، پیر سیف اللہ خالد، مولانا محمد مغیرہ، شمس الرحمٰن معاویہ، قاری محمد یوسف احرار اور علامہ ممتاز اعوان نے بھی خطاب کیا۔

☆☆☆

ملتان (۱۳/ مارچ) مجلس احرار اسلام ملتان کے رہنما شیخ حسین اختر لدھیانوی نے چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس ملتان پہنچنے کے بعد کہا کہ ہم جب تک زندہ ہیں ختم نبوت کا پیغام گمراہ انسانوں تک پہنچاتے رہیں گے۔ہم قادیانیوں کو محبت اور سلامتی اور دعوتِ اسلام کا پیغام دیتے رہیں گے۔جب تک زندگی ہے اپنا مشن جاری و ساری رکھیں گے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین ختم نبوت کا علاج جہاد سے کیا۔ہم مرزا مسرور سمیت تمام قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیتے ہیں۔قادیانی کفر چھوڑ کر جھوٹے عقائد سے توبہ کر کے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں تو ہم ان کو گلے سے لگانے کے لیے تیار ہیں۔قادیانی ملک اور اسلام کے لیے ناسور ہیں اور ملکی سلامتی کے لیے زبردست خطرہ ہیں۔قادیانی بھارت اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔۶۰۰ قادیانی اسرائیلی فوج میں شامل ہو کر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔قادیانی اسلام دشمن ممالک کے لیے جاسوسی کا بہت بڑا اڈہ ہیں۔انھوں نے کہا کہ حکومت قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مشتمل اِن کیمرہ کارروائی کو اوپن کیا جائے تاکہ قادیانی الزامات کا سدِباب کر کے حقائق کو منظر عام پر لایا جاسکے۔حکومت فوج اور سول سروس کے اداروں سے کلیدی عہدوں پر مسلط قادیانیوں کو فوراً برطرف کرے۔قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے، امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کرایا جائے۔

چیچہ وطنی (پ ر) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری اور قاری محمد یوسف احرار نے کہا ہے کہ افتخار محمد چودھری اور دیگر ججوں کی بحالی کے اعلان سے پرویزی باقیات کو ضرب کاری لگی ہے۔ وکلاء اور سیاسی جماعتوں کی جدوجہد اور عوام کا فوری پریشر رنگ لایا ہے۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ اللہ کرے اِس سے خیر غالب ہو اور دستور کی بالادستی اور عدلیہ کی آزادی یقینی بن جائے، مجلس احرارِ اسلام اور تحریکِ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ دینی و سیاسی قوتوں اور وکلاء کو آئین کی اسلامی دفعات خصوصاً تحفظِ ختم نبوت کے حوالے سے بنائے گئے قوانین کے دفاع کے لیے بھی اپنا مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ احرار رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ لال مسجد کے شہداء کے قاتل پرویز مشرف کو گرفتار کر کے قتلِ عمد کا مقدمہ چلایا جائے اور مولانا عبدالعزیز کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (پ ر) تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام ۲ را پریل جمعرات بعد نمازِ عشاء چیچہ وطنی کی جامع مسجد میں ہونے والی ''سالانہ ختم نبوت کانفرنس'' کے انتظامات کے سلسلہ میں دفتر احرار میں ایک مشاورتی اجلاس احرار کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ کی زیر صدارت منعقد ہُوا اجلاس کو بتایا گیا کہ کانفرنس قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت منعقد ہوگی جبکہ کانفرنس کے مہمان خصوصی صاحبزادہ رشید احمد مدیر مرکز سراجیہ لاہور ہوں گے۔ کانفرنس میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان، جماعتِ اسلامی پاکستان کے نائب امیر حافظ محمد ادریس، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، مجلس احرارِ اسلام کے رہنما سید محمد کفیل بخاری، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا عبید الرحمٰن ضیاء، محمد متین خالد، مولانا ضیاء الرحمٰن آزاد، عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی، اہلسنت والجماعت پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا شمس الرحمٰن معاویہ اور دیگر رہنما خطاب کریں گے۔ اجلاس میں افتخار محمد چودھری سمیت تمام ججز کی بحالی کا خیر مقدم کیا گیا اور اس کامیابی پر وکلاء اور سیاسی جماعتوں کی پُرامن جدوجہد کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے اجلاس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے دینی و سیاسی جماعتوں اور وکلاء رہنماؤں کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ بعض مقتدر حلقے قانون تحفظِ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قانون تحفظِ ختم نبوت کو ختم کرانے کی خطرناک سازشیں کر رہے ہیں۔ لہٰذا تمام محبّ وطن حلقے آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ کے سلسلہ میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں اور ملک و ملت کے خلاف قادیانی اور قادیانی نواز عناصر سے خبردار رہیں۔ حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر اور مولانا منظور احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ کی بحالی کے لیے وکلاء اور دیگر طبقات نے جس صبر و استقامت کے ساتھ تحریک کو آگے بڑھایا یہ اپنی مثال آپ ہے اور رائے عامہ نے جس بیداری کا مظاہرہ کیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اپنے غصب شدہ حقوق کی بحالی کے لیے پہلے سے زیادہ باشعور ہو چکے ہیں اور میڈیا نے اس تحریک میں شاندار کردار ادا کیا ہے۔

چیچہ وطنی (۱۷/ مارچ) مختلف دینی جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں نے کہا ہے کہ وکلاء برادری نے عدلیہ کی بحالی اور قانون کی بالادستی کے لیے جو جنگ جیتی ہے پوری دنیا میں اس کا خیر مقدم کیا جارہا ہے۔ دینی جماعتیں وکلاء کی اس تاریخی اور صبر آزما جہدِ مسلسل کو سلام پیش کرتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار دفتر مجلس احرارِ اسلام چیچہ وطنی میں ممتاز عالم دین پیر سیف اللہ خالد (مدیر جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور) کی صدارت میں منعقدہ اجلاس کے مقررین نے کیا۔ پیر سیف اللہ خالد، مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد یونس حسن، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، مولانا محمد انور (لاہور)، قاری محمد قاسم، حافظ حبیب اللہ رشیدی، حافظ حکیم محمد قاسم، قاضی عبدالقدیر، حافظ حکیم حبیب اللہ چیمہ، شاہد حمید اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ مجلس احرارِ اسلام اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ آئین کی بالادستی کے لیے وکلاء کی پُر امن جدوجہد کی تائید وحمایت جاری رہے گی اور وکلاء میں تحفظِ ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ''ختم نبوت لائرز فورم'' قائم کیا جائے گا۔ اجلاس میں اِس امر پر تشویش کا اِظہار کیا گیا کہ لاہور، چیچہ وطنی، لیہ، کمالیہ، فیصل آباد سمیت کئی شہروں میں توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور توہینِ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہ) کے دلخراش واقعات کے ملزمان اور ان کے پشت پناہ حلقوں کے خلاف قانونی وعدالتی کارروائی پر سرکاری انتظامیہ اثر انداز ہو کر مقدمات کو غیر مؤثر کر رہی ہے جس سے عوام میں غم وغصہ بڑھ رہا ہے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قانون تحفظِ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔

''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' جھنگ:

جھنگ (۲۱/ مارچ) تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام مدرسہ ختمِ نبوت دارالسکینہ روڈ عمر کالونی جھنگ میں منعقدہ ''ختم نبوت کانفرنس'' کے مقررین نے اِس عزم کا اِظہار کیا ہے کہ فتنۂ قادیانیت کے مکمل خاتمے تک اپنی پُر امن جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ تحفظِ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تحفظ ختمِ نبوت کے حوالے سے سیاسی وابستگیوں سے ہٹ کر سیاسی جماعتوں اور سیاسی قائدین کو بھی اپنا مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ امیر احرار جھنگ مولانا میاں عبدالغفار سیال کی زیر صدارت منعقدہ کانفرنس سے مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے نائب امیر قاری شبیر احمد عثمانی، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مبلغ مولانا غلام حسین، مولانا شاہد منیر عباسی، قاری اصغر عثمانی اور متعدد دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی عبداللطیف خالد چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا پیغام یہ ہے کہ ہم قیام ملک کے اصل مقصد ''اسلامی نظام کے عملی نفاذ'' کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں وقف کردیں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں کے سامنے بند باندھیں۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی نہ صرف مذہبی طور پر ایک دہشت گرد گروہ کا نام ہے بلکہ سیاسی طور پر بھی قادیانی گروہ نے عالمِ اسلام کے خلاف گھناؤنا کردار ادا کیا ہے اور یہود ونصاریٰ کے مُہرے کے طور پر قادیانیوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے یہ حربہ اختیار کیا۔ انھوں نے کہا کہ شہداءِ ۱۹۵۳ء نے اپنے مقدس خون سے قربانی وایثار کی

ایک نئی تاریخ رقم کی اور پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچالیا۔انھوں نے کہا کہ علامہ اقبال مرحوم نے قادیانیت کو ملتِ اسلامیہ سے الگ کرنے کا مطالبہ کیا۔تمام مکاتب فکر نے تحریکِ ختمِ نبوت کو جلا بخشی اور مجلسِ احرارِ اسلام نے تمام دینی قوتوں کے لیے ۱۹۵۳ء میں ''کل جماعتی مجلسِ عمل تحفظِ ختمِ نبوت'' کے نام سے ایک مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کیا ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو قومی اسمبلی میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔انھوں نے کہا کہ بھٹو نے کہا تھا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہی مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔'' انھوں نے کہا کہ ہمارے ایٹمی اثاثے قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے امریکہ کو فراہم کیے۔انھوں نے کہا کہ ایوانِ صدر اور گورنر ہاؤس پنجاب کو بھٹو کے نظریات کا مرکز بنانے کی بجائے قادیانی سرگرمیوں کے گڑھ بنا دیا گیا ہے۔مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کی اساس ہے۔نوجوان نسل کو اس عقیدہ کی اہمیت سے روشناس کرانے کے تربیتی کورسز کی ضرورت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ بعض سیاست دان اور مقتدر حلقے امتناع قادیانیت ایکٹ جیسی اسلامی دفعات کو ختم کرنے کے لیے سازشیں کررہے ہیں۔مولانا میاں عبدالغفار سیال نے کہا کہ شہداءِ ختمِ نبوت کے مشن کی تکمیل تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔مولانا غلام حسین نے کہا کہ جدید وقدیم فتنوں کے خلاف نئی صف بندی کی ضرورت ہے۔قاری محمد اصغر عثمانی نے کہا کہ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ پر پوری دنیا کا اجماع ہے اور تمام مکاتبِ فکر فتنۂ ارتدادِ مرزائیہ کے خلاف ایک ہی رائے رکھتے ہیں۔کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی جماعت کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر خلاف قانون قرار دیا جائے ،مرتد کی سزا نافذ کی جائے ،سول اور فوج کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے روزنامہ ''الفضل'' سمیت تمام قادیانی رسائل وجرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں۔

''ختم نبوت سیمینار'' ٹوبہ ٹیک سنگھ:

ٹوبہ ٹیک سنگھ (۶/ مارچ) متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی کے کنوینیر اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ بھٹو مرحوم کی سیاسی کمائی کھانے والی پیپلز پارٹی کو تحفظِ ختمِ نبوت کے سلسلہ میں بھٹو مرحوم کے تاریخی کردار سے غداری نہیں کرنی چاہیے شہداءِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء نے اپنے مقدس خون سے فتنۂ ارتداد کے سامنے بند باندھا تھا۔وہ مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام ڈسٹرکٹ پریس کلب ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں منعقدہ ''ختمِ نبوت سیمینار'' سے خطاب کررہے تھے۔حافظ محکم الدین ،میاں عبدالباسط ایڈووکیٹ ،مولانا منظور احمد، قاری محمد اصغر عثمانی اور حافظ بشیر احمد عثمانی نے بھی خطاب کیا۔عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے رہنما قاضی فیض احمد مجلس احرارِ اسلام کے رہنما حافظ محمد اسماعیل اور متعدد دینی وسیاسی اور سماجی وصحافتی شخصیات بھی اس موقع پر موجود تھیں۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ایٹمی اثاثے اور ملک کے نظریاتی تشخص کو شدید خطرات لاحق ہیں ،بعض مقتدر حلقے ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تحفظِ ختمِ نبوت سے متعلقہ قوانین کو سبوتاژ کرنے کی خطرناک سازشیں کررہے ہیں۔انھوں نے کہا کہ ختمِ نبوت کا محاذ پہلے بھی قائم تھا اور ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی قائم رہے گا۔پوری امت کا عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ پر اجماع ہے۔انھوں

نے کہا کہ نئی نسل کو عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کی تاریخ سے آگاہ کرنے کے لیے تمام مذہبی طبقات کو اہتمام کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ بھٹو مرحوم نے کہا تھا کہ'' قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔'' عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانیوں کے سیاسی کردار اور ملک دشمنی کے واقعات سے قوم کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے اور میڈیا اور تعلیم و تربیت جیسے محاذوں پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ قاری محمد اصغر عثمانی اور دیگر مقررین نے کہا کہ شہداءِ ختمِ نبوت کا مشن جاری رہے گا ہماری منزل اسلام کا عملی نفاذ ہے۔ علاوہ ازیں جامع مسجد صدیقیہ کمالیہ میں شہداءِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کی یاد میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانی نئے سیاسی بحران سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کررہے ہیں۔ ان دنوں بعض سرکاری محکموں کے اعلیٰ عہدوں پر قادیانی بھرتی میں تیزی آئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کے مقدس خون کا صدقہ ہے کہ قادیانی اسمبلی کے فلور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ کو فراہم کیے۔ اب بھی پاکستان کے ایٹمی اثاثے خطرے میں ہیں اور ملکی سلامتی کے خلاف لادین لابیاں اور قادیانی بعض سیاسی قوتوں کا سہارا لے کر خطرناک سازشوں میں مصروف ہیں۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ قانون تحفظِ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے اور مختلف مقامات پر توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور توہینِ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے مرتکبین کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔

☆☆☆

لاہور (۷؍مارچ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے لیے رحمت بن کر آئے۔ ان خیالات کا اظہار تحریک طلباءِ اسلام لاہور کے رہنما حافظ محمد سلیمان نے دفتر احرار لاہور میں منعقدہ ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس'' سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہر دور میں ناکام و نامراد ہے۔ انھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قانون توہین رسالت پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ کانفرنس سے محمد عبداللہ، محمد اکرام اور محمد صدیق نے بھی خطاب کیا۔

''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر:

چناب نگر (۹؍مارچ) تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کی یاد میں مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے زیرِ اہتمام دو روزہ سالانہ ''ختمِ نبوت کانفرنس'' چناب نگر کی پہلی نشست کی صدارت پیرِ طریقت مولانا سید جاوید حسین شاہ (فیصل آباد) نے کی۔ قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن و سنت اُسوۂ صحابہ اور اجماعِ امت کا تقاضا ہے کہ ہم عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ اور فتنۂ اِرتدادِ مرزائیہ کے تعاقب کے لیے سرگرم ہو جائیں، ختمِ نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدے کے تحفظ کی ذمہ داری صرف دینی جماعتوں کی نہیں بلکہ محبِّ وطن سیاسی جماعتوں

کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ ملک وملت کے خلاف قادیانی ریشہ دوانیوں کو طشت از بام کریں۔۱۹۵۳ء میں دس ہزار نہتے فرزندانِ توحید نے اپنے مقدس خون سے اس مسئلہ کا دفاع کیا اور ملک کو قادیانی سٹیٹ بننے سے بچایا جبکہ مسلم لیگی اور حاجی نمازی حکمرانوں نے ہلاکوؤں اور چنگیزوں کا کردار ادا کرتے ہوئے دس ہزار عاشقانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقدس خون سے ہاتھ رنگے اور مال روڈ لاہور کو خون سے لالہ زار کردیا۔ مارشل لاء کے نفاذ کا پہلا مکروہ تجربہ بھی تحریکِ ختمِ نبوت کو کچلنے کے لیے کیا گیا اُس وقت کے حکمرانوں نے وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خان کو اس منصب سے ہٹانے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی بجائے ریاستی جبر وتشدد کی انتہا کردی لیکن یہ تحریک اپنی منزل کی طرف بڑھتی رہی تا نکہ ۱۹۷۴ء میں بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو اسمبلی کے فلور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ سید جاوید حسین شاہ نے کہا کہ اب بھی بعض مقتدر حلقے قانونِ توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ کو ختم کروانے کے لیے اندرونِ خانہ سازشوں میں مصروف ہیں اور ایک لسانی تنظیم بھی اس کام کے لیے سرگرم ہے۔ بعض بین الاقوامی طاقتیں ان کی پشت پناہی کررہی ہیں اور یہ پاکستان کو توڑنے کی سازشوں کا حصہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ بعض عناصر یہود ونصاریٰ اور قادیانیوں کا حق نمک ادا کررہے ہیں۔ مولانا عبدالرشید انصاری اور سید محمد زکریا شاہ نے کہا کہ ایوانِ صدر اور گورنر ہاؤس پنجاب کو پیپلز پارٹی کا گڑھ بنانے کا نعرہ لگانے والوں نے ان مقامات کو سازشوں اور قادیانیوں کی آماجگاہیں بنا دیا ہے اور ملک کو توڑنے کے ایجنڈے کو آگے بڑھایا جارہا ہے۔ پیپلز پارٹی کو چاہیے کہ وہ بھٹو مرحوم کے تحفظِ ختمِ نبوت کے کردار کو مسخ کرنے کی بجائے زندہ کرے بلکہ آگے بڑھائے اور قادیانیوں کو نکیل ڈالی جائے۔ بھٹو نے تو خود کہا تھا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو امریکہ میں یہودیوں کو حاصل ہے۔'' اہل سنت و الجماعت پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا شمس الرحمٰن معاویہ نے کہا کہ تحفظِ ختمِ نبوت اور تحفظِ ناموسِ صحابہ (رضی اللہ عنہ) ایک ہی کام کے دو نام ہیں صحابہ کرام ہی نبوت وختمِ نبوت کے گواہان ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ملک کے مختلف حصوں میں توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور توہینِ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہ) کے دلخراش واقعات کا تسلسل کے ساتھ رونما ہونا اور ملزمان کے خلاف مؤثر کارروائی نہ کرنا صورتحال کو بگاڑنے کا موجب بن رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ختمِ نبوت کے محاذ پر ہماری جماعت مجلس احرارِ اسلام کے کام کی مکمل تائید وحمایت جاری رکھے گی اور قادیانی گروہ کے دجل کو عیاں کرنے کے لیے ہر کوشش کی جائے گی۔ پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ قادیانیت کی پشت پر اسرائیل ہے۔ چھے سو قادیانی اسرائیلی فوج میں حق خدمت ادا کررہے ہیں۔ قادیانی اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں اور یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے سیاستدانوں کی حب الوطنی مشکوک ہے۔ ہم قادیانیت نواز سیاستدانوں کو مسترد کرتے ہیں۔ قاری محمد اصغر عثمانی نے کہا کہ شہداءِ ختمِ نبوت کی لازوال قربانیوں کا اصل مقصد ملک کو اسلامی نظام سے منور کرنا تھا اور آج بھی ہماری منزل یہی ہے۔ ہم اسلام کے مکمل اور خالص نظام کے داعی ہیں اور قیامِ ملک کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سیاسی محاذ آرائی جو دراصل اقتدار کے حصول کی جنگ ہے کو ختم کیا جائے۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ خانقاہوں اور مشائخ عظام نے ہمیشہ

تحریک ختم نبوت کی سرپرستی فرمائی ہے۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ شہداءِ ختم نبوت کا مورچہ قیامت تک قائم رہے گا۔ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان اور دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو کافر سمجھتے اور کہتے ہیں۔

آخری نشستوں کی صدارت عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے رہنما صاحبزادہ عزیز احمد (خانقاہ سراجیہ)، مولانا سید محمد انور شاہ (دیپال پور) اور حاجی ابوسفیان محمد اشرف تائب (حاصل پور) نے کی۔ جبکہ جمعیت علماءِ اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد، پیرِ طریقت قاضی محمد ارشد الحسینی (اٹک)، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے صدر مولانا محمد الیاس چنیوٹی (ایم پی اے) جماعتِ اسلامی پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا ملک خلیل احمد (چنیوٹ)، سید محمد اطہر شاہ (دیپال پور) مولانا مفتی مجیب الرحمٰن (راولپنڈی)، مولانا منظور احمد (چیچہ وطنی) سید خالد مسعود گیلانی (سلانوالی)، مولانا عزیز الرحمٰن خورشید (بھیرہ)، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر (چیچہ وطنی) مفتی محمود الحسن (فیصل آباد) مولانا عبدالقدوس محمدی (اسلام آباد) مفتی عبدالمعید (سرگودھا) حافظ عبدالرحیم نیازی (رحیم یار خان) حاجی محمد ثقلین (ملتان) مولانا حبیب الرحمٰن (فیصل آباد) قاضی قمر الصالحین (شجاع آباد) اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر مجاہدینِ ختمِ نبوت سرخ پوشانِ احرار اور ہزاروں شرکاء کانفرنس نے حسبِ سابق فقید المثال جلوس نکالا۔ قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا محمد مغیرہ نے چناب نگر میں قادیانیوں کو دعوتِ اسلام کا فریضہ دہرایا۔ حافظ حسین احمد نے کانفرنس کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ بلافصل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین ختم نبوت کا علاج جہاد سے کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کی نفی کی ہمارے اکابر نے انگریز سامراج اور اس کے ایجنٹوں کے سامنے جھکنے کی بجائے سر کٹا لیے۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ ہمارے وسائل کو لوٹنا چاہتا ہے اور نظریے کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ سینٹ سمیت کئی اداروں پر قادیانی نواز لابیوں کو مسلط کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ قانون توہینِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کی آڑ میں سزائے موت ختم کی جارہی ہے پرویز مشرف کے دور میں حدود آرڈیننس کا خاتمہ اِسی خطرناک سازش کا پیش خیمہ تھا۔ ڈرون طیاروں کو میریٹ ہوٹل اسلام آباد کی چھت سے کنٹرول کیا جارہا ہے۔ ڈرون حملے دراصل پاکستانی حکمران کروا رہے ہیں ڈالروں کے عوض یہ کام کر کے قومی غیرت وحمیت کا سودا کر دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکمران قوم کو مزید بے وقوف نہ بنائیں۔ اوبامہ کو اسامہ کے مقابلے کے لیے لایا گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگلے سال ربیع الاوّل تک افغانستان سے امریکی فوج نکلے گی یا پھر اِن کا قبرستان افغانستان بن جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ملتِ اسلامیہ پر افغانستان کا احسانِ عظیم ہے کہ اِنہوں نے اپنے خون سے ظلم وکفر کی آگ کو روکا ہوا ہے۔ امریکہ کے تمام منصوبے ناکام ہو رہے ہیں۔ امریکی معیشت تباہ ہو رہی ہے انھوں نے کہا کہ امریکی وسائل واسلحہ ختم ہو رہا ہے لیکن قربانی دینے والے مجاہدین کی تعداد و جذبے میں اضافہ ہو رہا ہے۔ قاضی محمد ارشد الحسینی نے کہا کہ ہم تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عُشاق کی فہرست میں اپنا نام لکھوانے چناب نگر کی کانفرنسوں میں آتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا کے تمام کمالات ختم ہو چکے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے جو پودا لگایا تھا آج چناب نگر میں مجلس احرار

ِ اسلام کے مرکز کی شکل میں اسے دیکھ کر ہم بہت مسرور ہیں۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا وصف و منصب اور صفت مبارکہ ختم نبوت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''شیزان'' کا مالک شاہنواز تھا قادیانیوں نے روس سے آزاد ہونے والی ریاستوں میں قرآن مجید کے تحریف شدہ ترجمے والے لاکھوں نسخے تقسیم کیے ہیں۔ قادیانی اپنے کاروبار کے نفع سے دسواں حصہ اپنی جماعت کو لازماً دیتے ہیں۔ مسلمان قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں آصف علی زرداری اور عشرت العباد قادیانیوں کو اندرونِ خانہ پروٹیکشن دے رہے ہیں۔ حکومت اس فتنے کی آبیاری کر کے ملک وملت سے بھی غداری کی مرتکب ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں صوبائی اسمبلی میں ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کی وجہ سے پہنچا ہوں اِس کاز کے لیے سب کچھ قربان کردوں گا۔ پیپلز پارٹی کی حمایت کے لیے مجھ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور دھمکیاں دی جارہی ہیں لیکن میں ہر مشکل کو برداشت کر کے بھی مرزائیت کا تعاقب جاری رکھوں گا۔ ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے کے فیصلے کے بعد مجلس احرارِ اسلام نے اس فتنے کا تعاقب جاری رکھا اور تاریخی کردار ادا کیا۔ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جس کا وجود ہی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجرمانہ اہانت پر مبنی ہے۔ آج پھر ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کے جذبۂ عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ جماعتِ اسلامی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مجلسِ احرارِ اسلام اور تحریکِ ختم نبوت کے مطالبات کی مکمل تائید وحمایت کا اعلان کرتی ہے۔ سید محمد انور شاہ بخاری نے کہا کہ ربوہ میں احرار کا عالمی تبلیغی مرکز مسلمانوں کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ یہ دراصل تجدید عہد کا دن ہے کہ ہم قربان ہو کر بھی پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت وختم نبوت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ سید خالد مسعود گیلانی نے کہا کہ ربوہ ماضی میں قادیانیوں کا عقوبت خانہ تھا اکابر احرار وختم نبوت کی قربانیوں سے ربوہ چناب نگر سے موسوم ہوا یہ تاریخی تسلسل جاری رہے گا۔ سید محمد اطہر شاہ نے کہا کہ قادیانیوں کو باور کر لینا چاہیے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ناکام ونامراد ہوگا۔ مو لانا ملک خلیل احمد نے کہا کہ بارہ سو صحابہ کرام (رضی اللہ عنہ) نے عقیدۂ ختم نبوت کے دفاع کے لیے قربانی دی۔ ہم اسی جذ بے کو لے کر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حافظ عبدالرحیم نیازی نے کہا کہ شہداءِ ختم نبوت کے طفیل ہم چناب نگر میں ختم نبوت کا پھریرا لہرا رہے ہیں۔ قاری محمد یوسف احرار نے کہا کہ مسلمانوں کا مرکز ومحور بیت اللہ شریف ہے واشنگٹن نہیں۔ پاکستانی حکمران ملک کی بقاء چاہتے ہیں تو واشنگٹن کی فرماں برداری ترک کردیں۔ دوروزہ سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس میں ملک بھر سے فرزندانِ توحید نے قافلوں اور مختلف مقامات سے علماءِ کرام نے وفود کی شکل میں بھرپور شرکت کی کانفرنس کے اختتام پر (بعد نمازِ ظہر) مرکز احرار نزد ڈگری کالج چناب نگر سے مجاہدینِ ختم نبوت اور سرخ پوشانِ احرار کے علاوہ شرکاءِ کانفرنس کا فقید المثال جلوس شروع ہوا قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ، صوفی غلام رسول نیازی، میاں محمد اویس، اشرف علی احرار اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں جلوس فلک شگاف نعروں کی گونج میں روانہ ہوا تو عجیب سماں بندھ گیا۔ ''اسلام۔ ختم نبوت تحریکِ ختم نبوت، پاکستان زندہ باد، بخاری تیرا قافلہ۔ رُکا نہیں تھما نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے...... بڑی شان والے، فرما گئے یہ ہادی...... لانبی بعدی'' کے نعرے لگاتے ہوئے شرکاءِ جلوس

جن میں سے ایک بڑی تعداد نے تحریکِ ختمِ نبوت کے مطالبات پر مبنی بڑے بڑے بینرز اور احرار کے سرخ ہلالی پرچم اُٹھا رکھے تھے جب آگے بڑھے تو عجیب وغریب منظر پیش کر رہا تھا۔تحریکِ طلباءِ اسلام اور معاون تنظیموں کے رضا کاروں نے سکیورٹی کے سخت انتظامات کر رکھے تھے جبکہ پولیس کی بھاری نفری جلوس کے آگے پیچھے موجود تھی۔درودِ پاک کا ورد کرتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے شرکاء جلوس جب چناب نگر کے وسط میں اقصیٰ چوک پہنچے تو جلوس بہت بڑے جلسہ ءعام کی شکل اختیار کر گیا۔یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جلوس کے راستے کے تمام بازار اور مارکیٹیں بند ہوگئی تھیں،اقصیٰ چوک میں سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس شہر کے باسیوں (قادیانیوں) کے لیے اسلام کی دعوت لے کر حاضر ہوئے ہیں اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔قادیان میں مولانا عبدالکریم مباہلہ نے قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کیا اور قادیانیوں نے ان کو تنگ کرنے کا ہر حربہ آزمایا۔مولانا لال حسین اختر نے قادیانیت چھوڑی تو انھوں نے قادیانیوں کی حقیقت سے دنیا کو آگاہ کرنے کا حق ادا کر دیا۔دہشت گردی سے اسلام یا مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں، چھ سو قادیانی اسرائیلی فوج میں یہودی خدمات انجام دے رہے ہیں۔مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ ہم قادیانیوں کو کہتے ہیں کہ وہ دجل وتلبیس اور کفر وارتداد کا راستہ ترک کر کے اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو جائیں۔ہم اچھے ہمسائے کے طور پر ان کو بھلائی کا راستہ دکھا رہے ہیں تا کہ وہ جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں اور رائل فیملی کے دھوکے سے نکل آئیں۔اقصیٰ چوک سے جلوس پورے جوش وخروش کے ساتھ نہایت منظّم انداز میں ایوانِ محمود پہنچا تو وہاں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی نائب امیر قاری شبیر احمد عثمانی نے تلاوتِ قرآن پاک کی نہایت پُرشکوہ اور ولولہ انگیز ماحول میں قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی اقلیت مسلم اکثریت کے حقوق غصب کر رہی ہے،اقلیت کی طرف سے اکثریت کے حقوق پامال کرنا اور چناب نگر میں ہماری آزادی کو سلب کرنا یہ انسانی حقوق کی بدترین پامالی ہے اور ہمارے دینی وشہری اور آئینی حقوق چھننے کے مترادف ہے۔انھوں نے کہا کہ انتظامیہ آئین شکن ملک دشمن اور اکھنڈ بھارت کے حامی قادیانیوں کو قانون کے کٹہرے میں لانے کی بجائے اُن کی ایسی سرگرمیوں کو تحفظ فراہم کر کے خود مسلسل قانون کی خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے۔اگر یہ صورتِ حال باقی رہی تو ہولناک کشیدگی جنم لے گی اور اس کی ذمہ داری قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں پر ہوگی۔انھوں نے کہا کہ ہم ۱۹۷۶ء سے چناب نگر میں مقیم ہیں ہم نے کبھی اشتعال اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا نہیں کیا۔انھوں نے کہا کہ سرکاری انتظامیہ ٹھنڈے دل کے ساتھ قادیانی عقائد کا مطالعہ کرے اور اپنی غیر جانبداری کو یقینی بنائے۔انھوں نے کہا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی اصل کتابوں اور قادیانی حوالہ جات کے ساتھ ہر عدالت میں پیش ہونے کے لیے تیار ہوں۔قادیانی گروہ خالص اسرائیل کی طرز پر چناب نگر کے اردگرد مہنگے داموں وسیع رقبے خرید کر ملکی سلامتی کے حوالے سے سوالیہ نشان کا موجب بن رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ سابق حکمران پرویز مشرف جس نئے سیاسی ایجنڈے کا اعلان کر رہے ہیں۔وہ ایجنڈا یہود ونصاریٰ کا ایجنڈا ہے۔موجودہ حکمران بھی پرویزی ایجنڈے کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ہم ایسی ہر سیاست اور سیاسی کھیل کو بے نقاب کریں گے جو دین اور وطن کے خلاف ہوگا۔قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے حکمران اور سیاست دان کبھی ملک وملت کے حق میں فیصلے نہیں

کر سکتے۔عبداللطیف خالد چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے شہید سیدنا حضرت حبیب ابنِ زید انصاری رضی اللہ عنہ، شہداء جنگِ یمامہ، شہداء ۵۳ء و ۷۴ء کا پیغام یہ ہے کہ ہم کفر وارتداد اور زندقہ کا پردہ چاک کرتے رہیں۔اکابرِ احرار کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے قادیانیوں کے دجل اور جھوٹ کا پردہ چاک کرنا ہمارا شیوہ ہے۔علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا کہ ''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے'' بھٹو نے کہا تھا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔''انھوں نے کہا کہ ایک سابق بیوروکریٹ زاہد ملک نے لکھا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی راز امریکہ کو قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے فراہم کیے تھے۔انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر فرار ہوکر برطانیہ پناہ گزین ہوااور واپس نہ آسکا۔مرزا مسرور بھی مفرور ہوکر برطانیہ چلا گیا ہم یہاں موجود ہیں ان شاءاللہ تعالیٰ یہاں رہیں گے کفر بھاگ جائے گا اور حق کا بول بالا ہوکر رہے گا۔بعدازاں مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے ''ایوانِ محمود'' کے سامنے عظیم الشان اجتماع میں کانفرنس کی قراردادیں پیش کیں جنہیں متفقہ طور پر منظور کرلیا گیا۔

''تحفظِ ختم نبوت کانفرنس'' چناب نگر کی قراردادیں:

☆ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع ملک کے اندر قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سازشوں اور ریشہ دوانیوں پر شدید احتجاج کرتا ہے اور ملک کے اندر سیاسی ابتری میں قادیانیوں کی سازشوں کو ایک بنیادی کردار قرار دیتا ہے۔☆ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوج اور سول کے کلیدی عہدوں پر مسلط قادیانیوں کو برطرف کیا جائے اور بیرون ممالک سفارت خانوں سے بھی قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔☆ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔☆امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔☆ ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کو کنٹرول کیا جائے۔☆ ملک میں بدامنی اور قتل وغارت پر قابو پایا جائے۔☆ داخلی اور خارجی محاذ پر ملک کی نظریاتی اساس کے مطابق پاکستان کے امیج کو حقیقی معنوں میں اجاگر کیا جائے۔☆امریکہ نواز پالیسی ترک کرکے خودمختاری اور قومی وقار کو بحال کیا جائے۔☆ قادیانی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔☆ روزنامہ ''الفضل'' سمیت تمام قادیانی رسائل وجرائد پر پابندی عائد کی جائے۔☆نصاب تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت اور شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق تفصیلی مواد شامل کیا جائے۔☆عزت طور پر انہیں گھروں میں واپس بھجوایا جائے۔☆ دستور کے مطابق عدلیہ کو فی الفور بحال کیا جائے اور دستور وقانون کی بالادستی کو کھلے دل سے تسلیم کیا جائے۔☆ سیاسی جماعتوں کی آپس کی خانہ جنگی سے ملک کو پھر نئے تجربے سے نہ گزارا جائے۔☆عوام کی جان ومال کی ذمہ داری ریاست کی ہے۔حکمرانوں کو اس مسئلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں۔☆اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کرایا جائے۔☆ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ اور شعائرِ اسلامی کے استعمال سے قانوناً روکا جائے۔☆ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت ختم کرائی جائے۔☆ یہ اجتماع مالاکنڈ میں شریعت کے نفاذ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کے قانونی تقاضے پورے کیے جائیں اور قیامِ ملک کے مقصد اور دستور پاکستان کے مطابق پورے ملک میں مکمل اور خالص اسلامی آئین کا نفاذ کیا جائے۔☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی عملاً نظر بندی ختم کی

جائے۔☆ یہ اجتماع چناب نگر میں قادیانی تسلط پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کو چناب نگر میں آزادانہ نقل وحرکت اور کاروبار کے لیے قانونی تحفظ فراہم کیا جائے۔☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ لاہوری وقادیانی مرزائیوں سے متعلق ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں ہونے والی کارروائی منظر عام پر لایا جائے ☆حکومت پاکستان مظلوم فلسطینیوں کی ہر فورم پر حمایت کرے اور تمام اسلامی ممالک کو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرنے کے لیے آمادہ ومنظّم کرے۔☆ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ شہداء لال مسجد کے قاتلوں کے اصل کردار پرویز مشرف کے خلاف قتل عمد کا مقدمہ درج کیا جائے اور مولانا عبدالعزیز کو غیر مشروط اور بلاتاخیر رہا کیا جائے۔☆ یہ اجتماع لاہور، چیچہ وطنی، لیہ، الہٰ آباد اور کمالیہ سمیت ملک کے مختلف حصوں میں توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور توہین صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے پے در پے دلخراش واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ملزمان اور ان کے پشت پناہوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔☆ یہ اجتماع تمام مکاتب فکر پر مشتمل ''متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے ختم نبوت کے مشن کے حوالے سے تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور متحدہ تحریک ختم نبوت کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔☆ یہ اجتماع چنیوٹ کو ضلع بنائے جانے پر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور اس سلسلہ میں مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی خدمات کی تحسین کرتا ہے۔☆ یہ اجتماع برطانیہ کے ممتاز پاکستانی عالم دین مولانا قاری محمد عمران خان جہانگیری اور خدام اہل سنت کے مرکزی رہنماء مولانا قاری خبیب احمد (جہلم) کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

☆☆☆

چناب نگر (۱۲/ مارچ) تحریکِ ختم نبوت کے ممتاز رہنما اور مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری اور سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ بعض مقتدر حلقے قادیانیوں کے بارے میں دستوری فیصلوں کو سبوتاژ کرنے کے لیے خطرناک منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ چناب نگر میں منعقد ہونے والی ''ختمِ نبوت کانفرنس'' کے اختتام پر صحافیوں کے ساتھ ملاقات میں انھوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی فسطائیت کا راستہ اختیار کر کے اپنے اقتدار کے حوالے سے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہی ہے اور سیاسی انارکی کو مزید فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہ انتہا کی سیاسی محاذ آرائی ملک وملت کے مفاد میں نہیں بلکہ ملکی سلامتی کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ اس نئے سیاسی کھیل کے پس منظر میں قادیانی اور قادیانی نواز عناصر کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ عبداللطیف خالد چیمہ نے بتایا کہ اس دفعہ ختم نبوت کانفرنس کا دوروزہ اجتماع پہلے سالوں کی نسبت اور زیادہ کامیاب رہا ہے اور کانفرنس کے ذریعے مختلف جماعتوں کے رہنماؤں نے اِس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ فتنۂ قادیانیت کے مکمل خاتمے تک وہ اپنی پرُامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انھوں نے بتایا کہ سیاسی طور پر نامناسب حالات کے باوجود ملک بھر میں ''ختمِ نبوت کانفرنسز'' کا سلسلہ جاری رہے گا۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (۱۴/ مارچ) ہیومن رائٹس فاونڈیشن پاکستان کے صدر چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ، سیکرٹری

جنرل فاروق احمد خاں ایڈووکیٹ، شہزاد انجم ایڈووکیٹ اور شاہد حمید نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ''جیو نیوز'' کی تقریباً ملک بھر میں بندش اور اصل جگہ سے غائب کرنے کو ناظرین کے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ایسے اقدامات نہ صرف جمہوریت کی فکر سے عاری اور آمریت کے ہمنواؤں کی کارستانی ہے جس کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی جاتی ہے۔ صدر زرداری نے وکلاء کے پُرامن لانگ مارچ کو روکنے کے لیے ملک کے تمام صوبوں اور آزاد کشمیر کے درمیان سڑک کے رابطوں کو کاٹ کر خطرناک کھیل کھیلا ہے اور موجودہ حالات کی تمام تر ذمہ داری صدر اور ان کے سیاسی مشیروں پر عائد ہوتی ہے، ہم مشکل کی اس گھڑی میں جیو نیوز اور ان کے تمام رفقاء کے ساتھ ہیں۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (۱۴/مارچ) پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی اور متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان کے کنوینئر عبداللطیف خالد چیمہ نے جیو نیوز چینل کی نشریات بند کرنے کے زرداری اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے اِسے آزادیٔ صحافت کے منافی قرار دیا ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں دینی رہنماؤں نے کہا ہے کہ وکلاء کی جدوجہد آئین کی بالادستی اور عدلیہ کی بحالی کے لیے ہے، جس کی ہم پُرزور حمایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وکلاء کی پُرامن تحریک کو ریاستی تشدد کے ذریعے دبانے سے حالات خراب ہوئے ہیں اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (۱۷/مارچ) مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ افتخار محمد چودھری اور دیگر ججز کی بحالی سے جہاں وکلاء اور سیاسی کارکنوں کی پُرامن جدوجہد بارآور ہوئی ہے وہاں ڈکٹیٹر پرویز مشرف اور اس کی نظریاتی باقیات کے ساتھ ساتھ قادیانی عنصر اور قادیانی نواز عناصر بھی ناکام و نامراد ہوئے ہیں، کامیاب سیاسی قیادت کو ملک وملت کے دشمنوں اور دستوری فیصلوں سے انحراف کرنے والے قادیانی گروہ سے بھی خبردار رہنا چاہیے۔ ایک بیان میں انھوں نے کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ وکلاء اور سیاسی جماعتیں قانون تحفظِ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قادیانیوں کے بارے میں دستوری فیصلوں کو غیر مؤثر یا ختم کرنے کی سازشوں کے سامنے بھی بند باندھے گی اور آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ کے لیے بھی اپنا کردار ادا کریں گی۔ انھوں نے کہا کہ عدلیہ کی بحالی کے لیے وکلاء اور دیگر طبقات نے جس جُہدِ مسلسل کے ساتھ تحریک کو آگے بڑھایا اور رائے عامہ نے جس بیداری کا مظاہرہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام اپنے غصب شدہ حقوق کی بحالی کے لیے پہلے سے زیادہ باشعور ہو رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے اس تحریک میں مثبت اور تاریخی کردار ادا کیا ہے۔

☆☆☆

چیچہ وطنی (۱۷/مارچ) مختلف دینی جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں نے کہا ہے کہ وکلاء برادری نے عدلیہ کی بحالی اور قانون کی بالادستی کے لیے جو جنگ جیتی ہے پوری دنیا میں اس کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ دینی جماعتیں وکلاء کی اس تاریخی

اور صبر آزما جہدِ مسلسل کو سلام پیش کرتی ہیں۔ ان خیالات کا اِظہار دفتر مجلس احرارِ اسلام چیچہ وطنی میں ممتاز عالم دین پیر سیف اللہ خالد (مدیر جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور) کی صدارت میں منعقدہ اجلاس کے مقررین نے کیا۔ پیر سیف اللہ خالد، مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد یونس حسن، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، مولانا محمد انور (لاہور)، قاری محمد قاسم، حافظ حبیب اللہ رشیدی، حافظ حکیم محمد قاسم، قاضی عبدالقدیر، حافظ حکیم حبیب اللہ چیمہ، شاہد حمید اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ مجلس احرارِ اسلام اور انٹرنیشنل ختمِ نبوت موومنٹ آئین کی بالا دستی کے لیے وکلاء کی پُرامن جدوجہد کی تائید وحمائت جاری رہے گی اور وکلاء میں تحفظِ ختمِ نبوت کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ''ختمِ نبوت لائرز فورم'' قائم کیا جائے گا۔ اجلاس میں اِس امر پر تشویش کا اِظہار کیا گیا کہ لاہور، چیچہ وطنی، لیہ، کمالیہ، فیصل آباد سمیت کئی شہروں میں توہینِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور توہینِ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہ) کے دلخراش واقعات کے ملزمان اور ان کے پُشت پناہ حلقوں کے خلاف قانونی وعدالتی کارروائی پر سرکاری انتظامیہ اثر انداز ہو کر مقدمات کو غیر مؤثر کر رہی ہے جس سے عوام میں غم وغصہ بڑھ رہا ہے۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ قانون تحفظِ ناموسِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔

''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' خانیوال:

خانیوال (۲۲ر مارچ) عقیدۂ ختمِ نبوت کا تحفظ ہر حال میں کریں گے۔ منکرین ختم نبوت کا تعاقب جاری رہے گا۔ گستاخانِ پیغمبر اور ان کے پشتیبانوں سے مفاہمت یا مصالحت قبول نہیں۔ شمع رسالت کے پروانے توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دینا ہمارے لیے باعثِ فخر ہے۔ مسلمانوں کی تمام جماعتیں اور ادارے ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لیے منظّم جدوجہد کریں۔ تفصیل کے مطابق متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے زیر اہتمام جامع مسجد توحیدیہ خانیوال میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور ممتاز روحانی شخصیت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے فرمائی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام کے مرکزی امیر پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ مرزائی اسلام اور وطن کے بدترین دشمن، عالمی دہشت گرد اور یہود ونصاریٰ، امریکہ، اسرائیل اور انڈیا کے جاسوس ہیں۔ وہ ملک اور قوم کے خیر خواہ نہیں۔ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ ملک کے اعلیٰ عہدوں پر موجود قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ ان کی اعلیٰ عہدوں پر تعیناتی نظریۂ پاکستان کے منافی ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکمران امریکہ کے کہنے پر سوات، وزیرستان کے اسلام پسندوں کو دہشت گرد قرار دے کر کچلنے میں مصروف ہیں۔ لیکن جب میں چیلنج کرتا ہوں کہ چناب نگر کے خفیہ مقامات پر قادیانیوں نے دنیا کا اعلیٰ ترین اسلحہ چھپایا ہوا ہے۔ حکمران اس طرف توجہ دیں اور قوم کو بتلائیں کہ اسرائیل اور امریکہ سے آنے والا اسلحہ کس مقصد کے تحت چناب نگر میں موجود ہیں۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیوں سے چشم پوشی کا مطلب یہ ہے کہ حکمران ملک وقوم کے خیر خواہ نہیں۔ انھوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کی سالہا سال کی محنت،

امیر شریعتؒ اوران کے رفقاء کی جہدِ مسلسل سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانیوں کو پاکستان کی پارلیمنٹ سے غیر مسلم قرار دینا، ان کے کفریہ عقائد کی بنیاد پر اس آئین کو بدلنے کی کوشش کی گئی۔ یا توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کی کوشش کی گئی تو شمع رسالت کے پروانے اسے کسی صورت برداشت نہیں کریں گے۔ ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دینا ہمارے لیے باعثِ فخر ہے۔ مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی رہنما اور ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیا۔ ہماری تاریخ قربانیوں اور جہدِ مسلسل سے عبارت ہے۔ قادیانی کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ امت مسلمہ کا ہر فرد ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لیے سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہے۔ مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ختم نبوت کوئی مسئلہ نہیں بلکہ عقیدہ ہے اور امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ مجلس احرار اسلام کی قیادت میں جس طرح برصغیر کے تمام مسلمان قائدین نے اپنے فروعی اختلافات سے بالاتر ہو کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کریں۔ اہل سنت والجماعت کے مرکزی رہنما مولانا عبدالخالق رحمانی نے کہا کہ ہمارے اکابر اور ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے بزرگ ہمیں جہاں حکم دیں گے ہم ان کے شانہ بشانہ ہراول دستے کا کردار ادا کریں گے۔ کانفرنس سے مولانا سمیع اللہ معاویہ اور دیگر مقامی علماء نے بھی شرکت کی۔

''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' ملتان:

ملتان (۲۶؍ مارچ) تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام مرکزِ احرار دارِ بنی ہاشم ملتان میں عظیم الشان ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کے مقررین نے کہا ہے کہ شہداء ختم نبوت کے مشن کی تکمیل تک ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ جبر واستبداد کا راستہ روکنے والے شہداء ختم نبوت کی ارواح ہم سے متقاضی ہیں کہ ہم کفر واستبداد کے خلاف منظم بنیادوں پر اپنی تحریک کو مربوط کریں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت منعقدہ کانفرنس سے مسلم لیگ (ن) کے سینئر نائب صدر مخدوم جاوید ہاشمی، جماعت اسلامی پاکستان کے نومنتخب امیر سید منور حسن، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رہنما علامہ خالد محمود ندیم مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری، تنظیم اہل سنت کے رہنما مولانا قاضی بشیر احمد اور متعدد دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے صدارتی خطاب میں کہا کہ قادیانیت کا تعاقب ہمارے ایمان کا حصہ بھی ہے اور ملکی سلامتی و وحدت کے لیے بھی ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانیوں کے حوالے سے بنائے گئے قوانین کو ختم کرنے والے خود ختم ہو جائیں گے۔ ہم تحریک ختم نبوت کو خون دے کر بھی زندہ رکھیں گے۔

سید منور حسن نے کہا کہ مجلس احرار، تواتر، استقلال اور جواں مردی کے ساتھ اپنے مؤقف کے اظہار کے لیے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے سب کو جمع کرنے کے لیے نہایت مستعدی کے ساتھ اجتماعی کردار ادا کرتی رہی ہے۔ مجلس احرار اسلام کے پروگرام اور پورے ملک کے اندر اس کی پھیلی ہوئی سرگرمیاں حالات کا تقاضا ہے اور اس سے پہلو تہی کرنا درست نہیں قرار پا سکتا۔ انھوں نے کہا کہ ناگزیر ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کے حوالے سے ہر پہلو سے اس کا احاطہ کیا

جائے اور منکرین ختم نبوت کے پشت پناہ حلقوں کو بھی بے نقاب کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان ہی قادیانیت کا گڑھ ہے۔ اس لیے یہیں سے اس فتنے کا منظم دینی وسیاسی اور معاشرتی تعاقب ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ قادیانی ۱۹۷۴ء کے پارلیمنٹ کے فیصلے کو ماننے سے مسلسل انکاری ہیں۔ قادیانی اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اس قانون پر عمل درآمد اور مزید قانون سازی از حد ضروری ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت سے یہی نظاموں کی جنگ شروع ہوگئی تھی۔ یہ جنگ جاری ہے۔ مجلس احرار اسلام نے زندگی کے تمام شعبوں سے ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جو تعاون حاصل کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے، یہ بہت قابل تحسین ہے۔ دین اسلام کی منشاء انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر ایک اللہ کی بندگی میں لانا ہے۔ معاملات کے اندر رہنمائی منبر ومحراب سے ہی ملے گی۔ کلمۂ اسلام ہماری جدوجہد کا عنوان بھی ہے اور ہمارا کلچر اور پہچان بھی ہے۔

مخدوم جاوید ہاشمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت کا ماضی درخشندہ ہے۔ تقدیر نے یہ کامیابی مجلس احرار اسلام کے مقدر میں لکھ دی تھی۔ مجلس احرار اسلام نے برصغیر میں حریتِ فکر کی ایک نئی تاریخ رقم کی۔ انھوں نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی افضل ترین شخصیت ہیں، آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر وگمراہی اور ارتداد ہے۔ انھوں نے کہا کہ اسلام سے زیادہ کسی مذہب نے انسانوں کو حقوق نہیں دیئے۔ انھوں نے کہا کہ انگریز نے مسلمانوں کو تقسیم کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنے کو کھڑا کیا۔ انھوں نے کہا کہ مسلمانوں کی وحدت کا محور ومرکز جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔ انھوں نے کہا کہ ظلی یا بروزی نبی کی اختراع بھی قادیانیوں کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر پختہ یقین کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ انھوں نے کہا کہ اسلام کا پیغام ابدی ہے اور اسلام امن کا داعی ہے۔ انھوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں ۱۹۷۴ء کا فیصلہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس فیصلے کے پیچھے پوری ملتِ اسلامیہ کی قربانیاں اور شہداء ختم نبوت کا مقدس خون پنہاں ہے۔ مخدوم جاوید ہاشمی نے مزید کہا کہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم غازی علم الدین شہید اور شہداء ختم نبوت کے مشن کی تکمیل کے لیے سرگرداں ہوجائیں۔

سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور علامہ خالد محمود ندیم نے کہا کہ ختم نبوت کا محاذ تمام دینی وسیاسی مکاتبِ فکر کا مشترکہ محاذ ہے۔ ایوانِ صدر، گورنر ہاؤس پنجاب اور گورنر ہاؤس سندھ کو پیپلز پارٹی کا گڑھ بنانے کا اعلان کرنے والوں نے ان کو قادیانیوں کو پرموٹ کرنے کے مراکز بنا دیا ہے۔ پیپلز پارٹی کا یہ عمل بھٹو مرحوم کے تحفظ ختم نبوت کے کردار سے غداری کے مترادف ہے۔

کانفرنس میں منظور کی گئی قراردادیں:

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی صدارت میں دارِ بنی ہاشم ملتان میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کو آئین میں دی گئی حیثیت کے مطابق پابند کیا جائے اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد کی غیر تسلی بخش صورت حال کو کنٹرول کیا جائے

۔کانفرنس میں جو مطالبات پیش کیے گئے ،اُن میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ مساجد سے مشابہت رکھنی والی قادیانی عبادت گاہوں کی ہئیت تبدیل کی جائے اور روز نامہ ''الفضل'' سمیت تمام قادیانی رسائل و جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں۔ مجلس احراراسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ نے مطالبہ کیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔اور جنرل (ر) پرویز مشرف سمیت شہداء لال مسجد کے سفاک قاتلوں کو قانون اور عدالت کے کٹہرے میں لایا جائے۔کانفرنس میں پیپلز پارٹی سمیت بعض مقتدر حلقوں کی طرف سے قادیانیت کے سدباب کے لیے بنائے گئے قوانین کو ختم یا غیر مؤثر کرنے کی سازشوں اور کوششوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور اس امر کا اظہار کیا گیا کہ ختم نبوت کے تحفظ کا مورچہ کل بھی قائم تھا آج بھی قائم ہے اور آئندہ کے لیے قائم رہے گا۔کانفرنس میں اس امر پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا گیا کہ چودھری طارق عزیز اور ریٹائرڈ جنرل پرویز مشرف اندرون خانہ قادیانیوں کو پروموٹ کرنے جیسی خطرناک سازشوں میں مصروف ہیں۔کانفرنس میں پیپلز پارٹی کی قیادت کو یاد دلایا گیا کہ قادیانیوں کے خلاف پارلیمنٹ کے فلور پر سب سے بڑا اور پہلا فیصلہ اُن کے قائد ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں ہوا تھا۔اور یہ بات تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ بھٹو مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان میں وہی اہمیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔کانفرنس میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثے قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعے ۱۹۸۴ء میں امریکہ کو فروخت کیے گئے۔اور اس بات پر اُس وقت کے وزیر خارجہ سردار یعقوب علی خان کی گواہی بھی تاریخ کے ریکارڈ پر پوری طرح موجود ہے۔کانفرنس میں مسلمانوں کے بلا استثناء تمام طبقات سے پرزور اپیل کی گئی کہ وہ ملک و ملت کے خلاف بڑھتی ہوئی قادیانی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لیے تحریک ختم نبوت کی صف بندی میں بھرپور تعاون کریں۔

☆☆☆

ملتان (۲۷/ مارچ) امت مسلمہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقصد اول پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔دنیا سے جہالت کا خاتمہ کتاب وسنت کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے مسجد ختم نبوت دار بنی ہاشم ملتان میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انھوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا اصل مقصد جہالت کے خلاف جہاد ہے۔دنیا سے جہالت کا خاتمہ کتاب وسنت کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی ذریعہ اختیار کرنے سے جہالت کا خاتمہ ممکن نہیں۔ جہالت کے خلاف جہاد ہی سے دنیا میں امن وسلامتی کا قیام ممکن ہے۔دین کی غلط تشریحات نے دنیا میں فساد کا دروازہ کھولا ہے۔مغرب نے امن قائم کرنے کا جو راستہ متعارف کرایا ہے وہ سراسر فطرت کے خلاف ہے۔دین ہی فطرت ہے،اس کے علاوہ سب غیر فطری اعمال ہیں۔ اسلام ایک مکمل دین ہے، دنیا کے کسی بھی مذہب کے پیروکار اپنے مذہب کے کاملیت کا دعویٰ نہیں کرسکتے۔ پورے عالم میں صرف ایک ہی مذہب اسلام ہے جو قرآن کی رو سے کامل و مکمل مذہب ہے۔جس میں کسی بھی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا۔

انھوں نے مزید کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہمارے ایمان کی اساس ہے۔جب بھی کوئی شخص ختم نبوت کی

چادر کو تار تار کرنے کی ناکام و نامراد کوشش کرے گا اس کے خلاف اعلان جہاد کریں گے۔انھوں نے کہا کہ شاہ رکن عالم کالونی ملتان میں شیخ امین نامی نام نہاد پیر اسلامی تعلیمات سے بھٹکا ہوا ہے اور لوگوں میں گمراہ کن عقائد و نظریات کا پرچار کررہا ہے۔انھوں نے کہا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ جیسے فرائض شرعیہ کی ادائیگی کی تلقین نہ کرنے اور مریدین کو کتے کی طرح بھونکنے کو کہنے والے پیر کی بیعت کرنا ازروئے فتویٰ حرام ہے اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے والے لوگ گمراہ ہیں۔انھوں نے کہا کہ شیخ امین، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب علیہم الرضوان کی تحقیر کرتا ہے یہ زندیق ہے۔قائد احرار نے ملتان کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ مذکورہ زندیق کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

☆☆☆

ساہیوال (۲۷؍ مارچ) جامعہ اشرفیہ مرکزی جامع مسجد عیدگاہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کے مقررین نے کہا ہے کہ ہماری تمام مشکلات کا حل اسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔قانون تحفظ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور قانون تحفظ ختم نبوت کو ختم یا غیر مؤثر کرنے کے حوالے سے ہونے والی ملکی و بین الاقوامی سازشوں کو بے نقاب اور سدباب کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔اور یہ ملکی سلامتی و بقا کا تقاضا بھی ہے۔مولانا عبدالستار کی زیرنگرانی منعقد ہونے والے اس بڑے دینی اجتماع سے وفاق المدارس العربیہ کے سیکرٹری جنرل قاری محمد حنیف جالندھری، مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ اور مفتی محمد ابوبکر نے خطاب کیا۔پیر جی قاری عبدالجلیل رائے پوری، مولانا عبدالحفیظ رائے پوری، مسلم لیگ (ن) کے ایم پی اے ملک ندیم کامران اور متعدد دیگر شخصیات نے بھی شرکت کی۔اور ۵۶ حفاظ کرام کی دستار بندی بھی کی گئی۔

☆☆☆

ضلع سرگودھا کی تحصیل بھلوال میں تخت ہزارہ سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر ''موضع ادراماں'' میں اُس وقت کشیدگی پیدا ہوگئی، جب قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی طرز پر تعمیر کرنا شروع کردیا۔اِس واقعہ کی اطلاع مجاہدِ ختمِ نبوت پیر اطہر شاہ گولڑوی (قائد آباد) نے مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ کو دی جس پر مجلس احرارِ اسلام سرگودھا کے رہنما ڈاکٹر محمد ظہیر حیدری نے متعلقہ پولیس حکام سے رابطہ کر کے صورتحال کی سنگینی سے آگاہ کیا۔بعدازاں ایس ایچ او تھانہ میلہ تحصیل بھلوال (سرگودھا) نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کو کنٹرول کیا یاد رہے کہ تحفظِ ختمِ نبوت ''موضع ادراماں'' کے صدر محمد بخش بھاگھ نے قادیانی عبادت گاہ مذکور کے میناروں کی تعمیر کے خلاف عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے جبکہ قادیانی اس کی خلاف ورزی کرنا چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے احتجاج پر ایس ایچ او میلہ عارف چیمہ نے قادیانیوں کو ایسا کرنے سے روک دیا مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے ناظم تبلیغ مولانا محمد مغیرہ، مجاہدِ ختمِ نبوت پیر سید اطہر شاہ گولڑوی اور مولانا مفتی عبدالمعید نے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کے خلاف مؤثر کارروائی عمل میں لائی جائے اور قانون کی عمل داری کو یقینی بنایا جائے۔

ظلمت سے نور تک

سلانوالی ضلع سرگودھا سے تعلق رکھنے والے قادیانی محمد اسلم ولد نور محمد نے اپنے خاندان سمیت سید خالد مسعود گیلانی کے ہاتھ پر ۲۱؍ مارچ ۲۰۰۹ء کو اسلام قبول کرلیا۔ نومسلم خاندان نے عہد کیا کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی سرکوبی کے لیے ہر قسم کا تعاون کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انھیں تاحیات دینِ مبین پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قارئین توجہ فرمائیں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کردیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کردی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کرکے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ اکثر قارئین کا زرتعاون سالانہ دسمبر ۲۰۰۸ء میں ختم ہوچکا تھا۔ کئی قارئین نے سالانہ چندہ ارسال کرکے نئے سال کی تجدید کرالی ہے۔ جن کا چندہ وصول نہیں ہوا، اس کے باوجود اپریل ۲۰۰۹ء کا شمارہ انھیں بھی ارسال کیا جارہا ہے۔ براہِ کرم اپریل میں ہی اپنا سالانہ زرِتعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرماکر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)

''نقیب ختم نبوت'' کی ترسیل اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095

ادارہ

مسافرانِ آخرت

● خدام اہل سنت کے رہنما اور مولانا زاہد الراشدی کے برادرِ نسبتی مولانا قاری خبیب احمد (جہلم) یکم مارچ کو انتقال کر گئے۔ مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے امیر مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری اور مولانا محمد مغیرہ نے مولانا کے انتقال پر پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لیے دعاء مغفرت کی ہے۔

● گلاسگو میں ہمارے مہربان اور ہم فکر محترم ساتھی جناب نسیم اعجاز ۱۳؍ مارچ جمعۃ المبارک کو انتقال فرما گئے۔ وہ گلاسگو میں پاکستانی قونصلیٹ کے دفتر کے سامنے پاکستانی وکلاء کی تحریک کی حمایت میں کیے گئے مظاہرے میں ایک نظم پڑھ رہے تھے کہ اُن کی طبیعت بگڑ گئی بعد ازاں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کا بیعت کا تعلق حضرت مولانا سید محمد اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ یو کے اسلامک مشن گلاسگو کے ذمہ دار تھے۔ تمام دینی طبقات کے ساتھ یکساں مراسم رکھتے تھے اور مجلس احرار اسلام کی سرگرمیوں کو خصوصی تحسین کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' کے مستقل قاری تھے۔ ابنائے امیر شریعت خصوصاً سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدانہ کردار سے متاثر تھے۔ عبداللطیف خالد چیمہ کے سفر برطانیہ کے موقع پر فرشِ راہ ہوتے۔ گزشتہ دو سال سے گلاسگو میں احرار کے نظم میں ''ختم نبوت کانفرنس'' کے انعقاد کے سلسلہ میں مشورے کر رہے تھے۔ محترم محمد اکرم راہی کے قدیم رفقاء میں سے تھے۔ شیخ عبدالواحد، حافظ ظہور الحق اور محمد اکرم راہی کے ساتھ خالد چیمہ کے سفر گلاسگو کے موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں پیش پیش ہوتے اور اُن کے قیام گلاسگو کے دوران مجالس کی رونق کو دوبالا کرتے۔ تمام علماء اور دینی مدارس اور تمام تنظیموں سے بلا تفریق آگے بڑھ کر تعاون کا ہاتھ بڑھاتے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۱۵؍ مارچ کو گلاسگو کی مرکزی جامع مسجد میں ادا کی گئی۔

● جمعیت علماء برطانیہ کے ممتاز رہنما حافظ محمد اکرام (راچڈیل) اور شیخ عبدالعزیز (کمالیہ) کے والد گرامی اور کمالیہ کی دینی وسیاسی اور سماجی شخصیت شیخ عمر دین ۲۰؍ مارچ کو انتقال فرما گئے۔ اُن کی نماز جنازہ ۲۱؍ مارچ کو کمالیہ میں ادا کی گئی جو حافظ محمد اکرام نے پڑھائی۔ احرار کے ناظم اعلیٰ عبداللطیف خالد چیمہ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ضلع ساہیوال کے امیر قاری منظور احمد طاہر اور حافظ محمد صدیق نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور تعزیت کا اظہار کیا۔

● مجلس احرار اسلام ملتان کے قدیم کارکن جناب ابو معاویہ دوست محمد مرحوم
● جام الٰہی بخش مرحوم: ہمارے معاون اور ماسٹر جام غلام سرور (بدلی شریف ضلع رحیم یار خان) کے بڑے بھائی تھے۔ انتقال: ۴؍ فروری ۲۰۰۹ء
● مجلس احرار اسلام حاصل پور کے مخلص کارکن محمد نعیم کے ہم زلف محمد خالد صاحب کا کمسن اکلوتا بیٹا انتقال کر گیا۔
● ملتان میں ہمارے مہربان ملک فلک شیر صاحب کے والد، محمد فرحان کے چچا ملک اللہ دتہ مرحوم

قارئین سے درخواست ہے کہ تمام مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دعاء مغفرت کا اہتمام فرمائیں۔ حق تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین)

دعائے صحت

● قدیم احرار کارکن مولوی علی محمد صاحب (بستی مولویاں، ضلع رحیم یار خان) ☆ مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے مخلص کارکن جناب سراج الدین عارضۂ قلب میں مبتلا ہیں۔
● مجلس احرار اسلام جلال پور پیر والا کے ناظم محمد عبدالرحمٰن جامی نقشبندی کی دختران اور نواسے بیمار ہیں۔

قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(Majlis-e-Amal Tahfuz-Khatm-e-Nabowat). From this platform, representatives of all schools of thoughts participated in the incessant demonstrations .While the movement was peacefully moving, whole of its leadership was detained. Pro Qadiani officials painted and portrayed the demonstrations before the rulers as a kind of mutiny .Thus the state machinery moved to show its savagery to its own people.

On March 6, 1953, General Azam khan imposed martial law on Lahore and streets of Lahore were colored with the blood of the devotees .The atmosphere of Lahore was chanted with slogans of Hail Khatm-e-Nabowat .Rulers thought to enjoy their regime by murdering devotees but time proved that Mumtaz Doltana, Nazimudin, Skindar Mirza left this world yet with a wish in hearts to rule again. The sacred blood of Martyrs brought its fruit and Qadianis were declared non Muslims in most of the countries including Pakistan. The air was filled with terror. At that time one of semi political religious leaders expressed his no relation with the movement before Munir Inquiry Commission, due to which Ameer-e-Shariat Syed Attaullah Shah Bukhari, while addressing a public rally said openly in Lahore.

"Those who are martyred in this movement, I'm responsible for their blood. They were martyred because of their love and devotion to Prophet (upon whom be peace and blessings) I make Allah the witness that I 'm the one who caste spirit of martyrdom in them. And those who want to alienate themselves of all this, while living with us, I say to them that I will be responsible of martyrs' blood on the Day of Judgment. If the so called intellectuals presumed it a mistake of them, then I'm the responsible for that mistake. They were victimized by Hulakos of Islamic states, because of love for the Prophet (upon whom be peace and blessings).Hazrat Abu Bakar too, got seven thousand martyrs for the cause of khatam-e-nabowat."

Every year, the month of March brings the memories of those faithful people, who loved to have martyrdom for the sacredness of the prophet (upon whom be peace and blessings).The message of martyrs reminds us to shed our blood whenever needed for the sake of the beloved prophet Muhammad (upon whom be peace and blessings).

☆☆☆

Martyrs of Spring, the March 6, 1953

Dr. Omer Farooque

Bullets were being sprayed, folks were being murdered, but despite all this devotees would move madly forward to have bullets right in their chests. There was no fear, but a trance of having martyrdom; the foremost objective of the old ones, the youngsters and the kids alike. Heavens witnessed more than ten thousands martyrs .None of them was lusty of wealth, personality recognition and fame .The innocents were victimized neither by Hindus, Christians nor by Jews, nor were they a prey to U.S or Israeli forces, rather they were inhabitants of a sacred land. Then the Ideological Islamic State of ours was just six years old.

The innocent victims had no demands from rulers except to urge them to ensure the sacredness of the Holy Prophet (upon whom be peace and blessings) in whose name the state was created. This was right time to demand so. The invisible foreign Godfathers created such a situation with the help of Pakistani foreign minister, Zafarullah Qadiani that if they wouldn't have been restricted by Khatm-e-Nabowat Movement in 1953, majority of population would have gone apostate with their heads, Qadianis.

Soon after the creation of Pakistan, Qadianis became tools of international forces. Visionaries of Majlis-e-Ahrar-Islam, timely perceived this situation and their delegation unveiled all this to the then premier of Pakistan, Liaqat Ali Khan and presented him a facts carrying secret file about Qadiani-Israeli covert relations .Later on, the Governor General Khwaja Nazimudin was also told about all this and Zafarullah's ouster was demanded because of his conspiracies.But Nazimudin turned down this demand by saying that if Zafarullah would be sacked ,the Britain will cease wheat supply to Pakistan. Nazimudin's answer shows how our rulers have been negligent of the faith on Khatma-e-Nabowat and how much the interference of external forces has been in our country. Leaders of Ahrar, find no way to counter Qadiani conspiracies, and ultimately the sacred Khatm-e-Nabowat Movement was started in 1953, to harness Qadiani conspiracies with peaceful demonstrations. Majlis-e-Ahrar urged for the establishment of All Parties Working Council

بہار ہو کہ خزاں ــــــ لا الٰہ الا اللہ

ختم نبوت کنونشن

کل جماعتی

متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی ساہیوال ڈویژن کے زیرِ اہتمام

7-مئی 2009ء جمعرات، بعد نماز ظہر تا نمازِ عصر مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ساہیوال

زیرِ صدارت حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

زیرِ سرپرستی پیر جی **سید محمد انور شاہ بخاری** دیپالپور

مولانا **زاہد الراشدی**

زیرِ نگرانی مولانا **عبدالستار**

مولانا **محمد الیاس چنیوٹی**

جناب ڈاکٹر **فرید احمد پراچہ**

مولانا **عبدالرؤف فاروقی**

مولانا **عبدالرشید انصاری**

مولانا **شمس الرحمن معاویہ**

مولانا **سید محمد زکریا شاہ**

مولانا **سید ضیاء اللہ شاہ بخاری**

مولانا **سعید احمد اسحاق**

حضرت **عبدالرشید راشد**

مولانا **کلیم اللہ رشیدی**

جناب شیخ **اعجاز احمد رضا**

مولانا **محمد نذیر**

حضرت مولانا **محمد ارشاد**

حضرت پیر جی قاری **عبدالجلیل**

قاری **عبدالجبار**

مولانا **انعام اللہ شاہ بخاری**

حضرت مولانا **احمد ہاشمی**

حضرت مولانا **عبدالوہاب**

مولانا **زبیر احمد فہیم**

حافظ **طارق مسعود**

مولانا **سید محمد اطہر شاہ بخاری**

مولانا **غلام محمود انور**

مولانا **کفایت اللہ سالک**

مولانا **منظور احمد**

جناب **محمد اسلم بھٹی**

حافظ **محمد عابد مسعود ڈوگر**

مولانا **محمد صفدر عباس**

حافظ **غلام محی الدین**

[redacted] صاحبزادہ **طارق حفیظ**

ان شاء اللہ تعالیٰ

تمام مکاتب فکر کے سرکردہ رہنماء دینی وسیاسی جماعتوں کے نمائندہ حضرات اور علماء کرام شرکت وخطاب کریں گے، جملہ اہل اسلام سے شرکت کی پُرزور اپیل کی جاتی ہے

الداعیان

عبداللطیف خالد چیمہ کنوینر متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی پاکستان فون: 040-4460[illegible]74

(قاری) منظور احمد طاہر، قاری سعید ابن شہید، قاری عتیق الرحمن، قاری بشیر احمد (مولانا) عبدالحفیظ منتظمین ختم نبوت کنونشن ساہیوال

Brands Icon Award 2008 given to Rooh Afza

کامیابی کا یہ قصّہ نیا نہیں
پھر بھی اتنا ہی تازہ ...

اور اس سال Brands Icon Award کا اعزاز اس قصّے کا ایک تازہ ترین باب ہے
جو کہ پاکستان کے صرف سات منفرد برانڈز کو نوازا گیا ہے۔
ایک ایسے برانڈ کے لئے جس نے سو سال سے اپنے اعلیٰ معیار کو مسلسل برقرار رکھا ہوا ہے
یہ اعزاز جیسے روز کی بات ہو۔ گو کہ ہر بار یہ خبر اتنی ہی تازہ ہوتی ہے جیسے کہ دنیا کا سب سے
بہترین روایتی مشروب ... روح افزا

Brands of the Year
Award 2008

Consumers Choice
Award 2008

Merit Export
Award 2007-2008

Brands of the year Award 2008
BRAND'S PRIDE OF PERFORMANCE
WWW.BRANDSAWARD.COM

ہمدرد
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2000 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED

Tel: (009221) 6616001-4, E-mail: headoffice@hamdard.com.pk, www.hamdard.com.pk

بیاد مجددبنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ بستانِ عائشہ

کی تعمیر شروع ہے

بانی
سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
قائم شدہ
1989

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

مخیّر حضرات

نقد رقوم، اینٹیں، سیمنٹ
سریا، بجری اور دیگر سامانِ تعمیر
دے کر جامعہ کے ساتھ

تعاون
فرمائیں

فی کمرہ لاگت
3,00,000
(تین لاکھ روپے)

تخمینہ
30,00,000
(تیس لاکھ روپے)

★ 1989ء میں دارِ بنی ہاشم کے رہائشی مکان میں ایک معلّمہ سے بچیوں کی دینی تعلیم کا آغاز کیا گیا۔
★ مدرسہ میں شعبہ حفظ وناظرہ، ترجمۂ قرآن وتفسیر اور فقہ کی تعلیم جاری ہے

نوٹ

اپنے عطیات، زکوٰۃ وصدقات جلد از جلد عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ جامعہ کا تعلیمی سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہ سکے۔ (جزاکم اللہ خیر)

رابطہ
061 - 4511961
0300-6326621

ترسیلِ زر
بذریعہ بینک: چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری مدرسہ معمورہ
کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 3017-2 یو بی ایل کچہری روڈ ملتان
بذریعہ آن لائن: 010-3017-2 بینک کوڈ: 0165

الداعی الی الخیر
مہتمم
ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری جامعہ بستانِ عائشہ ملتان

Designed by
0300-7345096